# تجویدِ قرآن با تصویر

# اَلتَّجوِیدُ المُصَوَّر

عربی اُردو

تالیف

ڈاکٹر ایمن رُشدِی سُوَید

اردو ترجمہ

احسن احمد عبدالشکور

جس میں تجوید کے متعلق تمام احکامات کو تختیوں اور توضیحی صورتوں کی شکل میں بیان کیا گیا ہے، اور انہیں آسان بنانے کی غرض سے (QR) کوڈ کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے

زمزم پبلشرز

دار الغوثانی للدراسات القرآنیۃ

جلد اول

# تجویدِ قرآن با تصویر

تالیف

ڈاکٹر ایمن رُشدِی سُوَید

التجوید المصوّر



جس میں تجوید کے متعلق تمام احکامات کو تختیوں اور توضیحی صورتوں کی شکل میں بیان کیا گیا ہے، اور انہیں آسان بنانے کی غرض سے (QR) کوڈ کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے

اردو ترجمہ

احسن احمد عبدالشکور

مراجعت

قاری محمد مصطفیٰ راسخ

مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

جلد اول

الطبعة الأولى
١٤٤٢هـ/٢٠٢١م

1st Edition
1442AH/2021AD



دار الغوثاني للدراسات القرآنية

دمشق · سـورية / SYRIA
+963 94 4453 638
gwthani

بيروت · لبنان / LEBANON
+961 78 920 707
www.gwthani.com

اسطنبول · تركيا / Turkey
+90 541 898 36 88
gwthani@gmail.com

للتواصل من جميع أنحاء العالم
To contact us from all over the world
+90 5050 940 707

مكتبة زمزم
للطباعة والنشر والتوزيع
شاه زيب سنتر، بجوار المسجد المقدس،
منطقة أردو بازار، كراتشي، باكستان

زمزم پبلشرز
بک سیلرز اینڈ ایکسپورٹرز
شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد اردو بازار، کراچی۔ پاکستان

للاتصال المحلي | اندرون ملک سے رابطہ کے لیے
+92 302 8478551
+92 335 1111329

للاتصال الدولي | بیرون ملک سے رابطہ کے لیے
+92 302 8478552
+92 300 8204770

للأمور الفنية | فنی اور طباعتی امور کے لیے
+92 333 2740092
printingzzp@gmail.com

للنشر الالكتروني | ای۔بک اور ڈیجیٹل اشاعت کے لیے
+92 335 1111326
ezamzampublishers@gmail.com

zamzampublishar@gmail.com
www.zamzampublisher.com
www.facebook.com/zamzampublisher
www.twitter.com/zamzampublisher

# مقدمۂ کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ تعالی کی بیش بہا رحمتیں اور سلامتی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر، اور ان کی تمام آل اور صحابہ پر ہو۔ بعد ازیں:

میں اس کتاب « تجوید قرآن با تصویر »، کو قرآن مجید پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اس دعا کے ساتھ کہ: اللہ تعالی اس کتاب کو اس علم کی تسہیل اور آسانی کا باعث بنائے۔ میری کوشش یہ رہی ہے کہ صحیح معلومات کے ساتھ باریک بینی سے تعریفات درج کروں۔ میں نے قدیم علم تجوید، آوازوں کے جدید علم اور صوتیاتی قواعد کا ایک حسین امتزاج تیار کیا ہے جس میں میں نے بولتے وقت استعمال ہونے والے متعلقہ اعضاء کی وضاحت تصویروں کے ساتھ کی ہے۔ اور تجوید کی بعض آپسی پیچیدہ باریکیوں کو رنگوں کی مدد سے واضح کیا ہے۔ دینی مدارس اور قرآنی معاہد ومکاتب کے فائدے کے پیش نظر، کتاب کے تمام صفحات سے پیوستہ ایک سی ڈی بھی ساتھ ہے، جس میں بعض صوتی حقائق اور حروف کو بولتے وقت منہ کے اندرونی گوشوں میں پیدا ہونے والی مخفی تبدیلیوں کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ سی ڈی، کمپیوٹرز اور دیوار پر آویزاں کیے جانے والے آلات پر بہ آسانی دیکھی جا سکتی ہے۔

اگر اللہ تعالی کی توفیق اور اس کے بعد، استاد تیسیر عرند حفظہ اللہ تعالی کی قابل قدر کوشش اور محنت نہ ہوتی تو یہ کام اس صورت میں ہرگز سامنے نہ آتا، کہ انہوں نے اپنی کتابت، لکھائی اور کمپیوٹر کمپوزنگ جیسی فنی مہارتوں کو اس کام میں جھونک دیا، اور تجوید کے بہت سے ایسے مخفی مراحل جو منہ کے اندر وقوع پذیر ہوتے ہیں، اور ان جیسے امور کہ جنہیں بیان کرنے کے معاملے میں، میں بہت شش وپنج میں مبتلا تھا، طالب علم کی ذہنی سطح کے مطابق، تصویری خاکوں کی صورت میں بڑی فنی مہارت کے ساتھ مرتب کیا۔ چنانچہ استاد تیسیر نے ایسے امور کو بحسن وخوبی ایسی متحرک وساکن تصویروں کی صورت میں مرتب کر دیا جن سے مذکورہ بالا امور کی باریکیوں کی شرح اور ان کے حقائق کی وضاحت ہو جاتی ہے، اور یہ سب کام میری نگرانی میں، اور میری مراجعت کے ساتھ ہوا۔

یہاں اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا انتہائی ضروری ہے کہ: قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کے دو طریقے ہیں:

- بول کر حاصل کرنا۔
- لکھ کر حاصل کرنا۔

بول کر حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ: جیسے ہمارے ائمہ پڑھیں اس کی نقل کی جائے۔ لکھ کر حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ: ہمارے ائمہ نے اپنی کتابوں میں جو لکھا ہے اسے ضبط کیا جائے۔ [illegible] طریقہ دوسرے سے مستغنی نہیں کرتا۔

یہ اور اس جیسی تجوید کی دوسری کتابوں کے بارے میں یہ کہنا تو بالکل درست ہے کہ: ان میں تجوید ہ کو ضبط کیا گیا ہے، اور لہجے اور لغت کی مانوسیت کی وجہ سے قرآن کے حصول میں پیدا ہو جانے والے انحراف سے حفاظت کی گئی ہے، لیکن اپنی اس افادیت کے باوجود یہ کتابیں کسی ایسے شیخ اور استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے سے مستغنی نہیں کر سکتیں، جو شاگرد کو عربی حروف کو صحیح طریقے سے ادا کرنا سکھلا دے۔

مزید فائدے کے لیے میں نے کتاب کی ابحاث کے ساتھ ایک فصل ایسی بڑھا دی ہے جس میں قرآن مجید کی کتابت اور ضبط وجمع کے مراحل کو بیان کیا ہے، اور ایک فصل ایسی بڑھا دی ہے جس میں قرآن مجید کو حفظ کرنے اور اس سے متعلقہ ضروری امور کو بیان کیا گیا ہے۔

میں آخر میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ دنیا کے مختلف مسلم اور غیر مسلم ممالک میں پھیلے ہوئے، قرآن مجید کے اساتذہ اور طلبہ کو اس کتاب کے ذریعے نفع دے، تاکہ ہم سب قرآن مجید کی ایسی تلاوت کرنے والے بن جائیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوش کر دے، اور ہم سب قرآن مجید کو بغیر غلطیوں کے ایسے ہی صحیح صحیح پڑھیں جیسے صحیح صحیح ہم تک پہنچا ہے، اور اپنے بعد آنے والی نسلوں تک کمی بیشی کے بغیر پہلوں کی اتباع کرتے ہوئے ویسی ہی باریک بینی اور قواعد کی رعایت سے نقل کر پائیں۔ اے اللہ! ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

خادم قرآن مجید

ڈاکٹر أیمن رُشدی سُوَید

جدہ ١٦ / ٦ / ١٤٣٠ ہجری

مطابق ٩ / ٦ / ٢٠٠٩ میلادي

زود بحث رموز (QR Code) کو پڑھنے کا طریقہ

1. اپنے موبائل پر زود بحث رموز (QR Code) کو پڑھنے والی ایپلی کیشن کو ڈاؤن لوڈ کریں



2. ایپلی کیشن کو کھولیں، اور موبائل کے کیمرے کو کوڈ کے سامنے لائیں۔



3. مطلوبہ مواد کو انٹرنیٹ پر آواز اور صورت سمیت دیکھیں سکیں۔



# مُقَدِّمَةُ الكِتَابِ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدُ لله ربِّ العالمين، والصلاةُ والسلامُ على سيِّدنا ونبيِّنا محمَّد وعلى آله وأصحابه أجمعين، أمَّا بعدُ:

فهذا كتابُ التجويدِ المصوَّرِ أقدِّمُه لأهلِ القرآن، سائلًا اللهَ - عزَّ وجلَّ - أن يجعلَه سببًا لتسهيلِ وتوضيحِ دراسةِ هذا العلمِ، وقد حَرِصتُ فيه على صحَّةِ المعلوماتِ، ودقَّةِ التعريفاتِ، ومَزجتُ بينَ علمِ التجويدِ القديمِ وشيءٍ من حقائقِ علمِ الأصواتِ الحديثِ وفيزياءِ الأصواتِ، مستعينًا بالرسومِ التوضيحيَّةِ والبيانيَّةِ لأعضاءِ النُّطقِ وما يتعلَّقُ بها، وموظِّفًا للألوانِ في إبرازِ بعضِ المسائلِ التجويديَّةِ وتمييزِها عن بعضٍ.

وزيادةً في الفائدةِ للمدارسِ والمعاهدِ القرآنيَّةِ فقد أرفقتُ به رموزَ الاستجابةِ السريعةِ ( QR Code ) للَوحاتِ الكتابِ كاملةً لعرضِ صورٍ متحرِّكةٍ توضحُ بعضَ الحقائقِ الصوتيَّةِ وإبرازِ خفايا ما يجري في زوايا الفمِ عندَ نُطقِ الحروفِ.

وما كانَ لهذا العملِ أن يَبرُزَ على هذه الصورةِ التي هو عليها لولا اللهُ ثمَّ الجهودُ القيِّمةُ التي قامَ بها الأستاذُ تيسير الغَزَنْد حفظَه اللهُ، فإنَّه قد سخَّرَ كلَّ علمِه بالخطِّ والرسمِ والتصميمِ، وما أكرمَه اللهُ به من حِسٍّ فنِّيٍّ لتجسيدِ كثيرٍ من المعاني التي كنتُ أحارُ في كيفيَّةِ وصفِها للمُتعلِّم، لأنَّها من خفايا الأمورِ التي تجري داخلَ الفمِ، فقامَ الأستاذُ تيسير بتجسيدِها عن طريقِ رسومٍ ثابتةٍ ومتحرِّكةٍ تشرحُ غوامضَ تلكَ الأمورِ وتُجلِّي حقائقَها، وذلك بإشرافي ومُراجعتي.

ولا بُدَّ لي من التذكيرِ هنا أنَّ تلقِّيَ القرآنِ الكريمِ تلقِّيان: تلقٍّ منطوقٌ وتلقٍّ مكتوبٌ، فالتلقِّي المَنطوقُ من أشياخِنا له نقلُه، والتلقِّي المكتوبُ ممَّا دوَّنَه أئمَّتُنا في مصنَّفاتِهم له ضبطُه، ولا يُغني أحدُهما عن الآخَرِ، فهذا الكتابُ وما ماثلَه من كتبِ التجويدِ تَضبطُ المسائلَ وتحرُسُ التلقِّيَ من الانحرافِ بسببِ الإلفِ اللَّهجيِّ أو اللُّغويِّ، ولكنَّه - في الوقتِ نفسِه - لا يُغني عن الجلوسِ إلى شيخٍ مُتقِنٍ مُلقِّنٍ، يُوقِفُ الطالبَ على الأداءِ الصحيحِ لنُطقِ الحروفِ العربيَّةِ.

وإتمامًا للفائدةِ فقد ألحقتُ بأبحاثِ الكتابِ فصلًا عن مراحلِ تطوُّرِ كتابةِ وضبطِ المُصحفِ الشريفِ وفصلًا آخَرَ عن حفظِ القرآنِ الكريمِ وما يتعلَّقُ به من أمورٍ مُهمَّةٍ.

أسألُ اللهَ - عزَّ وجلَّ - أن ينفعَ بهذا الكتابِ أساتذةَ القرآنِ وطلابَه في شتَّى بلادِ المسلمين، لنَصِلَ سَويًّا إلى التلاوةِ التي تُرضي اللهَ ورسولَه حتَّى نُحافظَ على الأداءِ القرآنيِّ سليمًا كما وصلَ إلينا، ونَنقُلَه بالدِّقَّةِ نفسِها إلى مَن بعدَنا من أجيالِ المسلمين، متَّبعينَ غيرَ مُبتدِعين، اللَّهُمَّ آمين، وصلَّى اللهُ على سيِّدنا ونبيِّنا محمَّدٍ وعلى آله وأصحابه أجمعين، والحمدُ لله ربِّ العالمين.

جُدَّة ١٦ / ٦ / ١٤٣٠ هـ

الموافق ٩ / ٦ / ٢٠٠٩ م

خادم القرآن الكريم

الدكتور أيمن رشدي سويد

# التجويد المصور

التجويد المصور

التجويد المصور

# دریا بہ حباب اندر یعنی فہرستِ ابوابِ کتاب

# دَلِيلُ الْقَارِئ إِلَى أَبْوَابِ الْكِتَاب

1

# قرآن مجید

# القرآن الكريم

- قرآن مجید کی تعریف اور تواتر کا معنی
- تَعْرِيفُ الْقُرآنِ الْكَرِيمِ وَمَعْنَى التَّوَاتُر
- نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید امت تک کیسے پہنچایا
- كَيْفَ بَلَّغَ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرآنَ للأُمَّة
- قرآن مجید کی تدوین کے مراحل
- مَرَاحِلُ تَدْوِينِ الْقُرآنِ الْكَرِيم
- قرآن مجید کا بذریعہ آواز نقل ہونا
- النَّقْلُ الصَّوتيُّ لِلْقُرآنِ الْكَرِيم
- مؤلف کی بذریعہ تلاوت نبی اکرم ﷺ تک ایک متصل سند
- أَحَدُ أَسَانِيدِ الْمُؤَلِّفِ الْمُتَّصِلَةِ بِتِلَاوَةِ الْقُرآنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

# قرآن مجید کی تعریف

یہ اللہ تعالی کا ، تمام مخلوقات کو عاجز کر دینے والا کلام ہے، جسے ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل کیا گیا، جس کی تلاوت کرنا اللہ تعالی کی عبادت ہے، اور یہ دو گتوں کے درمیان لکھا ہوا ، تواتر کے ساتھ نقل ہو کر ہم تک پہنچاہے، اور اس کی سب سے چھوٹی سورت کے ذریعے بھی اس کے مقابلے کی کھلے عام دعوت دی گئی ہے کہ: کوئی اس کی مثل لا کر دکھائے۔

# تواتر

کسی بھی خبر کا ،سند کی ابتدا سے لے کر آخر تک، اس قدر کثرت سے، طبقہ در طبقہ نقل ہوتے چلا جانا، کہ جس کے بارے میں عام عقل بھی یہ فیصلہ دے دے کہ: اس بات کو نقل کرنے والے جھوٹ پر اکٹھے نہیں ہو سکتے: «تواتر» کہلاتا ہے۔

# تعريف القرآن الكريم

هو كلامُ اللهِ تعالىٰ المُعجزُ ، المُنَزَّلُ علىٰ قلبِ نبيِّنا محمدٍ ﷺ ، المُتَعَبَّدُ بتلاوتِه ، المكتوبُ بينَ الدَّفَّتَين ، المنقولُ إلينا بالتواتُر ، المُتَحَدَّىٰ بأقصرِ سورةٍ منه .

# التَّواتُرُ

هو النَّقْلُ المُستَفيض لخبرٍ مِنَ الأخبار ، طَبقَةً بعدَ طَبقة ، مِن أوَّلِ الإسنادِ إلىٰ آخِرِه ، بحيثُ يُحيلُ العقلُ اجتماعَ كُلِّ الرُّواةِ علىٰ الكَذِب .

# نبی اکرم ﷺ نے امت تک قرآن کریم کو کیسے پہنچایا

رسول اکرم ﷺ نے امت تک ، دو طریقوں سے قرآن مجید پہنچایا:

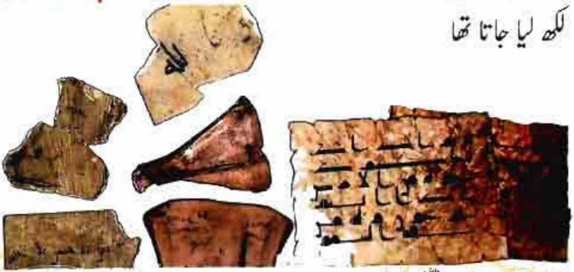
١. لکھ کر جمع کیا ہوا، (تدوین)

٢. بول کر ، آواز کے ذریعے نقل کیا، (نقل صوتی)

قرآن مجید ہم تک مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے کے ساتھ پہنچا ہے

# قرآن مجید کی تدوین کے مراحل

١ - وحی نازل ہونے کے فوراً بعد، اس کا ہر ٹکڑا آپ ﷺ کی سامنے ہی لکھ لیا جاتا تھا



حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی لکھا کرتا تھا، اور آپ ﷺ مجھے اِملا کروایا کرتے تھے۔ جب میں لکھ کر فارغ ہو جاتا، تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: «اب پڑھ کر سنا»، تو میں پڑھ کر سناتا۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہوتی، تو آپ ﷺ اسے درست فرما دیا کرتے۔ اس کے بعد میں وہ تحریر لوگوں کو پڑھنے کے لیے دیتا۔

(طبرانی نے اس حدیث کو ایسی سند سے روایت کیا ہے، جس کے راوی ثقہ، یعنی قابل بھروسہ ہیں)

# كيف بلغ النبي ﷺ القرآن الكريم

بَلَّغَ رسولُ اللهِ ﷺ الأمَّةَ القرآنَ العظيمَ **بطريقَين** :

١- **مكتوبًا** ( مُدوَّنًا ) .

٢- **مَنطُوقًا** ( النَّقلُ الصَّوتيُّ ) .

وقد وصلنا القُرآنُ بالطريقَين السابقَتين **متواترًا** .

# مراحل تدوين القرآن الكريم

١- كتابةُ كُلِّ مقطعٍ **فورَ نُزولِه** بينَ يدَيِ النبيِّ ﷺ **والوحيُ حاضِر** .



قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه :

« كُنْتُ أَكْتُبُ الْوَحْيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُمْلِي عَلَيَّ فَإِذَا فَرَغْتُ قَالَ : اقْرَأْهُ ، فَأَقْرَؤُهُ ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ سَقَطٌ أَقَامَهُ ، ثُمَّ أَخْرُجُ بِهِ إِلَى النَّاسِ » .

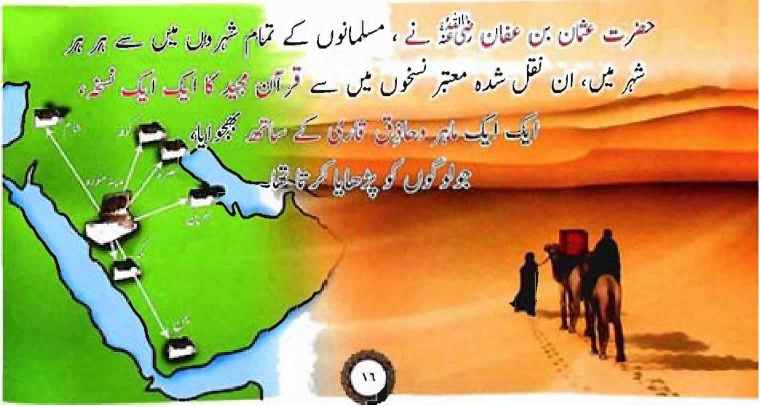
رواهُ الطَّبرانيُّ بِسَنَدٍ رِجالُهُ مُوثَّقُون

۲- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، پہلی کتابت کی بنیاد پر، قرآن مجید کو صحف میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا۔



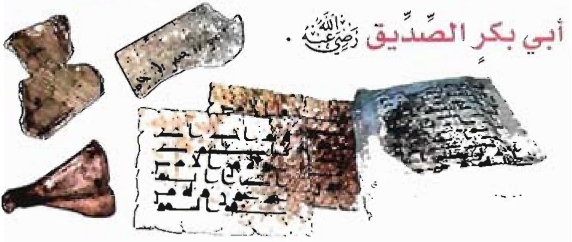
۳- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، پہلے لکھے گئے صحف کی بہت ساری نقلیں تیار کر لی گئیں۔



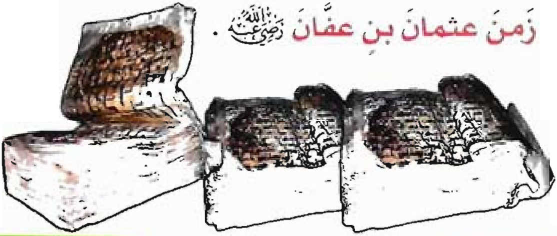


حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے، مسلمانوں کے تمام شہروں میں سے ہر ہر شہر میں، ان نقل شدہ معتبر نسخوں میں سے قرآن مجید کا ایک ایک نسخہ، ایک ایک ماہر وحاذق قاری کے ساتھ بھجوایا، جو لوگوں کو پڑھایا کرتا تھا۔

٢- تفريغُ الكتابةِ السابقةِ في صُحُفٍ ، زَمنَ أبي بكرٍ الصِّدِّيق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .



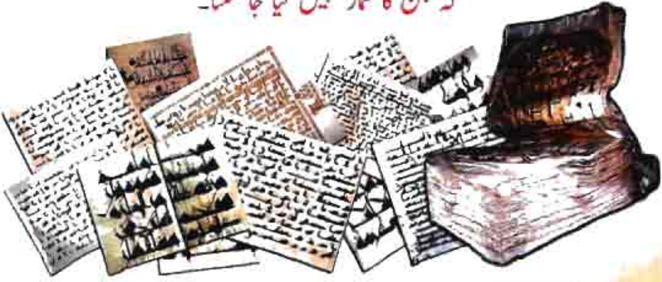
٣ - نسخُ عِدَّةِ مصاحفَ مِنَ الصُّحُفِ السابقةِ زَمنَ عثمانَ بنِ عفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .



أَرسلَ عثمانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُصحفًا مِن المصاحفِ السَّابقةِ إلى كلِّ مِصرٍ مِن أمصارِ المسلمينَ مع قارئٍ مُتقنٍ يُقرِئُ النَّاسَ .



٤- مسلمانوں نے انھی بنیادی نسخوں سے نقل کر کر کے، اتنے [illegible] ھ لیے کہ جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔



٥- اس کے بعد ایسی کتابیں لکھی گئیں، جن میں قرآن مجید کو لکھنے کی خصوصیات، یعنی «علم رسم المصاحف» کو ضبط کیا گیا تھا (یعنی قرآن مجید لکھنے کا علم وجود میں آیا)۔



٤ – كتابةُ المسلمينَ **لنُسَخٍ لا تُحصَى** مِنَ المصاحفِ السابقة .



٥ – **ظُهورُ مُؤلَّفاتٍ** تَضبطُ خصائصَ الكتابةِ القُرآنيَّة

( **عِلمُ رَسمِ المصاحف** )



# النَّقلُ الصَّوتيُّ للقرآنِ الكريم

١- نَزلَ جبريلُ عليه السلام بالقرآنِ العظيمِ على قلبِ النبيِّ ﷺ بألفاظِه ومعانيه وكُلِّ ما يتعلَّقُ به .

٢- تلقَّى الصحابةُ الكرامُ مِن فَمِ رسولِ اللّٰه ﷺ القرآنَ وأعادُوه أمامَه ، حتَّى أقرَّهم عليه .

٣- نقلَ أصحابُ رسولِ اللّٰه ﷺ القرآنَ إلى مَنْ بعدَهم بالطريقةِ نفسِها ، وهكذا حتَّى وصلَ إلينا .

# قرآن مجید کا بذریعہ آواز نقل ہونا

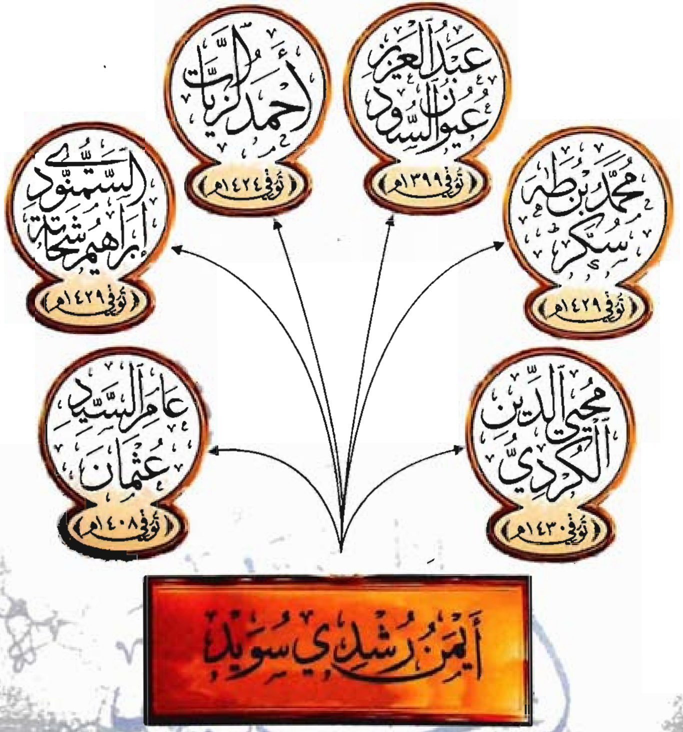
١. حضرت جبریل علیہ السّلام ، نبی اکرم ﷺ کے قلب اطہر پر، قرآن مجید کے الفاظ ، معانی اور ہر متعلقہ چیز کو لے کر نازل ہوئے۔

٢. صحابہ کرام نے، آپ ﷺ کی زبان اقدس سے قرآن مجید کو حاصل کیا، اور آپ کے سامنے اتنا دہرایا کہ آپ ﷺ نے مطمئن ہو کر اسے درست قرار دے دیا۔

٣. رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے قرآن مجید کو، اپنے بعد والے لوگوں کو اسی مذکورہ طریقے سے سکھا کر نقل کیا، حتی کہ وہ ہم تک پہنچ گیا۔

میرے وہ شیوخ جن سے میں نے قرآن مجید پڑھا

شُيُوخِي الَّذِينَ قَرَأْتُ عَلَيهِمُ الْقُرآنَ الْعَظِيم





## شاطبیّہ کے طریق سے، بروایت حفص عن عاصم
## قرآن مجید کی ایک متصل سند کا بیان

## أَحَدُ الأَسَانِيدِ الـمُتَّصِلَةِ لِلْقُرآنِ الْكَرِيم بِرِوَايَة حَفْصٍ عَن عَاصِمِ من طَرِيقِ الشَّاطِبِيَّة

• اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا ٱلْكِتَـٰبَ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

«پھر ہم نے کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے چنے ہوئے لوگوں کو بنایا»

كان الشيخ عبد العزيز عيون السُّود عليه رحمة الله تعالى عندما يذكر هذا الإسناد يقول

هَـذَا أَعَزُّ سَـنَدٍ فِي الدُّنْيَا رُتْبَتُـهُ بالإِتِّفَاقِ العُلْيَا
لِمِثْلِهِ يُرْحَلُ شَـامًا وَيَـمَنْ وَقَدْ أَتَانَا سَـائِغاً بِلاَ ثَـمَنْ

• شیخ عبد العزیز عیون السُّود

جب یہ سند بیان کرتے تو (چند اشعار) بیان فرمایا کرتے، (جن کا ترجمہ یہ ہے):
دنیا میں یہ سب سے مضبوط ترین (زبر دست) سند ہے، اور بالاتفاق اس کا رتبہ سب سے بلند ہے۔ اس جیسی سند حاصل کرنے کے لیے تو شام اور یمن کا سفر بھی کیا جاتا ہے، جبکہ ہمیں بغیر مال خرچ کیے بہ آسانی حاصل ہو گئی ہے



قال تعالى في كتابه العزيز

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ارشاد فرمایا ہے:

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا

«پھر ہم نے کتاب کا وارث اپنے بندوں میں سے چنے ہوئے لوگوں کو بنایا»

كان الشيخ عبد العزيز عيون السود رحمه الله

شیخ عبد العزیز عیون السود

جب یہ سند بیان کرتے تو (چند اشعار) بیان فرمایا کرتے۔ (جن کا ترجمہ یہ ہے):

عندما يذكر هذا الإسناد يقول:

هٰذَا أَعَزُّ سَنَدٍ فِي الدُّنْيَا — رُتْبَتُهُ بِالِاتِّفَاقِ الْعُلْيَا
لِمِثْلِهِ يُرْحَلُ شَامًا وَيَمَنْ — وَقَدْ أَتَانَا سَائِغًا بِلَا ثَمَنْ

دنیا میں یہ سب سے مضبوط ترین (زبردست) سند ہے، اور بالاتفاق اس کا رتبہ سب سے بلند ہے۔ اس جیسی سند حاصل کرنے کے لیے تو شام اور یمن کا سفر بھی کیا جاتا ہے، جبکہ ہمیں بغیر مال خرچ کیے یہ آسانی حاصل ہو گئی ہے

| | | |
|---|---|---|
| رَبُّ الْعِزَّةِ جَلَّ جَلَالُهُ | اللہ ربُّ العزّت جلّ جلالہ | |
| جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ | حضرت جبریل علیہ السّلام | |
| سَيِّدُنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ | سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | |
| ١ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رضي — توفي ٤٥ هـ | ١ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ | (ت: ٤٥ھ) |
| ٢ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ السُّلَمِيُّ — توفي ٧٤ هـ | ٢ عبد اللہ بن حبیب سُلمی | (ت: ٧٤ھ) |
| ٣ عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ — توفي ١٢٧ هـ | ٣ عاصم بن ابی النجود | (ت: ١٢٧ھ) |
| ٤ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَزَّازُ — توفي ١٨٠ هـ | ٤ حفص بن سلیمان بزّاز | (ت: ١٨٠ھ) |
| ٥ عُبَيْدُ بْنُ الصَّبَّاحِ النَّهْشَلِيُّ — توفي ٢٣٥ هـ | ٥ عبید بن صبّاح نہشلی | (ت: ٢٣٥ھ) |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ٦ | أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْأَشْنَانِي | تُوُفِّي ۳۰۷ھ | احمد بن سہل اُ[illegible] | (ت: ۳۰۷ھ) |
| ۷ | عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِي | تُوُفِّي ۳٦۸ھ | علی بن محمد ہاشمی | (ت: ۳٦۸ھ) |
| ۸ | طَاهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْعِمِ بْنِ غَلْبُون | تُوُفِّي ۳۹۹ھ | طاہر بن عبد المنعم بن غلبون | (ت: ۳۹۹ھ) |
| ۹ | أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّانِي | تُوُفِّي ٤٤٤ھ | ابو عَمرو عثمان بن سعید دانی | (ت: ٤٤٤ھ) |
| ۱۰ | أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ نَجَاح | تُوُفِّي ٤۹٦ھ | ابو داود سلیمان بن نجاح | (ت: ٤۹٦ھ) |
| ۱۱ | عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هُذَيْل | تُوُفِّي ٥٦٤ھ | علی بن محمد بن ہذیل | (ت: ٥٦٤ھ) |
| ۱۲ | اَلْقَاسِمُ بْنُ فِيرُّهُ الشَّاطِبِي | تُوُفِّي ٥۹۰ھ | قاسم بن فیرُّہ شاطبی | (ت: ٥۹۰ھ) |
| ۱۳ | عَلِيُّ بْنُ شُجَاعٍ الْعَبَّاسِي | تُوُفِّي ٦٦۱ھ | علی بن شجاع عباسی | (ت: ٦٦۱ھ) |
| ۱٤ | مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّائِغ | تُوُفِّي ۷۲٥ھ | محمد بن احمد صائغ | (ت: ۷۲٥ھ) |
| ۱٥ | عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِي | تُوُفِّي ۷۸۱ھ | عبد الرحمن بن احمد بغدادی | (ت: ۷۸۱ھ) |
| ۱٦ | مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَزَرِي | تُوُفِّي ۸۳۳ھ | محمد بن محمد بن محمد جزری | (ت: ۸۳۳ھ) |
| ۱۷ | أَحْمَدُ بْنُ أَسَدٍ الْأُمْيُوطِي | تُوُفِّي ۸۷۲ھ | احمد بن اسد امیوطی | (ت: ۸۷۲ھ) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۸ | محمد بن ابراہیم سمدیسی (ت: ۹۳۲ھ) | ١٨ | مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَدِيسِيُّ تُوُفِّيَ ٩٣٢ھ |
| ۱۹ | علی بن محمد بن غانم مقدسی (ت: ۱۰۰۴ھ) | ١٩ | عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَانِمٍ الْمَقْدِسِيُّ تُوُفِّيَ ١٠٠٤ھ |
| ۲۰ | عبد الرحمن بن شحاذہ یمنی (ت: ۱۰۵۰ھ) | ٢٠ | عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَحَاذَةَ الْيَمَنِيُّ تُوُفِّيَ ١٠٥٠ھ |
| ۲۱ | محمد بن قاسم بقری (ت: ۱۱۱۱ھ) | ٢١ | مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْبَقَرِيُّ تُوُفِّيَ ١١١١ھ |
| ۲۲ | احمد بن رجب بقری (ت: ۱۱۸۹ھ) | ٢٢ | أَحْمَدُ بْنُ رَجَبٍ الْبَقَرِيُّ تُوُفِّيَ ١١٨٩ھ |
| ۲۳ | عبد الرحمن بن حسن اُجہوری (ت: ۱۱۹۸ھ) | ٢٣ | عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنٍ الْأُجْهُورِيُّ تُوُفِّيَ ١١٩٨ھ |
| ۲۴ | ابراہیم بن بدوی بن احمد عبیدی [illegible] ۱۲۳۷ھ | ٢٤ | إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَدَوِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْعُبَيْدِيُّ [illegible] ١٢٣٧ھ |
| ۲۵ | احمد بن رمضان مرزوقی (ت: ۱۲۶۲ھ) | ٢٥ | أَحْمَدُ بْنُ رَمَضَانَ الْمَرْزُوقِيُّ تُوُفِّيَ ١٢٦٢ھ |
| ۲۶ | احمد بن محمد رفاعی حلوانی (ت: ۱۳۰۷ھ) | ٢٦ | أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرِّفَاعِيُّ الْحَلْوَانِيُّ تُوُفِّيَ ١٣٠٧ھ |
| ۲۷ | محمد سلیم رفاعی حلوانی (ت: ۱۳۶۳ھ) | ٢٧ | مُحَمَّدُ سَلِيمٍ الرِّفَاعِيُّ الْحَلْوَانِيُّ تُوُفِّيَ ١٣٦٣ھ |
| ۲۸ | عبد العزیز عیون سود (ت: ۱۳۹۹ھ) | ٢٨ | عَبْدُ الْعَزِيزِ عُيُونُ السُّودِ تُوُفِّيَ ١٣٩٩ھ |
| | ایمن رشدی سوید | | أَيْمَنُ رُشْدِي سُوَيْد |

2

# علم تجوید

## عِلْمِ التَّجْوِیدِ

• علم تجوید کی تعریف

تَعْرِیفُ علم التَّجْوِیدِ

• قرآن مجید کی تلاوت میں لحن (غلط پڑھنے) کا حکم

اَلّلحن فِي تِلَاوَة الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

• تجوید کا اہتمام کرنے کا حکم

حُكْمُ الْإِلْتِزَامِ بِالتجْوِيدِ

• قرآن مجید کو موسیقی کے انداز میں پڑھنے کا حکم

حُكْمُ قراءِة الْقُرآن الْكَرِيم بِالْأَلْحَانِ الْمُوسِيقِيَّة

• قرآن کی تلاوت کی رفتاروں کا بیان

سُرعَاتُ التِّلَاوَة لِلْقُرآن الْكَرِيم

# تجوید کی تعریف

لغت میں تجوید: اچھا بنانے کو کہتے ہیں

جَوَّدَ، یُجَوِّدُ : حَسَّنَ یُحَسِّنُ

اصطلاح میں تجوید: ایسے علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے عربی حروف کو صحیح بولنا آجائے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے مخارج ، ان کی ذاتی اور عارضی صفات ، اور اس سے پیدا ہونے والے احکام کو پہچانا جائے

امام ابن جزری رحمہ اللہ نے «النَّشْر» میں کہا ہے:

میرے علم میں اتقان و تجوید کی انتہا ، اور تصحیح و درستی کی آخری حد تک پہنچنے کا کوئی سبب اتنا مؤثر نہیں جتنا کہ زبانوں کی مسلسل مشق، اور ادا ہونے والے ان الفاظ کو جو کسی اچھا پڑھنے والے کے منہ سے نکلے ہوں، اچھی طرح اور مسلسل دہرانا ہے ۔ چنانچہ:

تجوید: زبان چبانے ، حلق پھاڑنے، چیخ کر بولنے، جبڑا ٹیڑھا کرنے، آواز لرزانے،شدوں کو کھینچ کر لمبا کرنے، مدوں کے زور سے ٹکڑے کرنے، غنوں کی گھنٹی بجانے، راء کو دبانے میں سے کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتی۔ایسی قراءت سے طبیعت کو ویسے ہی نفرت سی ہوتی ہے، اور دلوں اور کانوں کو ناگوار لگتی ہے

آسان میٹھی شیریں اور عمدہ قراءت : ایسی قراء ت ہوتی ہے جس میں نہ حروف کو چبایا جائے ،نہ خواہ مخواہ کی مشقت ہو، نہ تکلف ہو، نہ بناوٹ ہو ، نہ باچھیں پھیلائی جائیں، اور نہ ہی قراء ت اور حروف کی ادائی کی صفات میں سے کسی چیز میں، عربوں کی طبیعت اور فصحاء کے کلام (کی حدود) سے باہر جایا جائے

# تَعرِيفُ التَّجوِيدِ

التَّجويدُ في اللُّغة : التَّحسين .

جَوَّدَ ، يُجَوِّدُ : حَسَّنَ ، يُحَسِّنُ .

وفي الاصطلاح : هو عِلمٌ يُعرَفُ به النُّطقُ الصحيحُ للحروفِ العربيَّة ، وذلك بمعرفةِ مخارجها ، وصفاتِها الذاتيَّةِ والعَرَضيَّة ، وما ينشأُ عنها مِن أحكام .

قال الإمامُ ابنُ الجزريِّ في النشر : « ولا أعلمُ سببًا لبُلوغِ نهايةِ الإتقانِ والتجويد ، ووصولِ غايةِ التصحيحِ والتسديد مثل رياضةِ الألسُن ، والتكرارِ على اللفظِ المُتلقَّى من فَمِ المُحسِن . . فليس التجويدُ بتمضيغِ اللِّسان ، ولا بتقعيرِ الفم ، ولا بتعويجِ الفَكِّ ، ولا بترعيدِ الصوت ، ولا بتمطيطِ الشَّدِّ ، ولا بتقطيعِ المدِّ ولا بتطنينِ الغُنَّات ، ولا بحَصْرَمةِ الراءاتِ ، قراءةً تَنفِرُ عنها الطِّباعُ ، وتَمُجُّها القلوبُ والأسماع ، بل القراءةُ السهلةُ العذبةُ الحُلوةُ اللطيفة : التي لا مَضْغَ فيها ولا لَوْك ، ولا تعسُّفَ ولا تكلُّفَ ، ولا تصنُّعَ ولا تنطُّعَ ، ولا تَخرُجَ عن طباعِ العربِ وكلامِ الفُصَحاء ، بوجهٍ من وجوهِ القراءاتِ والأداء » اهـ .

# أَهَمُّ مَبَاحِثِ عِلْمِ التَّجْوِيدِ

- مخارجُ الحروفِ العربيَّة .
- الصفاتُ الذاتيَّةُ للحروف .
- الصِّفاتُ العَرَضِيَّة ، وأهمُّها :

- إدغامُ الحرفَين المتماثِلَين والمُتَجانِسَين .
- أحكامُ اللَّامِ الشَّمسيَّةِ والقَمَريَّة .
- أحكامُ الميمِ الساكنة .
- أحكامُ النُّونِ الساكنةِ والتنوين .
- أحكامُ المدِّ والقَصر .

# علم تجوید کے ضروری مباحث

- عربی حروف کے مخارج
- حروف کی ذاتی صفات
- حروف کی عارضی صفات: ان میں سے اہم درج ذیل ہیں:

- دو «متجانس اور متماثل» یعنی ایک جیسے حروف کا ادغام
- شمسی اور قمری «لام» کے احکام
- میم ساکن کے احکام
- نون ساکن اور تنوین کے احکام
- مد اور قصر کے احکام

# اللحن في تلاوة القرآن الكريم

١- اللَّحنُ الجَلِيّ : هو خطأ يَعرِضُ لِلَّفظِ فيُخِلُّ بالمعنى أو بالإعراب ، نحو : ( أنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ )، ( فَكَسَّرَكُمْ ) بدلَ ﴿ فَكَثَّرَكُمْ ﴾ (عَصَىٰ) بدلَ ﴿عَسَىٰ﴾ ، (بِسْمِ اللهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيم)

٢- اللَّحنُ الخَفِيّ : هو خطأ يَعرِضُ لِلَّفظِ فيُخِلُّ بكمال صفاته دونَ أن يُخرِجَه عن حَيِّزِه ، نحو : ﴿ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ﴾ بتَركِ زيادةِ المدِّ في الواو.

﴿ أَنفُسَكُمْ ﴾ بإظهارِ النُّون.

ولا بُدَّ أن تكونَ التِّلاوةُ ( في مَقامِ التَّلَقِّي والمُشافَهة ) سالمةً من كِلا اللَّحْنَين.

# قرآن کریم کی تلاوت میں لحن کا حکم

١- لحن جلی: کسی لفظ کی ادائی میں ایسی غلطی کرنے کو کہتے ہیں، جس سے لفظ کے مطلب ومعنی یا اعراب میں خلل واقع ہو جائے، جیسے:

( أنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ )، ﴿ فَكَثَّرَكُمْ ﴾ کی بجائے ( فَكَسَّرَكُمْ )

﴿عَسَىٰ﴾ کی بجائے (عَصَىٰ) ، (بِسْمِ اللهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيم)

٢- لحن خفی: کسی لفظ کی ادائی میں ایسی غلطی کرنے کو کہتے ہیں جس میں لفظ ادا تو اپنی جگہ سے ہی ہو، لیکن اس کی صفتِ کمال میں خلل واقع ہو جائے، جیسے:

﴿ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ ﴾ کی واؤ میں مد کو لمبا نہ کیا جائے

﴿ أَنفُسَكُمْ ﴾ میں نون کو اظہار کے ساتھ ادا کیا جائے۔

انتہائی ضروری ہے کہ تلاوت (مقامِ تلقی ومشافہہ میں) یعنی استاد کے سامنے ، سیکھتے سکھاتے وقت ، دونوں قسم کے لحن سے بالکل خالی ہو

# تجوید کے لازم ہونے کا حکم

اس معاملے میں کچھ لوگ بہت سخت ہیں، اور کچھ بہت نرمی برتتے ہیں، جس کی وجہ سے بات سمجھنا پیچیدہ اور مشکل ہو گیا ہے۔ آئندہ ہم ان رویّوں کی درمیانی راہ بتائیں گے:

۱. حروف کے مخارج:

ان کا التزام واجب ہے، اور اس میں خلل ڈالنا بالکل حرام ہے، جیسے:

﴿ٱلرَّحْمَٰنُ﴾، کی «حاء» کو، «خاء» یا «ہاء» سے بدل دینا

۲. حروف کی صفات: اور اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ایسی صفات کی ہے جن میں تبدیلی ہو جانے سے حرف اپنی جگہ سے دور نکل جاتا ہے:

ان کا التزام تو بہ ہر حال واجب ہے، اور ان میں خلل ڈالنا بالکل حرام ہے، جیسے:

﴿عَسَىٰ﴾ کے «سین» کو موٹا کر دینا، اور ﴿عَصَىٰ﴾ کے «صاد» کو باریک پڑھ دینا، اور ﴿ٱلطَّلَٰقُ﴾ کے «طاء» کو باریک پڑھنا، اور ﴿ٱلتَّلَاقِ﴾، کی «تاء» کو موٹا پڑھ دینا

دوسری قسم: ایسی صفات کی ہے جن سے زینت اور حسن حاصل ہوتا ہے، (محسِّنَہ، مزیِّنَہ):

جیسے را مفتوحہ اور مضمومہ کو باریک پڑھ دینا، جیسے: ﴿ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ﴾،

ہمس اور تفشی کو ظاہر نہ کرنا، شدید حرف کے مقابل نرم ساکن حرف کو لمبا نہ کرنا۔

اور ہر وہ غلطی جسے علماء نے اصطلاح میں «لَحْنِ خَفِي» کہا ہے، اسے پڑھنے کی دونوں حالتوں میں فرق کیا جاتا ہے:

الناسُ في هذا الأمرِ بينَ مُتشدِّدٍ ومُتساهِل ، وحتى يكون الكلامُ دقيقًا فإننا نُفرِّقُ فيه بينَ ما يلي :

١- مخارجُ الحروف :

الالتزامُ بها واجبٌ ، والإخلالُ بها حرامٌ مطلقًا ، كتغيير حاءِ ﴿ ٱلرَّحْمَٰنُ ﴾ بالخاءِ أو بالهاء .

٢- صفاتُ الحروف ، وتنقسمُ إلى قسمَين :

أ- صفاتٌ تغييرُها يُخرِجُ الحرفَ عن حَيِّزه :

الالتزامُ بها واجبٌ ، والإخلالُ بها حرامٌ مطلقًا كتفخيم سينِ ﴿ عَسَىٰ ﴾ وترقيق صادِ ﴿ عَصَىٰ ﴾ وترقيقِ طاءِ ﴿ ٱلطَّلَٰقُ ﴾ وتفخيم تاءِ ﴿ ٱلتَّلَاقِ ﴾

ب - صفاتٌ تزيينيَّةٌ تحسينيَّة :

كترقيق الراءِ المفتوحةِ والمضمومةِ نحو : ﴿ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ وعدم تبيين الهمس والتفشِّي ، وعدم تطويل زمن الحرفِ الرِّخوِ الساكنِ مُقارنةً بالشديد ، وكلِّ ما اصطلحَ عليه العلماءُ باسم اللَّحن الخفيِّ ، فيُفرَّقُ فيه بين حالتَين :

أ- سیکھنے سکھانے کے طور پر پڑھنا ، (علی سبیل التَّلقِّيْ والمشافهة پڑھنا):
ان صفات کی رعایت کرنے کا التزام واجب ہے، اور اس میں خلل ڈالنا حرام ہے، کیونکہ یہ روایت میں کذب ہے۔

ب- عمومی تلاوت کے طور پر پڑھنا پھر اس کی دو حالتیں ہیں، جن میں باہمی فرق ہے:

١. احکام تلاوت کو خوب جاننے والے شخص کا لحن خفی : اس کے حق میں عیب ہے

٢. عام مسلمانوں کا لحن خفی کا ارتکاب کرنا: بہتر اوراکمل کو چھوڑ دینا ہے، اور ان پر کوئی التزام نہیں



## تجوید کے لازم ہونے کا حکم

- **حروف کے مخارج**: ان کا التزام واجب ہے اور ان میں خلل ڈالنا بالکل حرام ہے
- **حروف کی صفات**
  - **وہ صفات جن کے بدلنے سے حرف اپنے مخرج ہی سے دور نکل جاتا ہے:** ان کا التزام بھی واجب ہے، اور ان میں خلل ڈالنا بالکل حرام ہے
  - **زینت اور حسن پیدا کرنے والی صفات : اس کی دونوں حالتوں میں فرق کیا جاتا ہے:**
    - **سیکھنے سکھانے وقت بالمشافہہ والتلقی پڑھنا:** ان کا التزام واجب، اور ان میں خلل ڈالنا حرام ہے، کیونکہ یہ روایت میں کذب ہے
    - **عادت میں تلاوت کے طور پر پڑھنا**
      - **احکام جاننے والے متقن کا ایسا کرنا:** اس کے حق میں عیب ہے
      - **عام مسلمانوں کا ایسے کرنا:** کمال کا ترک کرنا ہے، اور ان پر کوئی التزام نہیں

أ - على سبيلِ التلقِّي والمشافهة :

الالتزامُ بها واجبٌ ، **والإخلالُ بها حرامٌ** ؛ لأنَّه كذبٌ في الرِّواية .

ب - على سبيلِ التلاوةِ المعتادة : **يُفرَّقُ فيه بين حالتَين** :

١- من شخصٍ مُتقنٍ عالمٍ بالأحكام : **مَعيبٌ** في حَقِّه .

٢- من عامَّة المسلمين : تَرْكُ الأكملِ و**لا شيءَ عليه** .



## حُكمُ الالتِزامِ بالتَّجوِيدِ

- **مخارج الحروف**: الالتزامُ بها واجبٌ والإخلالُ بها حرامٌ مُطلقًا
- **صفات الحروف**
  - **صفاتٌ تغييرُها يُخرِجُ الحرفَ عن حيِّزه** ، الالتزامُ بها واجبٌ والإخلالُ بها حرامٌ مُطلقًا
  - **صفاتٌ تزيينيَّة تحسينيَّة** : يُفرَّقُ فيها بين حالتَين :
    - **على سبيل التلقِّي والمشافهة** : الالتزامُ بها واجبٌ والإخلالُ بها حرامٌ لأنَّه كذبٌ في الرِّواية
    - **على سبيل التلاوة المعتادة**
      - **من مُتقنٍ عالمٍ بالأحكام** مَعيبٌ في حقِّه
      - **من عامَّة المسلمين** تَرْكُ الأكمل ولا شيءَ عليه

# ترنُّم سے قرآن مجید کی قراءت کا حکم

موسیقی: یہ آوازوں کا ایک عجمی علم ہے، جس کے اپنے قواعد وضوابط ہیں۔اس علم کی اہم ابحاث میں سے چند باتیں یہ ہیں:

١. آوازوں کے مختلف طبقات ٢. آوازوں کی لمبائی دورانیہ

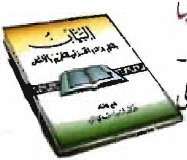
ان دونوں نکتوں کی بنا پر، یہ دونوں بحثیں علم تجوید سے ممتاز ہو جاتی ہیں

جہاں تک صوتی طبقات کا تعلق ہے: تو اس میں کوئی مانع نہیں ہے کہ قرآن کا قاری ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں منتقل ہو، جب کہ یہ منتقل ہونا ایک حرف سے دوسرے حرف کی طرف ہو۔

اوراگر یہ (ترنُّم) صرف ایک حرف کے ضمن میں ہو، (جیسا کہ مد اور غنوں والے حروف ہیں)، تو قاری پر لازم ہے کہ: ان حروف میں سے ایک میں، ایک ہی قسم کے صوتی طبقے کا التزام کرے، کیونکہ اس میں بے جا خلل اندازی ایک حرف کو کئی حرفوں میں بانٹ دیتی ہے، اور ائمہ قراءت نے اس سے منع کیا ہے

اور جہاں تک مدوں اور غنوں کو لمبا کرنے کا تعلق ہے: تو قاری پر لازم ہے کہ: وہ انہی أوزان کا التزام کرے جن کا ائمۂ قرّاء نے ذکر کیاہے ۔ اگر موسیقی کے احکام کو مقدّم رکھتے ہوئے، قراء کے بتائے ہوئے اوزان میں خلل ڈال دیا: توگنہگار ہو جائے گا

ہمیں قرآن مجید کو عربوں کے لہجے اور ان کی لے اور سُر میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور وہ قراء ت کی ایسی طبیعت اور ایسا سلیقہ ہے جو عربوں کی جبلت ہے اور ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔



اس موضوع کے تفصیلی مطالعہ کے لیے میری یہ کتاب پڑھ لی جائے: «البَيَانُ، لِحُكْمِ قِرَاءَةِ القُرْآنِ بِالألْحَانِ».

# حكمُ قراءةِ القرآنِ الكريمِ بالألحانِ

**الموسيقا** : علمٌ صوتيٌّ أعجميٌّ ، له قواعدُه وضوابطُه ، ومِن أَهَمِّ أبحاثِه :

١ - طبقاتُ الصَّوتِ المختلفة .  ٢ - أزمنةُ التطويل .

وهذانِ المبحثانِ يتقاطعانِ مع عِلمِ التجويد :

أمَّا **الطَّبقاتُ الصَّوتيَّة** : فلا مانعَ من أن ينتقلَ قارئُ القرآنِ من طبقةٍ إلى أخرى ، إذا كان ذلك من حرفٍ إلى حرف .

وأمَّا ضِمْنَ الحرفِ الواحد - كحروفِ المدِّ والغُنَّات - فعلى القارئِ أن يَلتزِمَ في الواحدِ منها بطبقةٍ صوتيَّةٍ واحدة ؛ لأنَّ الإخلالَ بذلك يُقطِّعُ الحرفَ إلى حروفٍ عديدة ، وقد نَهى الأئمةُ عن ذلك .

وأمَّا **تَطويلُ المدودِ والغُنَن** : فعلى القارئِ أن يَلتزِمَ بالموازينِ التي ذكرَها الأئمةُ القرَّاءُ في ذلك ، فإنْ أخلَّ بها مُقدِّمًا الحُكمَ الموسيقيَّ عليها أَثِم .

وقد أُمِرنا بقراءةِ القرآنِ الكريمِ بِلحُونِ العربِ وأصواتِها وهو القراءةُ بالطبعِ والسَّليقةِ كما جُبِلُوا عليه .

وللتَّوسُّعِ في هذا يُرجعُ إلى كتابي :

**البيان لِحُكمِ قراءةِ القرآنِ الكريمِ بالألحان**



# سُرعاتُ التِلاوةِ

لتلاوةِ القرآنِ الكريم **ثلاث سُرعاتٍ**، هي :

١- **التحقيق** : هو البُطءُ في التلاوةِ من غيرِ تَمطيط .

٢- **التدوير** : هو التَّوسُّطُ في سُرعةِ التلاوة .

٣- **الحَدْر** : هو السُّرعةُ في التلاوةِ من غيرِ دَمجٍ للحروف .

ويَعُمُّ الثلاثةَ مصطلحُ **الترتيل** ؛ لأنه : **تجويدُ الحروفِ ومعرفةُ الوقوف**

ولا غنىً لقارئِ القرآنِ عن الترتيل مهما كانت سُرعةُ قراءتِه .

# تلاوتِ قرآن کی رفتاریں

قرآن مجید کی تلاوت کی **تین رفتاریں** ہیں:

١. **تحقیق**: لمبا لمبا کیے بغیر، آہستہ رفتار سے پڑھنا۔

٢. **تدویر** : تلاوت کی رفتار میں درمیانی راہ اختیار کرنا۔

٣. **حدر** : حروف کو آپس میں گڈ مڈ کیے بغیر ، ذرا تیز رفتار سے تلاوت کرنا۔

«**ترتیل**» کا اصطلاحی لفظ ان تینوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس لیے کہ ترتیل: **حروف کی تجوید اور وقف کی معرفت** کو کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا کوئی قاری، ترتیل سے مستغنی نہیں ہو سکتا، خواہ جس رفتار سے چاہے پڑھے ۔

3

# تعوّذ اور «بِسْمِ اللہ» پڑھنا

# التَّعَوُّذُ والبَسْمَلَة

- تعوّذ اور «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کا حکم

حُكْمُ التَّعَوُّذِ والبَسْمَلَة

- تعوذ اور «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کی جائز صورتیں

الأَوْجُهُ الجَائِزَةُ عِنْدَ التَّعَوُّذِ والبَسْمَلَةِ

- دو سورتوں کے درمیان «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کی صورتیں

أَوْجُهُ البَسْمَلَةِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ

# حكم التعوذ والبسملة

• إذا أرادَ القارئُ أن يقرأ شيئًا من كتابِ الله تعالىٰ فلا بُدَّ له من البدءِ بالتعوُّذ امتثالًا لقولِه تعالىٰ : ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴾ سواءٌ كانت تِلاوتُهُ من بدايةِ سُورةٍ أو مِن وسَطِها.

• أمَّا البسملةُ فلا بُدَّ منها في ابتداءِ أيِّ سورةٍ من سُوَرِ القرآنِ الكريم إلا سورةَ التوبة .

• فإذا أرادَ القارئُ أن يقرأَ من وسَطِ سُورةٍ ما وليسَ من أوَّلِها فهُو مُخيَّرٌ بين البسملةِ وعدمِها . ولكنَّ التعوُّذَ لا بُدَّ منه كما تقدَّم .

# تعوذ اور تسمیہ کا حکم

• جب قاری قرآن مجید پڑھنے کاارادہ کرے، تو انتہائی ضروری ہے کہ شروع میں اعوذ باللہ پڑھے، تاکہ اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل ہو جائے:

﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴾

خواہ سورت کے شروع سے تلاوت شروع کرے،خواہ درمیان سے

• اور « بسم اللہ » پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ : سورۃ التوبہ کے علاوہ قرآن مجید کی ہر سورت کے شروع میں ضرور پڑھے

• اور جب کسی سورت کی ابتدا نہیں، بلکہ درمیان میں سے تلاوت کرنے لگے، تو اسے اختیار ہے کہ « بسم اللہ » پڑھے یا نہ پڑھے، لیکن « أعوذ باللہ » ضرور پڑھے، جیسا کہ پہلے گزرا

# تنبیہ

• بعض جگہیں ایسی ہیں جہاں قاری کے لیے « بسم اللہ » نہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ وہ جگہیں ہیں جن کا تعلق کفار سے ہے، اور ان پر بددعا کا ذکر ہے، یا منافقین کی ذلت کا ذکر ہے، یا جہنم اوراس کی دیگر خبروں کا ذکر ہے، یا شیطان کا ذکر ہے۔ جیسے:

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ﴾

اور انہوں نے کہا کہ: اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔

﴿ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ ﴾

شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا ہے

• اورایسی جگہ « بسم اللہ » پڑھنا متعین ہو جاتا ہے:

جہاں آیت اللہ تعالی کی طرف لوٹنے والی ضمیر سے شروع ہو رہی ہو ، جیسے:

﴿ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾

اسی (اللہ) کی طرف قیامت کا علم لوٹایاجاسکتا ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ﴾

وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمہیں مٹی (کے گارے) سے پیدا کیا

# تنبيه

• هناك بعضُ المواضع الأُولى فيها لِلقارئ أن لَّا يُبَسمِل عندها ، وهيَ الآياتُ التي تتعلقُ بالكفَّارِ والدُّعاءِ عليهم ، أو فضحِ المنافقين ، أو ذِكرِ النارِ وأخبارِها ، أو ذِكرِ الشيطان ،

نحو ﴿ وَقَالُواْ ٱتَّخَذَ ٱللَّهُ وَلَدًا ﴾

﴿ ٱلشَّيۡطَٰنُ يَعِدُكُمُ ٱلۡفَقۡرَ ﴾

• وقد تتعيَّنُ البسملةُ إن كانتِ الآيةُ تبدأُ بضميرٍ يعودُ على اللّهِ تعالىٰ

نحو : ﴿ إِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ ﴾

﴿هُوَ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ﴾

# تعوذ اور تسمیہ کی جائز صورتیں

• تعوُّذ اور تسمیہ پڑھتے وقت چار صورتیں بنتی ہیں، جو سب صحیح اور جائز ہیں، اور وہ چار صورتیں یہ ہیں:

١. تمام جگہوں پر قطع کرنا (یعنی جدا کرنا):

(اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيم) جدا کرنا ﴿ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ جدا کرنا ﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴾

٢. تعوذ کو تسمیہ سے قطع کرنا (جدا کرنا)، اور « بِسْمِ اللّٰهِ » کو تلاوت کے اول سے ملانا، جیسے:

(اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيم) جدا کرنا ﴿ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ملانا ﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴾

٣. تعوذ کو « بِسْمِ اللّٰهِ » سے ملانا، اور « بِسْمِ اللّٰهِ » کو تلاوت کے اول سے جدا کرنا (قطع کرنا):

(اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيم) ملانا ﴿ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ جدا کرنا ﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴾

٤. تمام جگہوں کو ملا دینا، جیسے:

(اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيم) ملانا ﴿ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ملانا ﴿ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴾

# الأوجه الجائزة عند التعوذ والبسملة

• عند التعوُّذِ والبسمَلةِ أربعةُ أوجهٍ كلُّها صحيحةٌ جائزةٌ، وهي :

١- قطعُ الجميع :

(أعوذُ باللهِ مِنَ الشيطانِ الرَّجيمِ) ^قطع^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^قطع^ ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

٢- قطعُ التعوُّذِ عنِ البسملةِ ووصلُ البسملةِ بأوَّلِ التلاوة :

(أعوذُ باللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ) ^قطع^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^وصل^ ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

٣- وصلُ التعوُّذِ بالبسملةِ مع قطعِ البسملةِ عن أوَّلِ التلاوة :

(أعوذُ باللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ) ^وصل^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^قطع^ ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

٤- وصلُ الجميع :

(أعوذُ باللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ) ^وصل^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^وصل^ ﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾

# أَوْجُهُ الْبَسْمَلَةِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ

لِلبسمَلةِ بينَ السُّورتَينِ أربعةُ أوجهٍ عقليَّة : ثلاثةٌ منها جائزةٌ ، وواحدٌ ممنوع .

| الوجه | آخرُ السُّورةِ معَ البسمَلة | البسمَلةُ معَ أوّلِ السُّورة | الحكم |
|---|---|---|---|
| ١ | قطع | قطع | جائز |
| ٢ | قطع | وصل | جائز |
| ٣ | وصل | وصل | جائز |
| ٤ | وصل | قطع | ممتنع |

# سورتوں کے درمیان «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کی صورتیں

سورتوں کے درمیان «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کی چار عقلی صورتیں بنتی ہیں، جن میں سے تین جائز اور ایک منع ہے۔

| صورت | آخرِ سورت مع «بِسْمِ اللہ» | «بِسْمِ اللہ» مع اولِ سورت | حکم |
|---|---|---|---|
| ١ | قطع | قطع | جائز |
| ٢ | قطع | وصل | جائز |
| ٣ | وصل | وصل | جائز |
| ٤ | وصل | قطع | ممتنع |

## أوجه البسملة الجائزة بين السورتين

### ١- قطعُ الجميع :

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ قطع ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ قطع ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

### ٢- الوقفُ علىٰ آخرِ السورةِ المنقضيةِ ووَصلُ البسملةِ بأوَّلِ الآتية :

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ قطع ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ وصل ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

### ٣- وصلُ الجميع :

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ وصل ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ وصل ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

## سورتوں کے درمیان «بِسْمِ اللہ» پڑھنے کی جائز صورتیں

١. تمام جگہوں پر قطع کرنا (یعنی جدا کرنا):

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ جدا کرنا ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ جدا کرنا ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

٢. پوری ہونے پہلی سورت کے آخر میں وقف کرنا، اور «بِسْم اللہ» کو اگلی سورت کے ساتھ ملانا:

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ جدا کرنا ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ملانا ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

٣. تمام جگہوں کو ملانا:

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ ملانا ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ملانا ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

# الوجه الممنوع عند البسملة بين السورتين

• ويمتنعُ وجهُ وصلِ آخرِ السورةِ المُنقَضيةِ بالبسملة ، مع قطعِ البسملةِ عن أوّلِ السورةِ الآتية :

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ وصل ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ قطع ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

ومُنِعَ هذا الوجهُ لأنَّه يُوهِمُ أنَّ البسملةَ للسُّورةِ المُنقَضِية .

## سورتوں کے درمیان «بسم اللہ» پڑھنے کی ممنوع صورت

• مکمل ہونے والی پہلی سورت کے آخر کو، « بسم اللہ » کے ساتھ ملانا، اور « بسم اللہ » کو اگلی سورت سے جدا کر کے پڑھنا ممنوع ہے۔

﴿ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴾ ملانا ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ جدا کرنا ﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ ﴾

یہ اس لیے ممنوع ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ « بسم اللہ » مکمل ہونے والی پہلی سورت کا حصہ ہے۔

# تنبيه

علىٰ القارئِ أن يُراعيَ الإعرابَ وقواعدَ العربيَّةِ عندَ وصلِه التعوُّذَ والبسملةَ وأوَّلَ السُّورة ، نحو :

( أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ ) ^وصل^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^وصل^ ﴿ ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ﴾

فيكسرُ الميمَ التي في آخرِ التعوُّذِ ، والميمَ من ﴿ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ويُسقِطُ همزةَ الوصلِ من : ﴿ ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ﴾ .

# تنبیہ

قاری پر لازم ہے کہ وہ : تعوُّذ، تسمیہ اور سورت کی ابتدا کو ملاتے اور جدا کرتے وقت، اعراب اور عربی قواعد کی رعایت کرے، جیسے:

( أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ ) ^ملانا^ ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾ ^ملانا^ ﴿ ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ﴾

چنانچہ تعوُّذ کے آخری لفظ (الرَّجِيمِ) کی آخری میم اور﴿ٱلرَّحِيمِ﴾ کی میم کو کسرہ دے گا، اور ﴿ ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ﴾ کے شروع کے ہمزہ وصلی کو گرا دے گا۔



4

# عربی حروف

# الْحُرُوفُ الْعَرَبِيَّةُ

- (بولے جانے والے) حروفِ ہجاء
  - الْحُرُوفُ الْهِجَائِيَّةُ الْمَنْطُوقَة
- الف کے علاوہ عربی حروف کے حالات
  - حَالَاتُ الْحَرْفِ الْعَرَبِي عَدَا الأَلِف
- (لکھے جانے والے) حروفِ ابجد
  - الْحُرُوفُ الأَبْجَدِيَّة الْمَكْتُوبَة

# حروف ہجاء (بولے جانے والے)

عربی حروف ہجاء (۲۹) ہیں، جنہیں امام نصر بن عاصم لَيْثِي (ت: ۹۰ ھ) نے، خط میں مشابہت کے اعتبار سے مرتب کیا ہے، اور ان پر نقطے بھی لگا دیے ہیں، تاکہ ملتے جلتے حروف میں فرق ہو سکے۔

أ ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن هـ و لا ي

## تنبیہ

حروفِ ہجاء کے شروع میں آنے والا «الف»: ہمزہ ہوتا ہے۔

اور الف مدّہ: آخری سے پہلے والا حرف ہے اور اسے (لَا) کہہ دیا جاتا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ ساکن ہی ہو گا، اور اس کا «ما قبل»، یعنی اس سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح ہی ہو گا۔

# اَلْحُرُوفُ الْهِجَائِيَّةُ ( الْمَنْطُوقَةُ )

الحروفُ الهجائيَّةُ العربيَّةُ ( ٢٩ ) حرفًا رتَّبها الإمامُ نصرُ بنُ عاصم اللَّيثيُّ ( ت ٩٠ هـ ) بحسَبِ تشابُهِها في الخطِّ ، ونقَّطها ليُفرِّق بين المُتماثِلات .

أ ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن هـ و لا ي

# تَنْبِيهٌ

الألفُ التي في أوَّلِ الحروفِ الهجائيَّةِ هي الهمزةُ

وأمَّا **الألفُ المَدِّيَّةُ** فهيَ **الحرفُ قبلَ الأخيرِ** ويُعَبَّرُ

عنها بـ ( **لا** ) لأنَّها لا تكونُ إلَّا ساكنةً ولا يكونُ

ما قبلَها إلَّا مفتوحًا .

# الف کے علاوہ عربی حروف کے حالات

| | | |
|---|---|---|
| ساکن | متحرک | |
| | مفتوح | مضموم | مکسور |

**الف:** ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، اور اس سے پہلے والے حرف پر ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے
اور **حرفِ مشدّد:** دو حرفوں سے مل کر بنتا ہے، جن میں سے پہلا حرف ساکن، اور دوسرا متحرک ہوتا ہے

# حروف ابجد (لکھے جانے والے)

**مشارقہ کے نزدیک ان کی ترتیب یہ ہے:**

أَبْجَدْ ، هَوَّزْ ، حُطِّي ، كَلَمُنْ ، سَعْفَصْ ، قَرَشَتْ ، ثَخَذٌ ، ضَظَغٌ .

**مغاربہ کے نزدیک ان کی ترتیب یہ ہے:**

أَبْجَدْ ، هَوَّزْ ، حُطِّي ، كَلَمُنْ ، صَعْفَضْ ، قَرَسَتْ ، ثَخَذٌ ، ظَغَشٌ .

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ «حِرزُ الأمَانِي» میں مغاربہ کی ترتیب پر چلے ہیں، اور ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے «الطَّيِّبَة» میں انہی کی اتباع کی ہے

# حَالَاتُ الْحَرْفِ الْعَرَبِيِّ عَدَا الْأَلِفِ

| ساكن | مُتحرِّك | | |
| --- | --- | --- | --- |
| | مفتوح | مضموم | مكسور |

أمّا **الألفُ** : فلا تكونُ إلّا ساكنةً ولا يكونُ ما قبلَها إلّا مفتوحًا .

**والحرفُ المشدّدُ** : يتألّفُ من حرفَينِ : الأوّلُ ساكنٌ والثاني مُتحرِّك .

# الْحُرُوفُ الْأَبْجَدِيَّةُ ( الْمَكْتُوبَةُ )

**ترتيبُها عند المشارقة :**

أَبْجَدْ ، هَوَّزْ ، حُطّي ، كَلَمُنْ ، سَعْفَصْ ، قَرَشَتْ ، ثَخَذْ ، ضَظَغْ .

**وعند المغاربة :**

أَبْجَدْ ، هَوَّزْ ، حُطّي ، كَلَمُنْ ، صَعْفَضْ ، قَرَسَتْ ، ثَخَذْ ، ظَغَشْ .

وعلى ترتيب المغاربة مشى الشاطبيُّ في حِرز الأماني وتبعه ابن الجزريّ في الطيّبة .

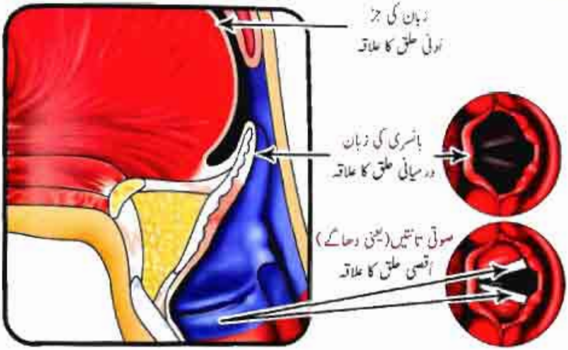
5

# بولنے والے اعضاء اور آوازوں اور حروف پیدا ہونے کی کیفیت

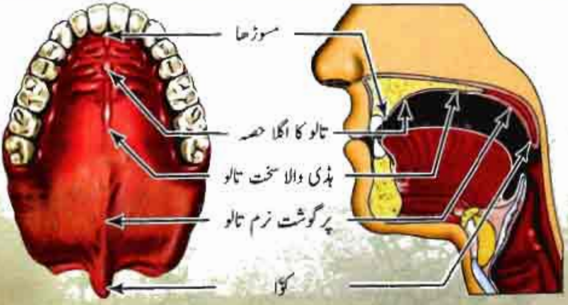
# أَعْضَاءُ النُّطْقِ وَكَيْفِيَّةُ حُدُوثِ الأَصْوَاتِ وَالْحُرُوف

- عربی حروف کے بنیادی مخارج بولنے والے اعضاء کی تصاویر
- المَخارِجُ الرئيسيةُ للحروفِ العربية وَصوَرٌ لأعضاءِ النُّطق
- طبعی طور پر آوازیں پیدا ہونے کی کیفیت
- كَيفيَّةُ حدوث الأصواتِ في الطبيعة
- حرف کی تعریف اور انسانی نظام نطق میں حروف پیدا ہونے کی کیفیت
- تعريفُ الحرف وكيفيّة حدوث الحرُوف في جهَاز النُّطق الإنساني

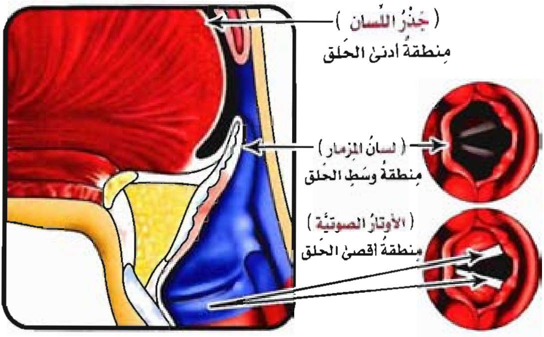
# حلق کی اقسام



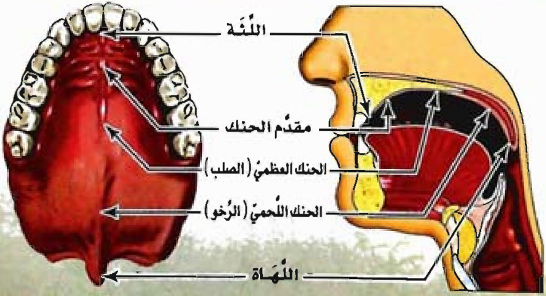

# اوپر کا تالو



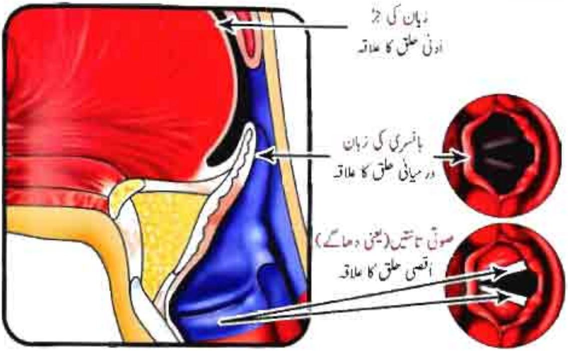
# أَقسَامُ الحَلق



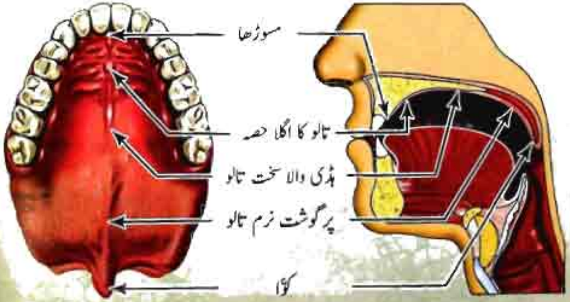

# الحَنَكُ الأَعلى



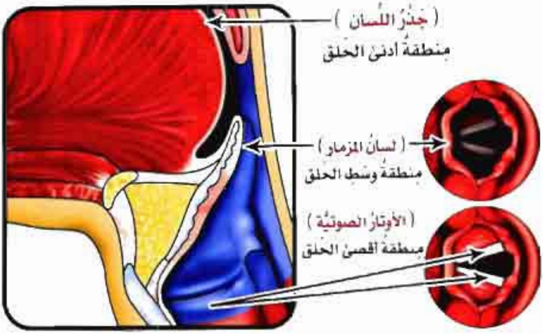
# حلق کی اقسام



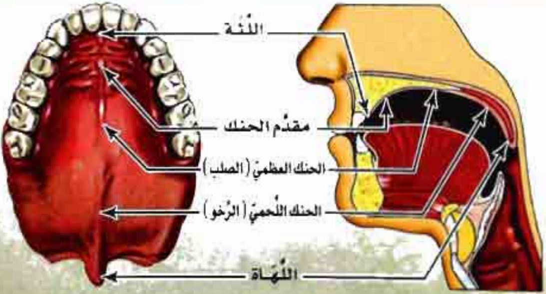

# اوپر کا تالو



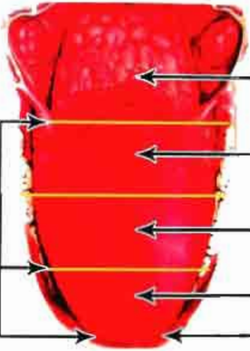
# أقسامُ الحلق




# الحنكُ الأعلى



# زبان کی قسمیں

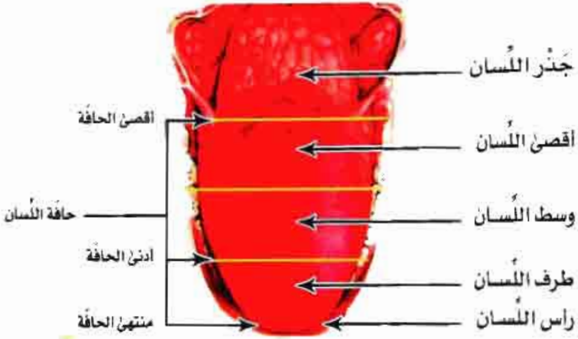



# دانت (۳۲)

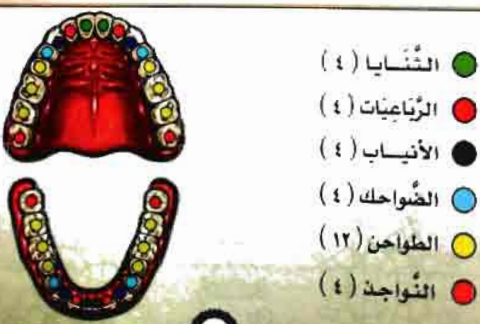


- ثنایا: دوسرے نمبر کے (٤)
- رباعی: چوتھے نمبر کے (٤)
- أنیاب: نوکیلے دانت (٤)
- ضواحک: ہنستے وقت نظر آنے والے (٤)
- طواحن: پیسنے والے دانت (١٢)
- نواجذ (٤)

# أَقسَامُ اللِّسَانِ




# اَلأَسنَانُ (٣٢)



# آواز کی تعریف

**آواز:** ہوا کی لہروں کی ایسی اضطرابی حرکت، جسے انسانی کان سن سکیں «آواز» کہلاتی ہے۔



انسانی کان آواز کو اس وقت سن سکتے ہیں جب اس کی اضطرابی حرکتِ مسافت فی سیکنڈ ۲۰ سے ۲۰۰۰۰ ہو۔

# طبعی طور پر آوازیں پیدا ہونے کی کیفیت

طبعی طور پر آواز پیدا ہونے کے کئی طریقے ہیں، جیسے:

۱۔ دو جسموں کا آپس میں ٹکراؤ



# تَعْرِيفُ الصَّوْتِ

الصَّوْتُ : هو تَخَلْخُلُ ( اهتِزازُ ) طبقاتِ الهواءِ تَخَلْخُلًا تُدرِكُه الأُذُنُ البَشَرِيَّة .

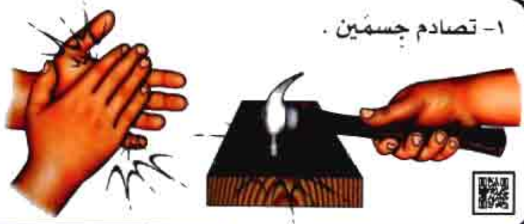


• تُدرِكُ الأُذُنُ البَشَرِيَّة الأصواتَ إذا كان اهتزازُها من ( ٢٠ ) إلى ( ٢٠،٠٠٠ ) ذبذبةٍ في الثانية تقريبًا .

# كَيفِيَّةُ حُدُوثِ الأَصْوَاتِ فِي الطَّبِيعَةِ

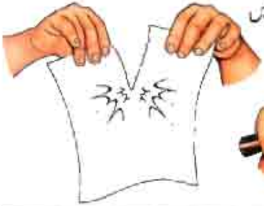
تَحدُث الأصوات في الطبيعة بِطُرُقٍ عديدة منها :

١- تصادم جِسمَيْن .



طبعی طور پر آواز پیدا ہونے کے کئی طریقے ہیں، جیسے:

٢۔ دو ایسے جسموں کا دور ہونا، جن میں مضبوط تعلق ہو۔





٣۔ کسی بھی جسم کی اضطرابی حرکت





٤۔ کسی سخت اور کھردرے جسم کا دوسرے جسم سے رگڑ کھانا۔

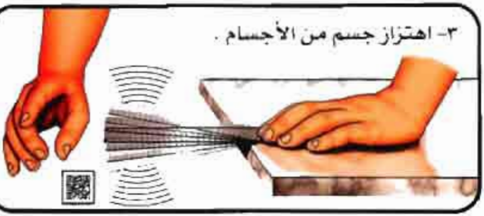


تَحدُث الأصوات في الطبيعة بِطُرُقٍ عديدة منها :

٢- تَباعُد جسمَين بينهما قوى تَرابُط .



٣- اهتزاز جسم من الأجسام .

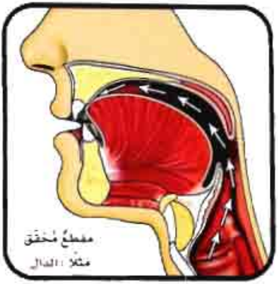


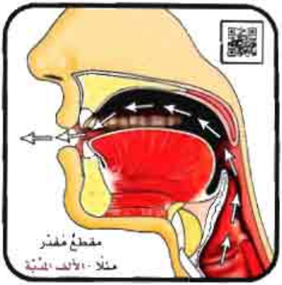
٤- احتكاك جسم خَشِنٍ بآخر .



# تَعْرِيفُ الْحَرْفِ

الحرفُ : هو صوتٌ يَعتمِدُ علىٰ مَقطعٍ ( مخرجٍ ) مُحقَّقٍ أو مُقدَّرٍ .



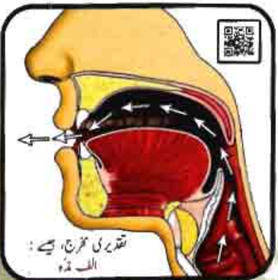




# حرف کی تعریف

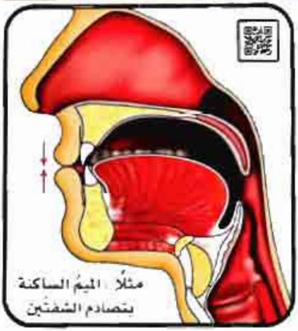


حرف : ایسی آواز کو کہتے ہیں جس کی بنیاد کوئی حقیقی یا تقدیری مخرج ہو



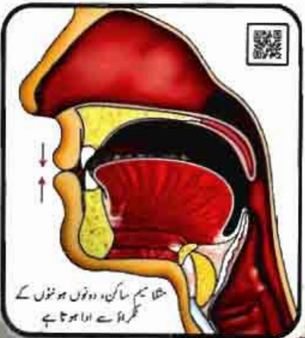
# كَيفيَّةُ حُدُوثِ الحُرُوفِ فِي جِهَازِ النُّطْقِ الإِنسَانِيِّ




**١- الحرفُ السَّاكِنُ :**

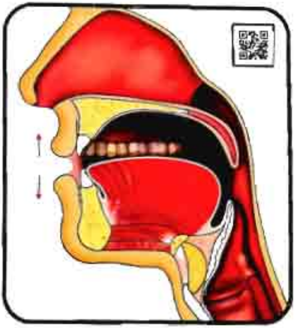
يخرجُ بالتَّصادُمِ بين طَرَفَيْ عُضوِ النُّطق .

# انسانی نظامِ نطق میں حروف پیدا ہونے کی کیفیت




**١. ساکن حرف :**

بولنے والے عضو کے دو کناروں کے آپس میں تصادم (یعنی ٹکراؤ) سے ادا ہوتا ہے



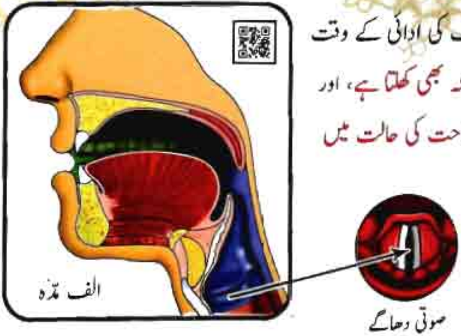
### ۲. متحرک حرف:

بولنے والے عضو کے دو کناروں کے درمیان دوری پیدا ہونے سے ادا ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ اس کی حرکت کا اصل مخرج جزا ہوتا ہے، جیسے: مَ مُ مِ

مثلاً: میم مفتوح، دونوں ہونٹوں کے دور ہونے سے ادا ہوتا ہے

### ۳. حروف مدولین:

گلے میں موجود صوتی دھاگوں کے تھرکنے سے ادا ہوتے ہیں، اور الف کی ادائی کے وقت ساتھ میں منہ بھی کھلتا ہے، اور زبان اپنی راحت کی حالت میں رہتی ہے






٢- الحرفُ المتحرِّك :

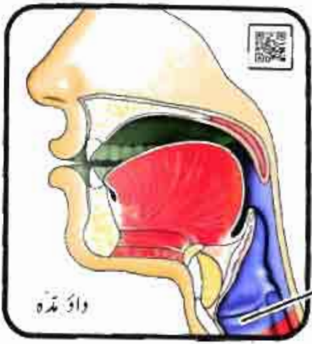
يخرجُ بالتباعدِ بين طرَفَيْ عُضوِ النُّطقِ ويُصاحبُ ذلك مَخرجُ أصلِ حركتِه : مَ مُ مِ

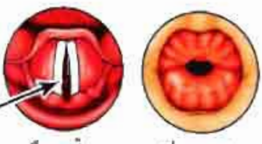
٣- حروفُ المدِّ واللِّين : تخرجُ باهتزازِ الأوتارِ الصَّوتيَّة في الحَنْجرة ويصاحبُ ذلك :

انفتاحُ للفمِ في الألف ، ويكون اللِّسانُ في وضعِ الراحة .

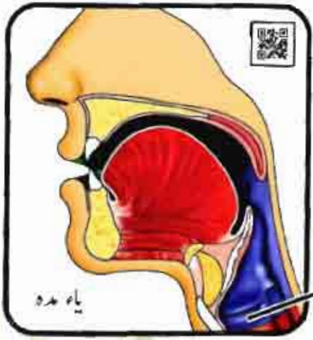


۳. حروف مدولین: گلے میں موجود صوتی دھاگوں کے تھرکنے سے ادا ہوتے ہیں، اور واؤ کی ادائی کے وقت، ہونٹ ملنے کے ساتھ ساتھ زبان کی جڑ بھی اوپر کو اٹھتی ہے۔



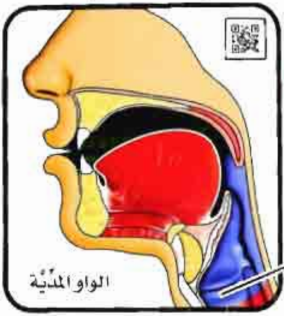




۳. حروف مدولین: گلے میں موجود صوتی دھاگوں کے تھرکنے سے ادا ہوتے ہیں، اور یاء کی ادائی کے وقت، ساتھ میں نچلا جبڑا نیچے کو جاتا ہے، اور زبان کا درمیانی حصہ اوپر اٹھتا ہے






٣- حروف المدّ واللّين : تخرج باهتزاز الأوتار الصّوتيّة في الحَنْجرة

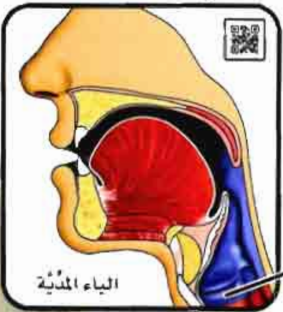



ويصاحبُ ذلك :

انضمامٌ للشّفتين في الواو مع ارتفاع أقصى اللّسان .




٣- حروف المدّ واللّين : تخرج باهتزاز الأوتارِ الصّوتيّة في الحَنْجرة




ويصاحبُ ذلك :

انخفاضٌ للفكّ السّفليّ وارتفاعٌ لوسَطِ اللّسانِ في الياء .



6

# عربی حروف کے مخارج

## مَخَارِجُ الْحُرُوفِ الْعَرَبِيَّة

- جوف (خالی حصہ)

الْجَوْفُ

- حلق

الْحَلْقُ

- زبان کے کنارے، (حروفِ لسان)

أَحْرُفُ اللِّسَانِ

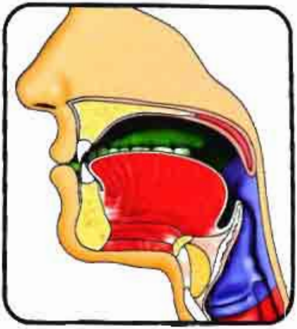
- دونوں ہونٹ

الشَّفَتَانِ

- ناک کا بانسہ

الْخَيْشُوم

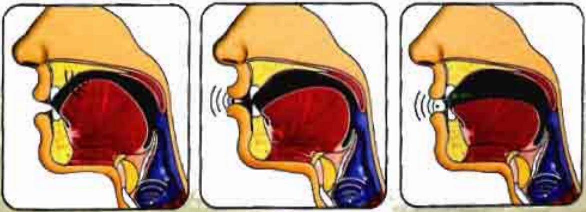
# جوف یعنی منہ کا خالی حصہ



اور یہ
حلق کے جوف
+
منہ کے جوف
کو شامل ہے

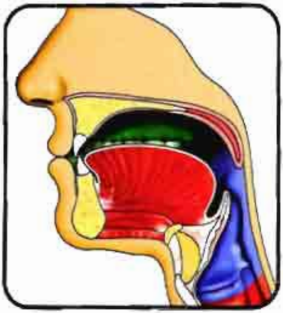
## جوف یعنی منہ کے خالی حصے سے تین حروفِ مدہ ادا ہوتے ہیں

ان کا بیان پہلے گزر چکا۔ دیکھیے (صفحہ نمبر ۷۲ - ۷۵)۔



یاء مدہ — واوٗ مدہ — الف مدہ

# الجَوْفُ



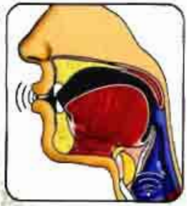
ويشمل
تَجويف الحلق
+
تَجويف الفم

## يَخْرُجُ مِنَ الجَوْفِ حُرُوفُ المَدِّ الثَّلاثَةِ

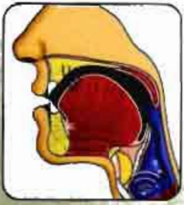
وتقدّمَ بيانُها ص ( 72 - 75 )



الألف المدّيّة



الواو المدّيّة



الياء المدّيّة

# تَنْبِيهٌ

نُسبتْ حروفُ المدِّ إلىٰ المَجرىٰ الصوتيِّ كلِّه ( الجَوف ) لأنَّها تَخرجُ باقلِّ انضغاطٍ للصوت :

- فيكونُ اللِّسانُ في وضعِ الراحةِ في الألف .
- ويرتفعُ وسَطُه في الياء .
- ويرتفعُ أقصاهُ في الواوِ مع انضمامِ الشفتَين فيها .

ونُسِبتْ الواوُ والياءُ غيرُ المدِّيَّتَين إلىٰ مَخرجَيْهما لأنَّ انضغاطَ الصوت فيهما أكثرُ منه في المدِّيَّتَين ، واللّٰهُ أعلم .

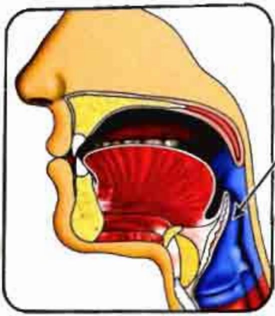
# تنبیہ

تمام حروف مدہ کو ہوا کے گزرنے کے راستے ، یعنی جوف کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، کیونکہ یہ آواز کے کم سے کم دباؤ سے ادا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ :

- الف کی ادائی میں زبان راحت کی حالت ہی میں رہتی ہے
- اور زبان کا درمیانی حصہ «یاء» کو ادا کرنے میں ذرا سا اوپر اٹھتا ہے
- اور واؤ کو ادا کرنے میں ہونٹوں کے ملنے کے ساتھ ساتھ، زبان کی جڑ اوپر کی جانب اٹھتی ہے

جبکہ «واؤ» اور «یاء» غیر مدہ اپنے اپنے مخرج کی جانب منسوب ہیں، کیونکہ ان دونوں کی ادائی میں آواز کا دباؤ، ان کے مدہ ہونے کی صورت سے زیادہ ہوتا ہے، واللہ اعلم

# الحَلْقُ



الحَلْقُ

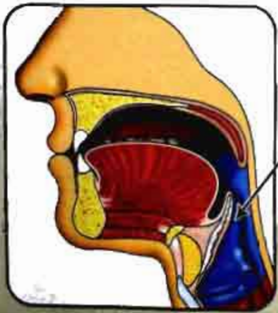
وفيه ثلاثةُ مخارجَ لِستَّةِ احرفٍ :

١ - أقصى الحَلْق : مخرجُ الهمزة والهاء .

٢ - وَسَط الحَلْق : مخرجُ العينِ والحاء .

٣ - أدنى الحَلْق : مخرجُ الغينِ والخاء .

# حلق



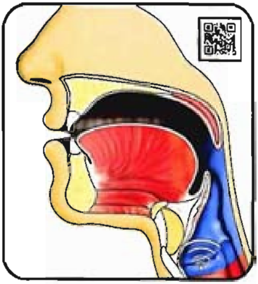
اس میں چھے حروف کے تین مخارج ہیں:

١. اقصی حلق: ہمزہ اور ہاء کا مخرج ہے

٢. وسط حلق: عین اور حاء کا مخرج ہے

٣. ادنی حلق: غین اور خاء کا مخرج ہے

# ١ - أقصى الحلق



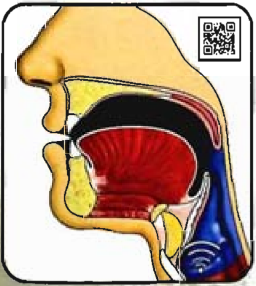
## ١ - أقصى الحلق : منطقةُ الأوتارِ الصوتيَّة

### مخرجُ الهمزةِ والهاء



| | | |
|---|---|---|
| تخرجُ الهمزةُ الساكنةُ (بانطباقِ الوترين الصوتيّين) | وتخرجُ الهمزةُ المتحرِّكةُ (بتباعدِهما) | وتخرجُ الهاء (بانفتاحهما الجزئيّ) |

# ١ - اُقصی حلق



## ١. اقصی حلق : صوتی دھاگوں کا علاقہ ہے۔

### ہمزہ اور ہاء کا مخرج

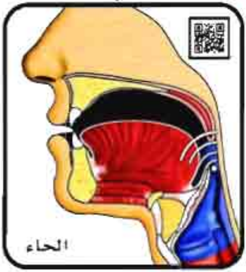


| | | |
|---|---|---|
| ہمزہ ساکنہ : صوتی دھاگوں کے ملنے سے ادا ہوتا ہے | متحرک ہمزہ: صوتی دھاگوں کے دور ہونے سے ادا ہوتا ہے | ہاء: ان کے جزوی کھلنے سے ادا ہوتا ہے |

# ٢ - وَسَطُ الحَلْقِ

( منطقةُ لسانِ المِزمار ) مخرجُ العينِ ثُمَّ الحاء

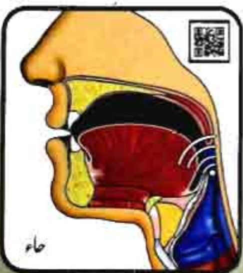



# ٢ - وسطِ حلق ( حلق کا درمیانی حصہ )

بانسری کی زبان کا علاقہ ۔ عین کا مخرج، پھر حاء کا مخرج



# ٣ - أدنى الحلق

( منطقة جَذْرِ اللِّسان مع الحنَكِ اللَّحميِّ ) مخرجُ الغينِ ثُمَّ الخاء



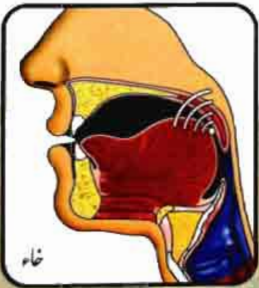




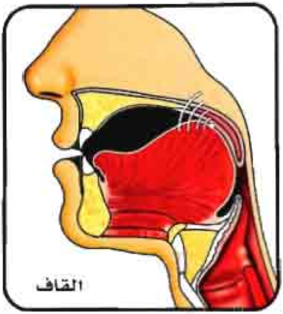
# ٣- أدنی حلق (حلق کا قریبی حصہ)

زبان کی جڑ کے علاقے کے ساتھ ساتھ پر گوشت تالو۔ غین اور پھر خاء کا مخرج ہے۔



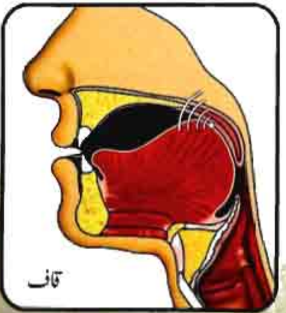



# مَخرَجُ القَافِ



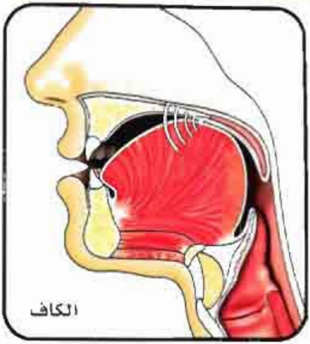

أقصىٰ اللِّسانِ مع
الحنَكِ اللَّحميِّ

# قاف کا مخرج



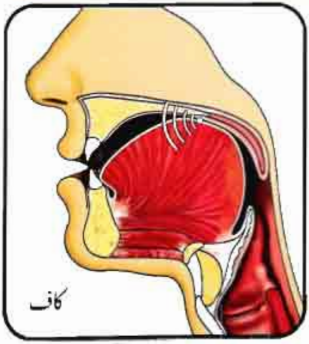

زبان کی جڑ، اور ساتھ
میں پر گوشت تالو۔

# مَخْرَجُ الْكَافِ



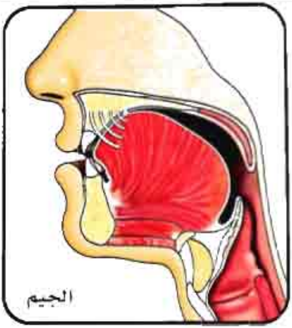

أقصى اللِّسانِ مع
الحنَكِ اللَّحميِّ والعظميِّ

# کاف کا مخرج



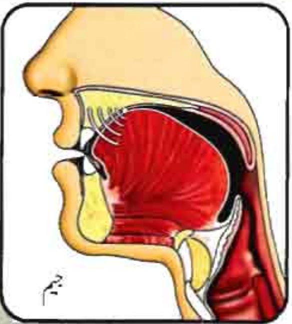

زبان کی جڑ،(آخری کنارہ)
اور ساتھ میں پر گوشت
اورہڈی والا تالو

# مَخْرَجُ الْجِيمِ



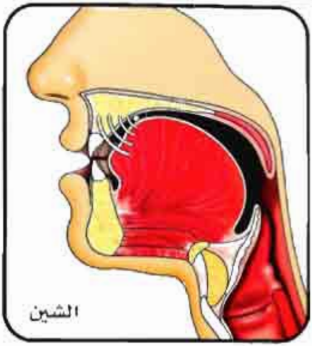

مِن وسَطِ اللِّسانِ مع
وسَطِ الحنَكِ الأعلىٰ

# جیم کا مخرج




زبان کا درمیان، اور ساتھ
میں اوپر کا درمیانی تالو

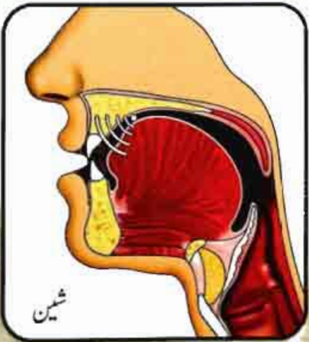
# مَخرَجُ الشِّين




من وسَطِ اللِّسانِ مع

وسَطِ الحنَكِ الأعلىٰ

# شین کا مخرج




زبان کا درمیان، اور ساتھ

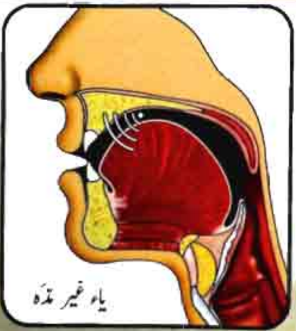
میں اوپر کا درمیانی تالو

# مَخرَجُ اَلْيَاءِ غَيرِ الْمَدِّيَةِ



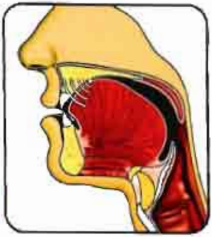

من وسَطِ اللّسانِ مع
وسَطِ الحنَكِ الأعلى
وتقدَّمَ سببُ التفريقِ بينها
وبين الياءِ المدِّيَّة ص 80.

# یاء غیر مدہ کا مخرج

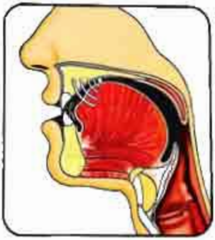



زبان کا درمیان، اور ساتھ میں
اوپر کا درمیانی تالو، اور اس میں
اور یاء مدہ کے درمیان فرق کی
وجہ پہلے بیان ہو چکی ہے۔
دیکھیے (صفحہ نمبر ۸۰)۔

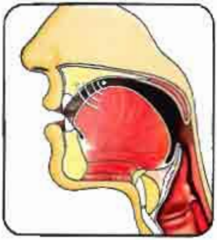
# مُقَارَنَةٌ بَيْنَ مَخَارِجِ الْجِيمِ وَالشِّينِ وَالْيَاءِ غَيْرِ الْمَدِّيَّةِ



مخرج الجيم

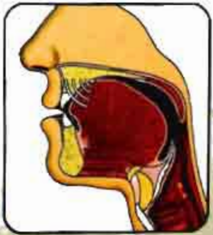


مخرج الشين

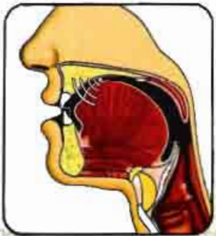


مخرج الياءِ غيرِ المدّيّة

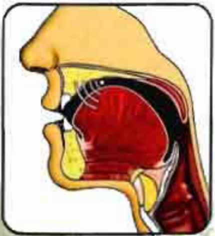
# جیم شین اور یاء غیر مدہ کے مخارج کے درمیان مقارنہ



جیم کا مخرج

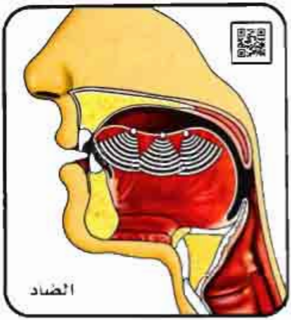


شین کا مخرج



یاء غیر مدہ کا مخرج

# مخرج الضاد

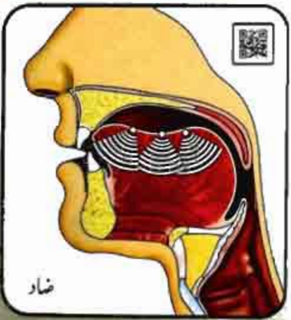





حافة اللسان مع ما يجاورها من الأضراس العليا

- منطقة تلامس من غير ضغط
- منطقة الضغط والاتكاء

# ضاد کا مخرج

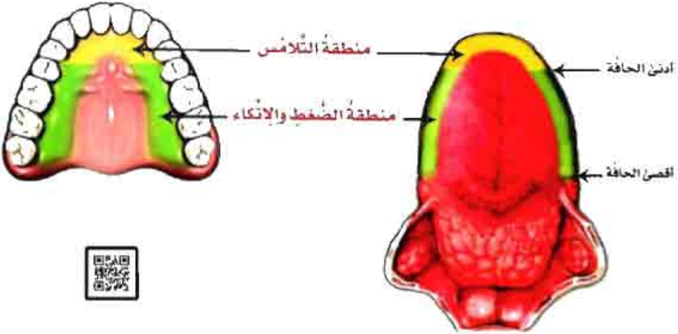




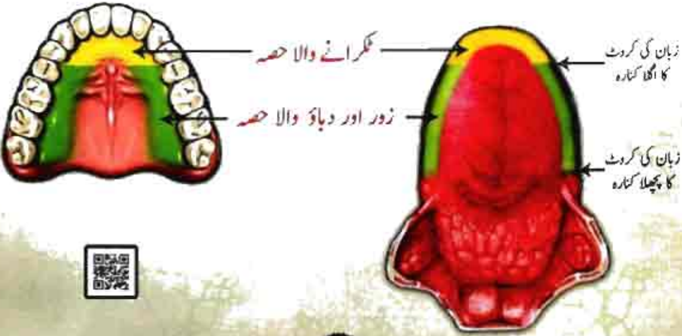

زبان کی کروٹ کے ساتھ ساتھ اوپر والی ڈاڑھیں

- وہ علاقہ جہاں بغیر دباؤ کے زبان ٹکراتی ہے
- وہ جگہ جہاں زبان خوب جم کر دباؤ سے ٹکراتی ہے

# الحيز الذي تشغله الضاد من حافتي اللسان

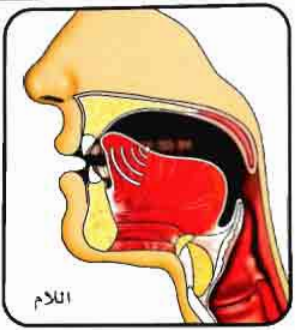



# زبان کی کروٹ کا وہ حصہ جو ضاد کی ادائی میں استعمال ہوتا ہے



# مَخْرَجُ اللَّامِ

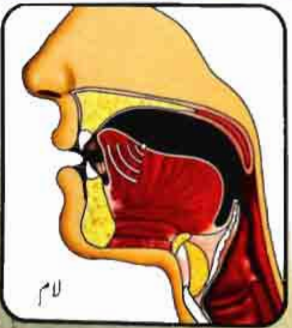





من أدنیٰ حافتَي اللّسان
إلیٰ منتهیٰ طرفه

# لام کا مخرج

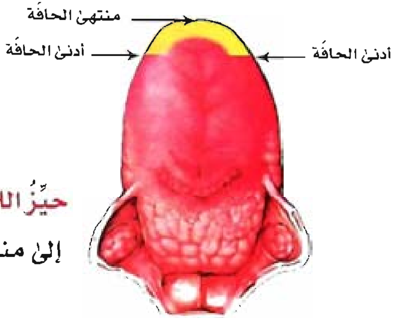





زبان کے اگلے دونوں کناروں سے،
اس کے آخری کنارے کی طرف

# الحَيِّزُ الَّذِي تَشْغَلُهُ اللَّامُ مِنْ حَافَتَيِ اللِّسَانِ

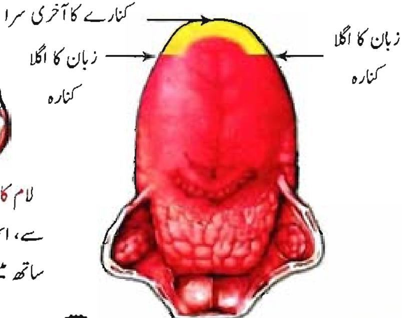





**حيِّزُ اللام** : من أدنى حافَتَيِ اللِّسان
إلى منتهى طرَفِه مع ما يحاذيهما
من الحنَكِ الأعلى

## لام کی ادائی میں زبان کے دونوں کناروں کا استعمال ہونے والے حصہ

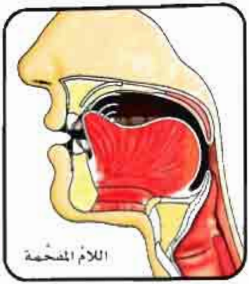


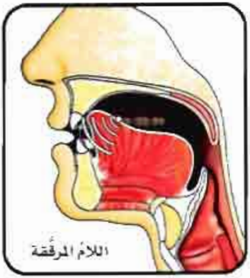



**لام کا علاقہ**: زبان کے اگلے دونوں کناروں
سے، اس کے اطراف کے اخیر کی طرف، اور
ساتھ میں اس کے مقابل آنے والا اوپری تالو

# مُقَارَنَةٌ بَيْنَ اللَّامِ الْمُفَخَّمَةِ وَاللَّامِ الْمُرَقَّقَةِ

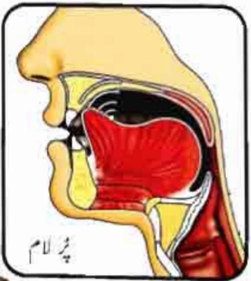
يصاحبُ اللَّامَ المفخَّمةَ تقعُّرٌ لوسطِ اللِّسانِ وتضَيُّقٌ في الحلْقِ بخلافِ المرقَّقة

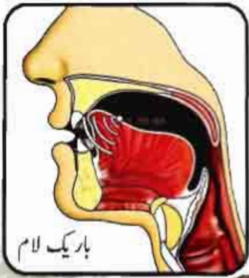


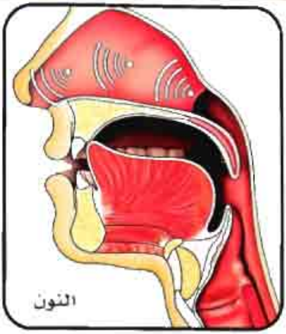

# باریک اور پُر لام پڑھنے کے درمیان تقابل

باریک لام کے برخلاف، پُر لام کو پڑھتے وقت درمیان میں سے زبان نیچے جاتی ہے، اور حلق کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔



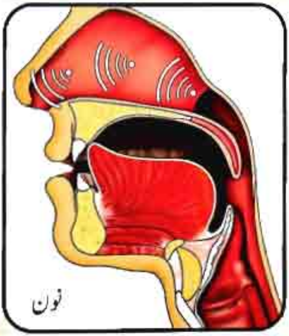



# مَخْرَجُ النُّونِ



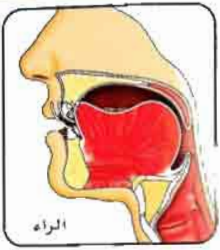

من طرفِ اللسانِ مع ما يحاذيه
من اللِّثَة تحتَ مخرجِ اللامِ بقليل
ويصاحبُها غُنَّةٌ من الخيشوم .
سمَّى العلماءُ الجُزْءَ اللِّسانيَّ
من النُّونِ : النِّصفَ المُكمِّل .
وسمَّوا الجُزْءَ الخَيشوميَّ :
النِّصفَ المُكمَّل .

# نون کا مخرج

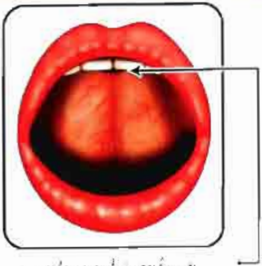



زبان کے کنارے کے ساتھ، لام کے مخرج
سے ذرا نیچے، اس کے سامنے والے مسوڑھے،
اور ساتھ میں ناک کے بانسے میں غنہ کی آواز۔
نون پڑھتے وقت، زبان کے استعمال ہونے
والی حصے کو، علماء: «نصف مُکمِّل» کہتے ہیں۔
اور جو ناک کا بانسہ استعمال ہوتا ہے، اسے
«نصف مُکمَّل» کہتے ہیں۔

# مَخرَجُ الرَّاءِ

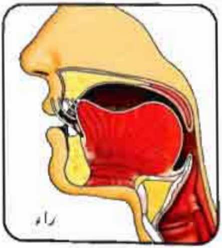



من طرف اللسان مع
ما يحاذيه من اللثة
قريبًا من مخرج النون

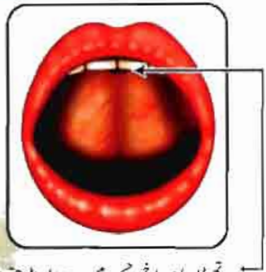


الفجوةُ التي يمرُّ منها جزءُ الصوتِ .
عند نُطق الراء والتي لولاها لانقفل
المخرجُ تمامًا ممّا يؤدّي إلى التكرير المَنهيِّ عنه

# راء کا مخرج




زبان کے کنارے کے ساتھ، نون کے
مخرج کے قریب، اس کے سامنے والے
مسوڑھے۔

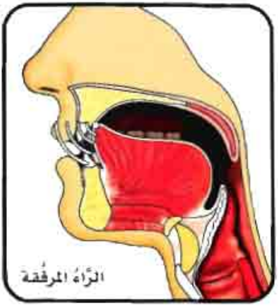


وہ تھوڑا سا سوراخ، جس میں سے راء پڑھتے وقت کچھ
آواز گزرتی ہے۔اور اگر یہ نہ ہو تو مخرج مکمل بند ہو
کر ، ایسا تکرار پیدا ہو جائے جس سے منع کیا گیا ہے۔

# مُقَارَنَةٌ بَيْنَ الرَّاءِ الْمُفَخَّمَةِ وَالرَّاءِ الْمُرَقَّقَةِ

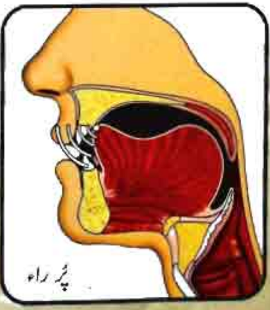
يصاحبُ الرَّاءَ المفخَّمةَ تقعُّرٌ لوسطِ اللّسانِ وتضيُّقٌ في الحَلْقِ بخلافِ المرقَّقة

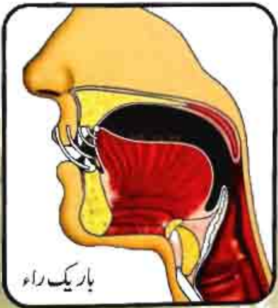


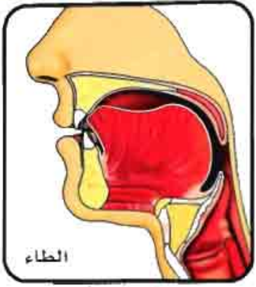

# پُر اور باریک راء کے درمیان موازنہ

باریک راء کے برخلاف، پُر پڑھتے وقت درمیان سے زبان نیچے کو جاتی ہے، اور حلق کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے۔



# مخرج الطَّاءِ والدَّالِ والتَّاءِ

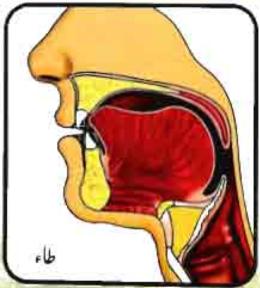






طَرَفُ اللِّسانِ مع أصولِ الثنايا العُليا

# طاء، دال اور تاء کا مخرج

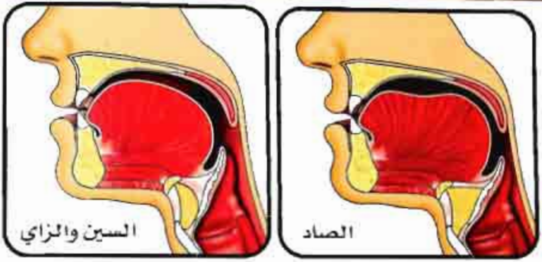






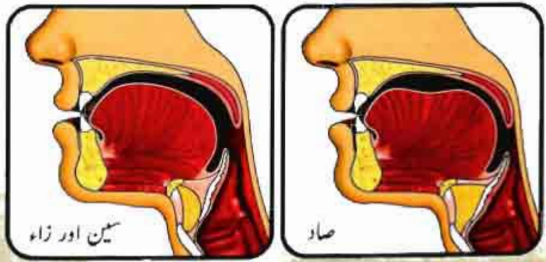
ثنایا عُلیا، یعنی اوپر والے اگلے دو دانتوں کی جڑوں کے ساتھ زبان کا کنارہ

# مَخرَجُ الصَّادِ وَالسِّينِ وَالزَّاي




منتهىٰ طرفِ اللِّسانِ مع أسفلِ الصفحةِ الداخليَّةِ للثنايا السُّفلىٰ
فيَخرجُ الصوتُ من فوقِها مارًّا بين الثنايا العُليا والسُّفلىٰ

# صاد، سین اور زاء کا مخرج




زبان کے کنارے کی انتہا کے ساتھ، اگلے نچلے دو دانتوں کی اندرونی جانب۔ چنانچہ آواز اس کے اوپر سے گزرتے ہوئے ثنایا عُلیا اور سُفلی کے درمیان میں سے نکلتی ہے۔

# مَخرَجُ الظَّاءِ وَالذَّالِ وَالثَّاءِ

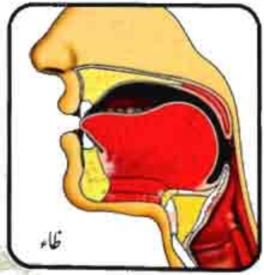






طرفُ اللّسانِ مع أطرافِ الثنايا العُليا

# ظاء، ذال اور ثاء کا مخرج

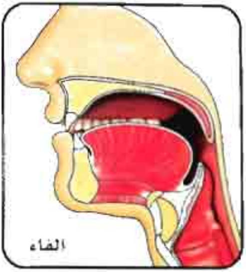






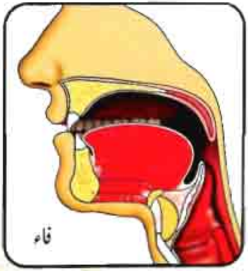
ثنایا عُلیا، یعنی اوپری اگلے دو دانتوں کے کناروں کے ساتھ زبان کا کنارہ

# مَخْرَجُ الْفَاءِ




من باطنِ الشَّفةِ السُّفلیٰ
مع أطرافِ الثنايا العُليا

# فاء کا مخرج




نچلے ہونٹ کے باطنی حصے کے ساتھ، اوپری دو دانتوں کے کنارے

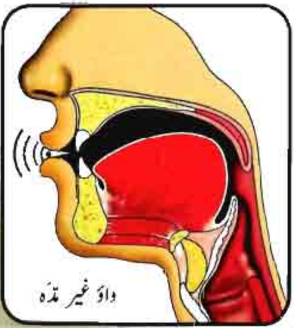
# مَخْرَجُ الوَاوِ غَيْرِ المَدِّيَّة






بانضمام الشفتَين إلى الأمام
مع ارتفاع أقصى اللّسان
وتقدَّمَ سببُ التفريق بينها
وبين الواوِ المدّيّة ص 80.

# واؤ غیر مدہ کا مخرج

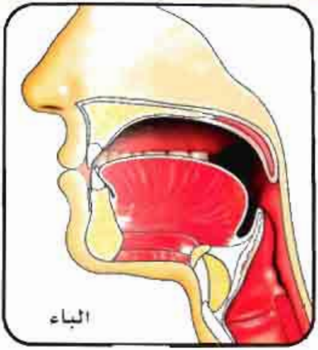





جب دونوں ہونٹوں کو آگے کی جانب کرکے (گولائی میں) ملایا جائے، اور ساتھ میں زبان کی جڑ اوپر کو اٹھے۔

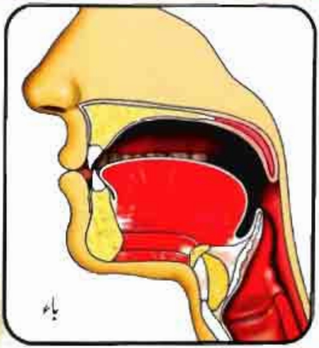
واؤ مدہ اور غیر مدہ کے درمیان فرق پہلے بیان ہو چکا۔ دیکھیے: (صفحہ نمبر ۸۰).

# مَخرَجُ البَاءِ



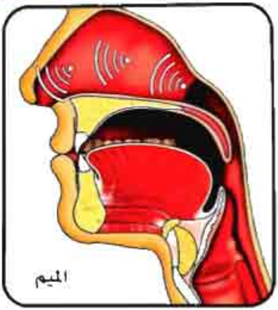

بانطباق الشفتّين على بعضهما

# باء کا مخرج




دونوں ہونٹوں کے آپس
میں ملنے سے

# مخرج الميم




بانطباق الشفتين

ويُصاحبُ ذلك غُنّةٌ من الخيشوم .

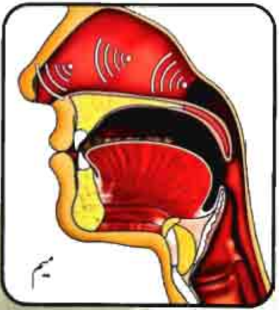
سمّى العلماءُ الجزء الشفويّ

من الميم : النصف المُكمّل .

وسمّوا الجُزء الخيشوميّ :

النّصف المُكمّل .

# میم کا مخرج




دونوں ہونٹوں کے آپس میں ملنے سے ادا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ناک کے بانسے سے غنہ بھی نکلتا ہے۔ علماء نے میم ادا کرتے ہوئے، ہونٹوں کے استعمال ہونے والے حصے کو: «نصف مُکمّل» کا نام دیا ہے۔

اور ناک کے بانسے والے حصے کو:

«نصف مُکمّل» کا نام دیا ہے۔

# الغُنَّةُ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهَا حَرْفًا

هي صوتٌ يَخرجُ من الخَيشوم ( التجويف الأنفي ) وتكونُ مصاحبةً للنون والميمِ في كلِّ أحوالِهما إلَّا أنَّ طُولَها يَختلفُ بحسَبِ وضعِهما كما سيأتي في بحث أزمنة الغُنن ص ( 256 )







# غنہ ایک حرف ہونے کے اعتبار سے

غنہ: ناک کے بانسے (ناک کے اندر کے خلاء) سے نکلنے والی آواز کو کہتے ہیں۔ اور تمام حالات میں ہمیشہ نون اور میم کے ساتھ ہی نکلے گا، البتہ اپنی جگہ کے اعتبار سے لمبا چھوٹا ہوگا،
چنانچہ غنوں کے اوقات کی بحث میں، عنقریب اس کا بیان آئے گا، دیکھیے صفحہ نمبر (۲۵۶)






7

# عربی حروف کی صفات
# صِفَاتُ الْحُرُوفِ الْعَرَبِيَّة

- عربی حروف کی صفات اور ان کی اقسام کے بیان کا مقصد
  الْمَقْصُودُ بِصِفَاتِ الْحُرُوفِ الْعَرَبِيَّةِ وَبَيَانُ أقسَامِهَا
- ہمس اور جہر
  الهَمسُ والجَهْرُ
- شدت اور نرمی اور بَینیّت ، یعنی درمیانہ پن
  الشُّدَّة والرَّخَاوَةُ وَالْبَيْنِيَّة
- صحیح حروف کے زمانوں کا پیمانہ
  قِيَاسُ أزْمِنَةِ الْحُرُوفِ الصَّحِيحَة
- استعلاء اور استفال
  الاِسْتِعْلَاءُ وَالِاسْتِفَال
- حروف استعلاء کو موٹا کرنے کے مراتب
  مراتِب التفخيم لِحُرُوفِ الاِسْتِعْلَاء
- وہ حروف جنھیں کبھی کبھی موٹا پڑھا جاتا ہے: الف لام اور راء
  الحُرُوفُ التي تُفخَّم أحْيَانًا (ر، ل، ا)
- اطباق اور انفتاح
  الإِطْبَاقُ والاِنْفِتَاح
- عربی حروف کی وہ صفات، جن کی ضد نہیں ہے
  صِفَاتُ الحُرُوفُ العربية التي لا ضِدَّ لَهَا
- عربی حروف کے مطابق ان کی صفات کی تقسیم
  تَوْزِيعُ الصِّفَاتِ عَلَى الحُرُوفِ الْعَرَبِيَّة

# المقصود بصفات الحروف العربية

نعني - في علم التجويد - بصفاتِ الحروفِ العربيَّةِ تلكَ الصفاتِ التي يؤثِّرُ الإخلالُ بها على صوتِ الحرفِ : كالهَمسِ والجَهرِ ، والاِستفالِ والاِستعلاء ، بخلافِ ألقابِ الحروفِ التي يُنسَبُ فيها الحرفُ إلىٰ حيِّزٍ معيَّنٍ في الفَمِ : كالحروفِ الشَّجْرِيَّةِ والنِّطْعيَّةِ .

# عربی حروف کی صفات کا مقصد

علم تجوید میں عربی حروف کی صفات سے مراد : ایسی صفات ہوتی ہیں جن میں خلل آجانا، حرف کی آواز پر اثر انداز ہوتا ہے، جیسے : ہمس، جہر، استفال واستعلاء، بخلاف حروف کے القاب کے کہ : ان میں کسی حرف کو منہ کے کسی خاص علاقے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جیسے حروف شجریہ اور نطعیہ۔

# صِفَاتُ الحُرُوفِ العَرَبِيَّةِ

- صفاتٌ لها ضدٌّ
- صفاتٌ لا ضدَّ لها

# عربی حروف کی صفات

- ایسی صفات جن کی ضد بھی ہے
- ایسی صفات، جن کی کوئی ضد نہیں

# الصِّفَاتُ المُتَضَادَّةُ لِلحُرُوفِ العَرَبِيَّةِ

١- الجَـهـرُ والهَمـس .

٢- الشِّدَّةُ والرَّخاوة والبَينيَّة .

٣- الاِستعلاءُ والاِستفال .

٤- الإطباقُ والاِنفتاح .

أمَّا صفتا الإذلاقِ والإصماتِ فهما من علم الصرفِ وليس لهما أثرٌ في النُّطق .

# عربی حروف کی متضادّہ صفات

١. جہر اور ہمس

٢. شدت ، رخاوت اور بَیْنِیَّت

٣. استعلاء اور استفال

٤. اطباق اور انفتاح

جبکہ اذلاق اور اصمات دو ایسی صفات ہیں جن کا تعلق علم «صَرف» سے ہے، اور بولنے میں ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

# صِفَاتُ الحُرُوفِ العَرَبِيَّةِ الَّتِي لاَ ضِدَّ لَهَا

١- الصَّفِير .

٢- القَلْقَلة .

٣- اللِّين .

٤- الإنحِراف .

٥- التَّكرير .

٦- التفشّي .

٧- الإستِطالة .

٨- الغُنَّة .

# عربی حروف کی وہ صفات جن کی کوئی ضد نہیں ہے

١. صفیر

٢. قلقلہ

٣. لین

٤. انحراف

٥. تکریر

٦. تفشّی

٧. استطالت

٨. غنہ

# الهمس والجهر

الحروف العربية من حيث جريان وانحباس النفس

| مهموسة ( ١٠ ) | مجهورة ( ١٩ ) |
|---|---|
| ( سَكَتَ فَحَثَّهُ شَخْصٌ ) | ( باقي الحروف ) |

# ہمس وجہر

سانس کے رکنے اور جاری رہنے کے لحاظ سے عربی حروف

| مہموسہ (١٠) | مجہورہ (١٩) |
|---|---|
| ( سَكَتَ فَحَثَّهُ شَخْصٌ ) | (باقی حروف) |

# اَلْهَمْسُ

هو الخفاءُ في السَّمع نتيجةَ انفتاحِ الوترين الصوتيَين وعدمِ اهتزازِهما وجريانٍ كثيرٍ لهواء النَّفَس .

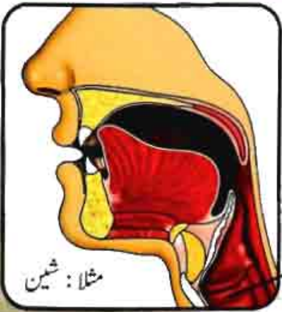





صُورةٌ حقيقيّةٌ للأوتارِ الصوتيّةِ حالة الهَمْس

# ہمس

سانس کی کافی ساری ہوا کے گزرنے، اور دونوں صوتی دھاگوں کے کھلنے اور ان کی اضطراری حرکت نہ ہونے کے نتیجے میں ،سننے میں خفا آجانا: ہمس کہلاتا ہے






ہمس کی حالت میں صوتی دھاگوں کی حقیقی صورت

# الجَهرُ

هو الوضوحُ في السّمع نتيجة تضامّ الوترَين الصوتيّين واهتزازهما وانحباس كثيرٍ لهواء النفس .

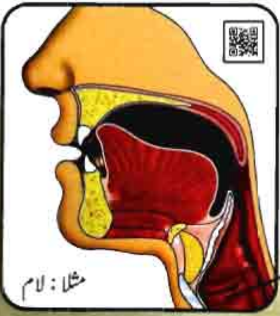





صورةٌ حقيقيّةٌ للأوتار الصوتيّة حالة الجهر

# جہر

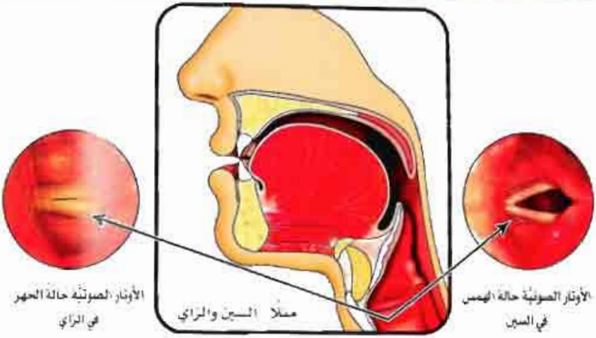
سانس کی کافی ساری ہوا کے رکنے، اور دونوں صوتی دھاگوں کے مضبوطی سے ملنے، اور ان کی اضطراری حرکت ہونے کے نتیجے میں سننے میں آواز کا ظاہر ہونا: جہر کہلاتا ہے



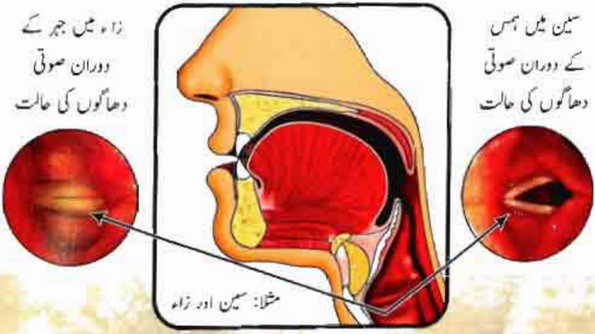



جہر کی حالت میں صوتی دھاگوں کی حقیقی صورت

# وَضعُ الوَترَينِ الصَّوتيَينِ حَالتيِ الهَمسِ والجَهرِ




# حالتِ ہمس اور جہر میں صوتی دھاگوں کی وضع



# الشِّدَّةُ و الرَّخَاوَةُ و البَيْنِيَّةُ

## الحُرُوفُ العَرَبِيَّةُ مِنْ حَيْثُ مُرُورِ الصَّوْتِ فِي المَخْرَج

| شديدة | بين الشديدة والرَّخوة | رخوة |
|---|---|---|
| ( أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ ) | ( لِنْ عُمَرْ ) | ( باقي الحروف ) |

# شدّت، رخاوت اور بینیّت

## مخرج میں آواز کے گزرنے کے لحاظ سے عربی حروف

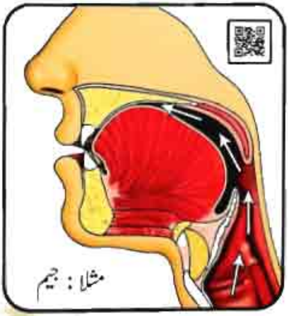
| شدیدہ | شدیدہ اور رِخوہ کے درمیان | رِخوہ |
|---|---|---|
| ( أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ ) | ( لِنْ عُمَرْ ) | ( باقی حروف ) |

# الشِّدَّةُ




هي انحباسُ جريانِ الصوتِ
عندَ النُّطقِ بالحرفِ الشّديد
نتيجةَ غَلْقِ المَخرجِ

# شِدَّت




حرفِ شدید کو بولتے وقت ، مخرج
کے بند ہونے کے نتیجے میں ، آواز کا
جریان رک جانے کو شِدّت کہتے ہیں،

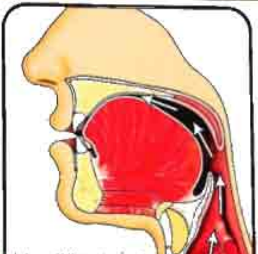
## الحُرُوفُ الشَّدِيدَة : أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ

| مجهورة | مهموسة |
| --- | --- |
| ( قُطْبُ جَدٌّ + الهمزة ) | ( ك ، ت ) |

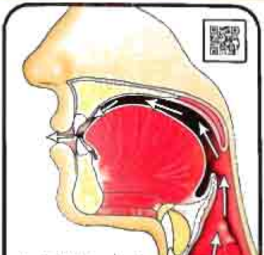
## حروف شدیده ( أَجِدُ قَطٍ بَكَتْ )

| مجہورہ | مہموسہ |
| --- | --- |
| ( قُطْبُ جَدٌّ + الهمزة ) | ( ك ، ت ) |

# إِنْطِلَاقُ الصَّوْتِ بَعْدَ انْحِبَاسِهِ فِي الْحَرْفِ الشَّدِيدِ الْمَجْهُورِ



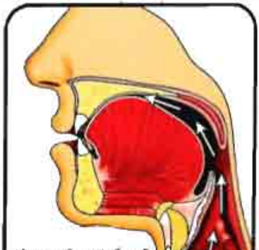
الجيم عند انطلاق صوتها



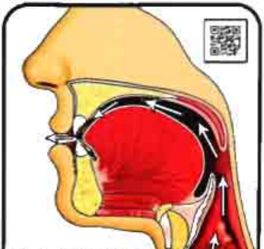
الجيم بعد انطلاق الصوت

ضغطُ الصوتِ المحبوسِ خلفَ المخرجِ وانطلاقُه يُحدِّدانِ معالمَ الصَّوت

## حروف شدیدہ مجہورہ میں آواز رکنے کے بعد اس کا جاری ہونا



آواز کے پھیلاؤ کے وقت جیم

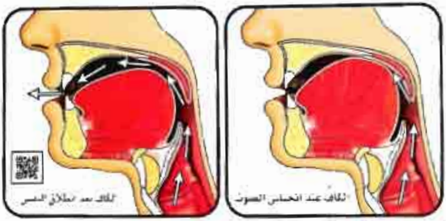


آواز کے پھیلاؤ کے بعد جیم

مخرج کے پیچھے رکی ہوئی آواز کا دباؤ اور پھیلاؤ آواز کے نقوش کی حدود متعین کرتے ہیں

# انطلاق النفس بعد انحباس الصوت في الحرف الشديد المهموس

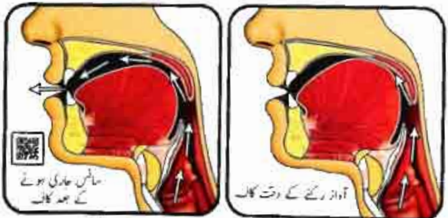
فائدة: الشدة والهمس في الكاف والتاء صفتان على الترتيب، فهذان الحرفان شديدان في أولهما، مهموسان في آخرهما.




جريان النفس بعد انحباس الصوت في المخرج عند نطق الحرف الشديد المهموس، وذلك في الكاف والتاء.

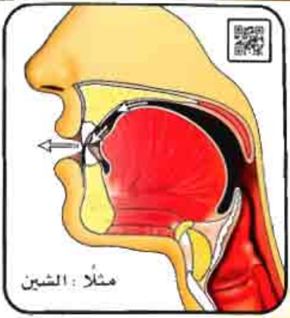
# حروف شدیدہ مہموسہ میں آواز رکنے کے بعد سانس کا جاری ہونا

فائدہ: کاف اور تاء میں شدت اور ہمس کی صفات بالترتیب ہیں۔ اور یہ دونوں حرف شروع میں شدیدہ، اور آخر میں مہموسہ ہیں۔



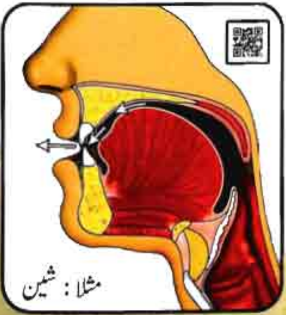

حروف شدیدہ مہموسہ بولتے ہوئے ان کے مخرج میں آواز کے رکنے کے بعد، سانس کا جاری ہونا۔ اور یہ کاف اور تاء میں ہوتا ہے۔

# الرَّخَاوَةُ




هي الجريانُ التامُّ لصوتِ
الحرف الرِّخوِ عندَ مروره
في المَخرج

# رَخاوت (نرمی)




اپنے مخرج میں سے گزرتے
وقت، نرم حروف کی آواز کے
مکمل جاری ہونے کو کہتے ہیں۔

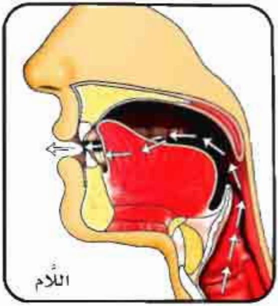
# البَيْنِيَّةُ

هي الجَرَيانُ الجُزئيُّ للصَّوتِ في مخرجِ الحرفِ البَيني بسببِ عدمِ كمالِ غَلقِه

# بَیْنِیَّت (یعنی درمیانہ پن)

مخرج کے مکمل بند نہ ہونے کے سبب، بینی حرف کے مخرج میں، آواز کے جزوی طور پر جاری ہونے کو بَیْنِیَّت کہتے ہیں۔

# البَيْنِيَّةُ فِي حَرْفِ اللَّامِ



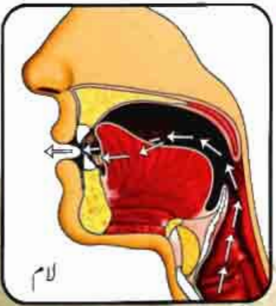

الجريانُ الجزئيُّ للصوت عند نُطق اللام

بسببِ اعتراضِ طرَفِ اللسان لخروجه



منظرٌ أماميٌّ للفم أثناءَ نطقِ حرفِ اللّام

# حرف لام میں بَیْنِیّت

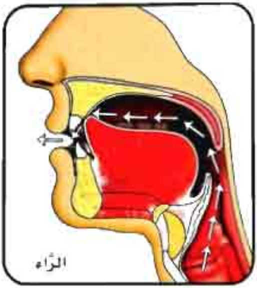



لام بولتے ہوئے ، زبان کے کنارے کے آڑے آجانے کی وجہ سے، اس کے خارج ہونے میں آواز کا جزوی طور پر جاری ہونا۔



حرف لام کو بولتے ہوئے منہ کا
سامنے کا منظر

# البَيْنِيَّةُ فِي حَرْفِ الرَّاءِ

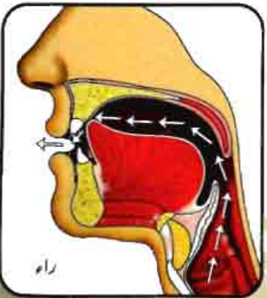



الجريانُ الجزئيُّ للصوتِ عند نُطقِ الراء بسببِ اعتراضِ أغلبِ طرفِ اللسانِ لخروجه



منظرٌ أماميٌّ لنطقِ الراءِ يُبيِّنُ بقاءَ فجوة عندَ منتهى طرفِ اللسانِ يمرُّ منها جزءُ الصوت

# حرف راء میں بَیْنِیَّت

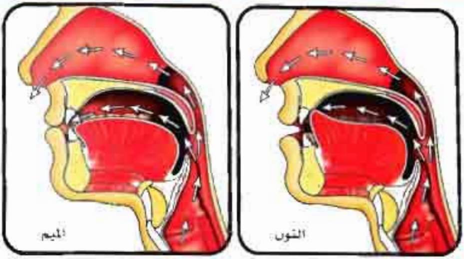



راء بولتے ہوئے، زبان کے غالب کنارے کے آڑے آ جانے کی وجہ سے، اس کے خارج ہونے میں آواز کا جزوی طور پر جاری ہونا



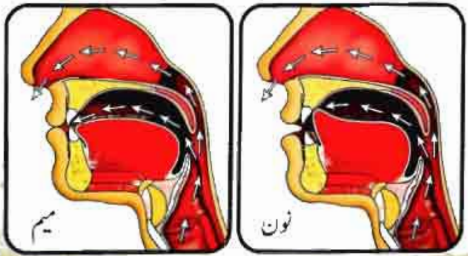
حرف راء کو بولتے ہوئے منہ کا سامنے کا منظر، زبان کے کنارے کے آخری حصے کے پاس خلا کے باقی رہنے کو واضح کرتے ہوئے، جس سے کچھ آواز گزرتی ہے

# البِنْيَةُ فِي حَرْفَيِ النُّونِ وَالمِيمِ




الجريانُ الجزئيُّ للصوت عندَ نُطقِ النونِ والميم بسببِ انفتاحِ الجزءِ الخَيشوميِّ ( الغُنَّة ) وانغلاقِ الجزءِ الفَمَويِّ منهما

# حرف نون اور میم میں بَنیّت




نون اور میم کو پڑھتے ہوئے، منہ والے حصے کے بند ہونے، اور ناک کے بانسے والے حصے کے کھلنے (یعنی غنے) کی وجہ سے کسی قدر آواز کا جزوی طور پر جاری ہونا

# البَيْنِيَّةُ فِي حَرْفِ العَيْنِ




الجريانُ الجزئيُّ للصوتِ عندَ نُطقِ العَينِ
بسببِ رجوعِ لسانِ المزمارِ إلى الخلفِ

# حرف عین میں بینیت




عین کو پڑھتے ہوئے بانسری کی زبان کے پیچھے کی جانب ہو جانے کی وجہ سے کسی قدر آواز کا جزوی طور پر جاری ہونا

# قِيَاسُ أَزْمِنَةِ الحُرُوفِ الصَّحِيحَةِ

- أزمنةُ الحروفِ المتحرِّكةِ متساويةٌ
  ﴿ كُتِبَ ﴾
- أزمنةُ الحروفِ الساكنةِ يتناسبُ طولُها مع جريانِ الصوتِ بها
  ﴿ يَسْتَبْشِرُونَ ﴾

# صحیح حروف کے زمانے کا اندازہ

- متحرک حروف کا زمانہ برابر ہوتا ہے:
  ﴿ كُتِبَ ﴾
- ساکن حروف کی زمانی لمبائی، آواز کے ان حروف کے ساتھ جاری ہونے کی نسبت سے ہوتی ہے:
  ﴿ يَسْتَبْشِرُونَ ﴾

# أَزْمِنَةُ الحُرُوفِ المُتَحَرِّكَةِ

تكونُ أزمنةُ الحروفِ المتحرِّكةِ متساويةً ضِمْنَ المرتبةِ الواحدةِ من مراتبِ القراءة ، أي أنَّ :

زمنَ الحرفِ المفتوح = زمنَ الحرفِ المضموم = زمنَ الحرفِ المكسورِ

﴿ كُتِبَ ﴾ ﴿ يَعِظُكُمْ ﴾ ﴿ سُئِلَتْ ﴾

# متحرک حروف کے زمانے

متحرک حروف کے زمانے ، قراءت کے مراتب میں سے ایک ہی مرتبے کے برابر ہوں گے، یعنی:

مفتوح حرف کا زمانہ = مضموم حرف کا زمانہ = مکسور حرف کا زمانہ

﴿ كُتِبَ ﴾ ﴿ يَعِظُكُمْ ﴾ ﴿ سُئِلَتْ ﴾

# أَخْطَاءُ زَمَنِيَّةٌ تَقَعُ عِنْدَ أَدَاءِ الْحُرُوفِ بِحَرَكَةٍ

١- تطويلُ زمنِ حرفٍ متحرِّكٍ عن أزمنةِ ما جاوره من الحروفِ المتحرِّكة خطأٌ في القراءة، سمَّاه العلماءُ: التمطيط أو: الإدخال، وذلك نحو:

﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ ← تنطق خطأ ← ( فَمَان يَعْمَلْ )

﴿ كُنتُمْ ﴾ ← تنطق خطأ ← ( كُونتُمْ )

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ ﴾ ← تنطق خطأ ← ( إِينَّ الَّذِينَ )

٢- تَقصيرُ زمنِ حرفٍ متحرِّكٍ عن أزمنةِ ما جاوره من الحروفِ المتحرِّكة خطأٌ في القراءة، سمَّاه العلماءُ: الاختلاس، وذلك نحو:

﴿ يَأْمُرُكُمْ ﴾ ﴿ خَلَقَكُمْ ﴾ ﴿ يَعِدُكُمُ ﴾

# وہ زمانی غلطیاں، جو متحرک حروف کو ادا کرتے وقت سرزد ہوتی ہیں

١. کسی متحرک حرف کی زمانی لمبائی کو، اس کے ساتھ والے متحرک حروف کے زمانے سے زیادہ کر دینا: قراءت کی غلطی کہلاتا ہے، علماء اسے «تمطیط» یا «اِدخال» کہتے ہیں، جیسے:

﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ ← کو غلطی سے یوں پڑھا جائے ← ( فَمَان يَعْمَلْ )

﴿ كُنتُمْ ﴾ ← کو غلطی سے یوں پڑھا جائے ← ( كُونتُمْ )

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ ﴾ ← کو غلطی سے یوں پڑھا جائے ← ( إِينَّ الَّذِينَ )

٢. کسی متحرک حرف کی زمانی لمبائی کو، اس کے ساتھ والے متحرک حروف کے زمانے سے کم کر دینا: قراءت کی غلطی کہلاتا ہے، علماء اسے «اِختلاس» کہتے ہیں، جیسے:

﴿ يَأْمُرُكُمْ ﴾ ﴿ خَلَقَكُمْ ﴾ ﴿ يَعِدُكُمُ ﴾

# قياس أزمنة الحروف الصحيحة الساكنة

١- زمنُ الحرفِ الرِّخوِ أطولُ من زمنِ الحرفِ البَينيِّ .

٢- زمنُ الحرفِ البَينيِّ أطولُ من زمنِ الحرفِ الشديد .

٣ قياسُ أزمنةِ الحروفِ الصَّحيحةِ الساكنةِ يتناسبُ مع سرعة القراءة ، تحقيقًا وتدويرًا وحدرًا .




يبقى هذا التناسبُ بين أزمنةِ الحروفِ الصحيحةِ الساكنةِ مهما كانت سُرعةُ القراءة

## صحیح ساکن حروف کے زمانوں کا اندازہ

۱. حرف رخوہ کا زمانہ، حرف بینی سے لمبا ہو گا۔

۲. حرف بینی کا زمانہ ، حرفِ شدید سے زیادہ لمبا ہو گا

۳. صحیح ساکن حروف کے زمانوں کا اندازہ تحقیق، تدویر اور حدر کی قراء ت کی رفتار کے مناسب ہو گا




قراءت کی رفتار خواہ کچھ ہی ہو، صحیح ساکن حروف کے درمیان زمانی تناسب باقی ہی رہتا ہے

# تَدْرِيبٌ عَلَى أَزْمِنَةِ الْحُرُوفِ الصَّحِيحَةِ السَّاكِنَةِ

## سُورَةُ الشَّرْحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ﴿٨﴾

# صحیح ساکن حروف کے زمانوں کی مشق

## سُورَةُ الشَّرْحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَب ﴿٨﴾

# اَلْاِسْتِعْلَاءُ وَالْاِسْتِفَالُ

## الْحُرُوفُ الْعَرَبِيَّةُ مِنْ حَيْثُ اتِّجَاهُ الصَّوْتِ

**مُستعلية**

يتصعَّدُ الصَّوتُ عند النُّطق بها
إلى الحَنَك الأعلى
( خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ )

**مُستفلة**

لا يتصعَّدُ الصَّوتُ عند النُّطق بها
إلى الحَنَك الأعلى
( باقي حروف الهجاء )

# اِستعلاء اور اِستفال

## عربی حروف، باعتبار صوتی میلان

**مُستعلیہ :**

ان حروف کو بولتے ہوئے آواز اوپری تالو
کی جانب اٹھتی ہے:۔
( خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ )

**مستفلہ :**

ان حروف کو بولتے ہوئے آواز اوپری تالو
کی جانب نہیں اٹھتی:
( باقی حروف ہجاء )

# المُستَعلي و المُستَفِل مِن حيث اتّجاهُ الصَّوتِ




تصعُّدُ الصَّوتِ بحرفٍ مستعلٍ




انحدارُ الصَّوتِ بحرفٍ مستفِلٍ

# صوتی میلان کے لحاظ سے مُستعلیہ اور مُستفلہ




مستعلیہ حروف کے ساتھ آواز کا اٹھنا




مستفلہ حروف کے ساتھ آواز کا نیچے کو اترنا

# التَّفخيمُ

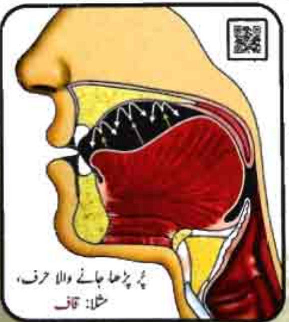


حرفٌ مُفخّمٌ ، مثلاً : القاف

التفخيمُ لغةً : التعظيم .

واصطلاحًا : هو سِمَنٌ يَعتري الحرفَ فيمتلئُ الفَمُ بصداه وذلك لتضيُّقِ الحَلْق ، وتصعُّدِ صوتِ الحرفِ إلىٰ قُبَّةِ الحنَكِ وهو مُستَحِقُّ الاستعلاء .

# تفخیم

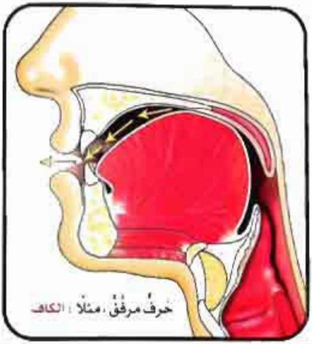


پُر پڑھا جانے والا حرف،
مثلاً: قاف

لغت میں تفخیم: بھاری کرنے کو کہتے ہیں۔

اوراصطلاح میں: حرف کو پیش آنے والا پھلاؤ ہے، چنانچہ حلق کے تنگ ہو جانے اور حرف کی آواز کے تالو کے گنبد کی طرف چڑھنے کی وجہ سے، منہ حرف کی آواز سے بھر جاتا ہے، اور وہ حرف (مُسْتَحِقُّ الاسْتِعْلَاء) ہوتا ہے، یعنی: ایسے حرف کی لازمی صفت استعلاء ہے۔

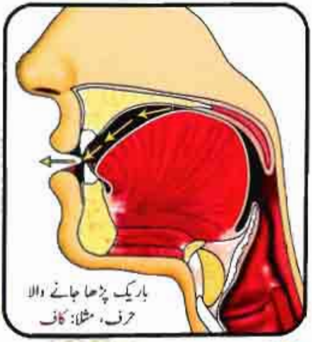
# التَّرقِيقُ




**التَّرقيقُ** : هو نُحُولٌ يَعترِي الحرفَ فلا يمتلِئُ الفَمُ بِصَداه وذلك لعدمِ تضيُّقِ الحَلْقِ ، وعدمِ تصعُّدِ صوتِ الحرفِ إلىٰ قُبَّةِ الحَنَكِ .

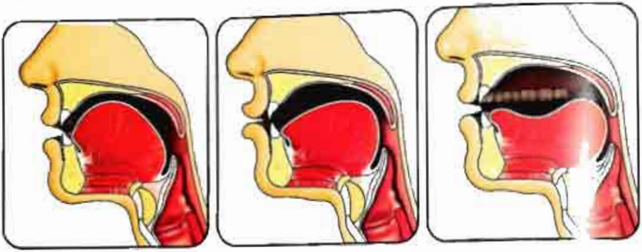
وهو **مُستَحَقُّ الاِستفال** .

# ترقیق



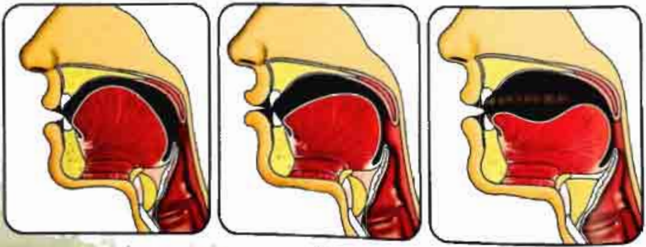

**ترقیق:** حرف کی ایسے نرم اور کمزور طریقے سے ادائی ہے کہ نہ تو حلق میں تنگی آتی ہے، اور نہ ہی حرف کی آواز تالو کے گنبد کی طرف چڑھتی ہے، چنانچہ منہ حرف کی آواز سے بھرتا بھی نہیں ہے۔ ایسا حرف **(مُسْتَحِقُّ الِاسْتِفَال)** ہوتا ہے، یعنی : ایسے حرف کی لازمی صفت استفال ہے۔

# شكل الفم عند نطق الحرف المفخم بحركاته الثلاث



المفتوح — المضموم — المكسور

# پُر حروف کی تین حرکتیں پڑھتے وقت، منہ کی شکلیں



مفتوح — مضموم — مکسور

# مَرَاتِبُ التَّفْخِيمِ لِحُرُوفِ الاِسْتِعْلَاءِ

لأئمّةِ التجويدِ في تفخيمِ حروفِ الاستعلاءِ مذهبانِ :

المذهبُ الأوّل : لأبي الأصبَغ عبدِ العزيزِ بنِ عليِّ السُّماتيِّ الإشبيليِّ المعروفِ بابنِ الطحّان ( ت ٥٦١ هـ ) .

المذهبُ الثاني : لإمامِ القرّاءِ وحُجّتِهم محمدِ بنِ الجزريّ ( ت ٨٣٣ هـ ) .

وإليكَ تفصيلَ كِلا المذهبَيْن :

# حروف مستعلیہ کو پر پڑھنے کے مراتب

حروف مستعلیہ کو پُر پڑھنے کے بارے میں، ائمہ تجوید کے دو مذہب ہیں:

پہلا مذہب:

ابو اصبغ عبد العزیز بن علی سُماتی اشبیلی، معروف بہ «ابن طحان» (ت: ۵۶۱ھ) کا ہے۔

دوسرا مذہب:

حجۃ القرّاء اور مشہور امام محمد بن محمد جزری (ت: ۸۳۳ ھ) کا ہے۔

ذیل میں دونوں مذاہب کی تفصیل ملاحظہ کیجیے:

## مَرَاتِبُ التَّفْخِيمِ لِحُرُوفِ الِاسْتِعْلَاءِ — المَذْهَبُ الأَوَّلُ

١ - المفتوح، نحو: ﴿قَالَ﴾ ﴿قَدْ﴾

٢ - المضموم، نحو: ﴿يَقُولُ﴾

٣ - المكسور، نحو: ﴿قِيلَ﴾

أمّا الساكن فيُعتبر مشكولاً بحركة ما قبله، نحو:

﴿يَقْطَعُونَ﴾ ﴿سُقْنَهُ﴾ ﴿شِقْوَتُنَا﴾

## حروف مستعلیہ کو پُر پڑھنے کے مراتب: پہلا مذہب

١. مفتوح، جیسے: ﴿قَالَ﴾ ﴿قَدْ﴾

٢. مضموم، جیسے: ﴿يَقُولُ﴾

٣. مکسور، جیسے: ﴿قِيلَ﴾

اور جو ساکن ہو، تو ما قبل کی لکھی ہوئی حرکت کا اعتبار کیا جائے گا، جیسے:

﴿يَقْطَعُونَ﴾ ﴿سُقْنَهُ﴾ ﴿شِقْوَتُنَا﴾

## مَرَاتِبُ التَّفْخِيمِ لِحُرُوفِ الاِسْتِعْلَاءِ — المَذْهَبُ الثَّانِي

١ - ممنوحٌ بعده ألف، نحو: ﴿قَالَ﴾
٢ - ممنوحٌ ليس بعده ألف، نحو: ﴿قَدْ﴾
٣ - المضموم، نحو: ﴿يَقُولُ﴾
٤ - الساكنُ، نحو: ﴿يَقْطَعُونَ﴾ ﴿سَقَتْهُ﴾ ﴿يَثْقُونَا﴾
٥ - المكسور، نحو: ﴿قِيلَ﴾

قال العلامة الشيخ محمد بن أحمد المتولي (ت: ١٣١٣هـ) في مراتب التفخيم لحروف الاستعلاء:

ثُمَّ الْمُفَخَّمَاتُ عَنْهُمْ آتِيَةْ ... عَلَى مَرَاتِبَ ثَلَاثٍ، وَهِيَهْ
مَفْتُوحُهَا، مَضْمُومُهَا، مَكْسُورُهَا ... وَتَابِعٌ مَا قَبْلَهُ سَاكِنُهَا
فَمَا أَتَى مِنْ قَبْلِهِ مِنْ حَرَكَةْ ... فَافْرِضْهُ مُشْكَلًا بِتِلْكَ الْحَرَكَةْ
وَقِيلَ: بَلْ مَفْتُوحُهَا مَعَ الْأَلِفْ ... وَبَعْدَهُ الْمَفْتُوحُ مِنْ دُونِ أَلِفْ
مَضْمُومُهَا، سَاكِنُهَا، مَكْسُورُهَا ... فَهَذِهِ خَمْسٌ أَتَاكَ ذِكْرُهَا
فَهِيَ وَإِنْ تَكُنْ بِأَدْنَى مَنْزِلَةْ ... فَخِيمَةٌ قَطْعًا مِنَ الْمُسْتَفِلَةْ
فَلَا يُقَالُ: إِنَّهَا رَقِيقَةْ ... كَضِدِّهَا، تِلْكَ هِيَ الْحَقِيقَةْ

## حروف مستعلیہ کو پر پڑھنے کے مراتب: دوسرا مذہب

١. ایسا مفتوح، جس کے بعد الف ہو، جیسے: ﴿قَالَ﴾
٢. ایسا مفتوح، جس کے بعد الف نہ ہو، جیسے: ﴿قَدْ﴾
٣. مضموم، جیسے: ﴿يَقُولُ﴾
٤. ساکن، جیسے: ﴿يَقْطَعُونَ﴾ ﴿سَقَتْهُ﴾ ﴿يَثْقُونَا﴾
٥. مکسور، جیسے: ﴿قِيلَ﴾

علامہ شیخ محمد بن احمد متولی رحمہ اللہ (ت: ١٣١٣ھ) نے حروف استعلاء کی تفخیم کے مراتب کو عربی اشعار میں بیان کیا ہے

# اَلْحُرُوفُ الْعَرَبِيَّةُ

- مُستعلِية ( خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ )
  - مُفخَّمَة دائِمًا
- مُستفِلة ( بقية الحروف )
  - تُفخَّمُ أحيانًا ( ا ، ل ، ر )
  - مُرقَّقة دائمًا ( بقيَّة الحروف المُستفِلة )

# حروف عربیہ

- مستعلیہ ( خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ )
  - ہمیشہ پُر
- مستفلہ ( باقی حروف )
  - کبھی کبھی پُر ( ا ، ل ، ر )
  - ہمیشہ باریک ( باقی حروف مستفلہ )

# حُكْمُ الأَلِف

تكونُ الألفُ تابعةً للحرفِ الذي قبلَها من حيثُ التفخيمُ والترقيقُ :

فتُفخَّمُ بعدَ المفخمِ، نحو : ﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ وَٱلْقَآئِمِينَ ﴾ ﴿ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴾

﴿ مِنَ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ يُرَآءُونَ ﴾

وتُرقَّقُ الألفُ بعدَ المُرقَّقِ، نحو : ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ ﴾

﴿ إِيَّاكَ ﴾ ﴿ مِنَ ٱلسَّمَآءِ ﴾ ﴿ ٱلنَّاسِ ﴾

# الف کا حکم

الف باریک اور پُر پڑھنے میں اپنے ما قبل حرف کے تابع ہوا کرتا ہے،

چنانچہ پُر پڑھے جانے والے حرف کے بعد پُر پڑھا جائے گا، جیسے :

﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ وَٱلْقَآئِمِينَ ﴾ ﴿ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ﴾

﴿ مِنَ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ يُرَآءُونَ ﴾

اور باریک حرف کے بعد، الف کو بھی باریک پڑھا جائے گا، جیسے :

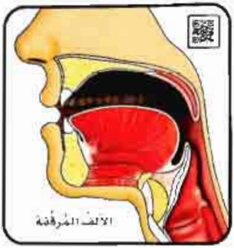
﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ ﴾

﴿ إِيَّاكَ ﴾ ﴿ مِنَ ٱلسَّمَآءِ ﴾ ﴿ ٱلنَّاسِ ﴾

# شكل اللسان عند نطق الألف المفخمة والمرققة

يصاحبُ الألفَ المفخّمةَ تقعّرٌ لوسطِ اللسانِ وتضييقٌ في الحلْقِ بخلافِ المرقّقة




## پُر اور باریک الف پڑھتے وقت زبان کی شکلیں







باریک الف کے برخلاف، پُر الف کو پڑھتے وقت زبان کا درمیان نیچے کو ہو جاتا ہے، اور حلق تنگ ہو جاتا ہے۔

# حُكمُ اللَّام

تُفخِّمُ العربُ اللّامَ بإجماعٍ مِن لفظِ الجلالةِ ( اللّه ) وذلك إذا سُبِقَ بفتحةٍ أو بضمّة ، نحو :

﴿ هُوَ ٱللَّهُ ﴾ ﴿ سَيُؤْتِينَا ٱللَّهُ ﴾

﴿ وَإِذْ قَالُوا۟ ٱللَّهُمَّ ﴾ ﴿ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ﴾

أمّا إن سُبِقَ لفظُ الجلالةِ بكسرةٍ فتبقىٰ اللّامُ علىٰ أصلِها من التَّرقيق ، نحو :

﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ أَفِى ٱللَّهِ شَكٌّ ﴾ ﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ ﴾

# لام کا حکم

جب بھی لفظ جلالہ «اللہ» سے پہلے زبر یا پیش ہو، تو عربوں کا اجماع ہے کہ: لام کو پُر پڑھا جائے گا، جیسے:

﴿ هُوَ ٱللَّهُ ﴾ ﴿ سَيُؤْتِينَا ٱللَّهُ ﴾

﴿ وَإِذْ قَالُوا۟ ٱللَّهُمَّ ﴾ ﴿ وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ﴾

اور اگر لفظ جلالہ «اللہ» سے پہلے زیر ہو، تو لام اپنی اصل پر رہے گا، یعنی باریک پڑھا جائے گا، جیسے:

﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾ ﴿ أَفِى ٱللَّهِ شَكٌّ ﴾ ﴿ قُلِ ٱللَّهُمَّ ﴾

# شَكْلُ اللِّسَانِ عِنْدَ نُطْقِ اللَّامِ الْمُفَخَّمَةِ وَالْمُرَقَّقَةِ

يصاحبُ اللّامَ المفخّمةَ تقعّرٌ لوسطِ اللّسانِ وتضيّقٌ في الحلْقِ بخلافِ المرقّقة

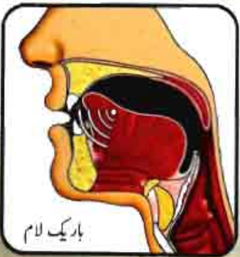






## پُر اور باریک لام پڑھتے وقت زبان کی شکل




باریک لام کے برخلاف، پُر لام کو پڑھتے وقت زبان کا درمیان نیچے کو ہو جاتا ہے، اور حلق تنگ ہو جاتا ہے

# راء کے احکام

١. آٹھ حالتوں میں راء کو پر پڑھا جائے گا
٢. چار حالات میں راء کو باریک پڑھا جائے گا
٣. دو حالتوں میں دونوں وجہیں جائز ہیں

# راء کو پُر پڑھنے کے حالات

١. جب راء پر زبر ہو، جیسے: ﴿رَمَضَانَ﴾
٢. جب راء ساکن ہو، اور اس کا ما قبل مفتوح ہو، جیسے: ﴿مَرْيَمَ﴾
٣. جب راء ساکن ہو، اور اس کا ما قبل بھی ساکن ہو، لیکن یا کے علاوہ ہو، اور اس کا ما قبل مفتوح ہو، جیسے: ﴿وَالْعَصْرِ﴾
٤. جب راء پر ضمہ ہو، جیسے: ﴿كَفَرُوا﴾
٥. جب راء ساکن ہو، اور اس کا ما قبل مضموم ہو، جیسے: ﴿الْقُرْءَانَ﴾
٦. جب راء ساکن ہو، اور اس سے قبل ساکن ہو، اور اس کا ما قبل مضموم ہو، جیسے: ﴿خُسْرٍ﴾
٧. جب راء ساکن ہو، اور اس سے قبل عارضی کسرہ ہو، خواہ لفظا ہو، خواہ تقدیرا ہو، جیسے: ﴿ارْجِعُوا﴾ ﴿الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ﴾
٨. جب راء ساکن ہو، اور اس کا ما قبل مکسور ہو، اور اس کے بعد اسی کلمے میں ایسا حرف استعلاء ہو جس پر کسرہ نہ ہو، جیسے: ﴿وَإِرْصَادًا﴾ ﴿قِرْطَاسٍ﴾ ﴿فِرْقَةٍ﴾

# أَحْكَامُ الرَّاءِ

١- تُفخَّمُ الراءُ في ( ٨ ) حالات .

٢- وتُرقَّقُ في ( ٤ ) حالات .

٣- ويجوزُ الوجهانِ في حالتَين ( ٢ ) .

# حَالَاتُ تَفْخِيمِ الرَّاءِ

١ - إذا كانتِ الراءُ مفتوحة ، نحو : ﴿ رَمَضَانَ ﴾

٢ - إذا كانت ساكنةً وقبلَها مفتوحٌ ، نحو : ﴿ مَرْيَمَ ﴾

٣ - إذا سكنتِ الرَّاءُ وقبلَها ساكنٌ غيرُ ياءٍ ، وقبلَه مفتوحٌ : ﴿ وَٱلْعَصْرِ ﴾

٤ - إذا كانتِ الراءُ مضمومةً ، نحو : ﴿ كَفَرُوا ﴾

٥ - إذا كانت ساكنةً وقبلَها مضمومٌ ، نحو : ﴿ ٱلْقُرْءَانَ ﴾

٦ - إذا سكنتِ الرَّاءُ وقبلَها ساكنٌ ، وقبلَه مضمومٌ ، نحو : ﴿ خُسْرٍ ﴾

٧ - إذا كانتِ الراءُ ساكنةً وقبلَها كسرةٌ عارضةٌ ، ملفوظةٌ أو مُقدَّرة ،
نحو : ﴿ ٱرْجِعُوٓا ﴾ ﴿ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ ﴾

٨ - إذا كانتِ الرَّاءُ ساكنةً وقبلَها مكسور ، وبعدَها حرفُ استعلاءٍ غيرُ مكسور في الكلمةِ نفسِها ، نحو : ﴿ وَإِرْصَادًا ﴾ ﴿ قِرْطَاسٍ ﴾ ﴿ فِرْقَةٍ ﴾

## راء کو باریک پڑھنے کے حالات

۱. جب راء پر کسرہ ہو، جیسے: ﴿كَرِيمٌ﴾ ﴿رِيحٌ﴾

۲. جب راء ساکن ہو، اور اس سے قبل اصلی کسرہ ہو، اور اس کے بعد حرفِ استعلاء نہ ہو، جیسے: ﴿فِرْعَوْنَ﴾

۳. جب راء ساکن ہو، اور اس سے قبل ایسا ساکن حرف ہو جو حرفِ مستعلیہ نہ ہو، اور اس کا ما قبل مکسور ہو، جیسے: ﴿حِجْرٌ﴾ ﴿قَدِيرٌ﴾

٤. جب راء ساکن ہو، اور اس سے پہلے یاء لین ہو، جیسے: ﴿خَيْرٌ﴾ ﴿لَا ضَيْرَ﴾

## راء کو پُر اور باریک پڑھنے کے جواز کی صورتیں

۱. جب راء ساکن ہو، اور اس سے پچھلے حرف کے نیچے کسرہ ہو، اور اس کے بعد مکسور حرفِ استعلاء ہو۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وصلی، یا وقف بالرَّوم کی حالت میں ہو گا:

﴿فِرْقٍ كَالطَّوْدِ﴾

اور جب راء پر سکون کی وجہ سے وقف ہو، تو راء کو صرف پُر ہی پڑھا جائے گا، اس لیے کہ باریک پڑھنے کا موجِب (سبب) زائل ہو گیا، اور وہ حرفِ استعلاء «قاف» کا کسرہ ہے

# حالاتُ ترقيقِ الرَّاءِ

١ - إذا كانتِ الرَّاءُ مكسورة، نحو: ﴿كَرِيمٌ﴾ ﴿رِيحٌ﴾

٢ - إذا كانتِ الرَّاءُ ساكنةً وقبلَها كسرةٌ أصليَّةٌ وليسَ بعدَها حرفُ استعلاء، نحو: ﴿فِرْعَوْنَ﴾

٣ - إذا سَكنتِ الرَّاءُ وقبلَها ساكنٌ غيرُ مستعلٍ، وقبلَه مكسور، نحو: ﴿حِجْرٌ﴾ ﴿قَدِيرٌ﴾

٤ - إذا سَكنتِ الرَّاءُ وسُبقت بياءٍ لِين، نحو: ﴿خَيْرٌ﴾ ﴿لَا ضَيْرَ﴾

# جوازُ التفخيمِ والترقيقِ في الرَّاءِ

١ - إذا كانتِ الرَّاءُ ساكنةً وقبلَها مكسورٌ، وبعدَها حرفُ استعلاءٍ مكسورٍ، وذلك حالةَ الوصلِ أوِ الوقفِ بالرَّوم على قوله تعالى:

﴿فِرْقٍ كَالطَّوْدِ﴾

أمَّا عند الوقفِ عليها بالسُّكون، ففي الرَّاءِ التَّفخيمُ لا غير لِزوالِ مُوجِبِ التَّرقيق، وهو كسرُ حرفِ الاستعلاء (القاف).

## راء کو پُر اور باریک پڑھنے کے جواز کی صورتیں

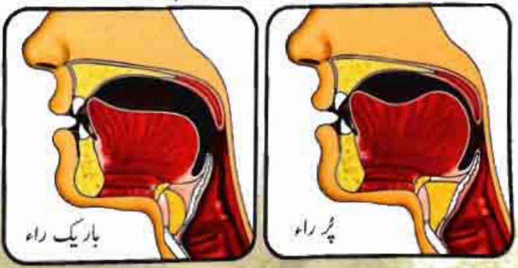
۲. جب راء ساکن ہو، اور اس کا ماقبل حرفِ استعلاء ساکن ہو، اور اس سے بھی پہلے والا حرف مکسور ہو، اور یہ سکون ﴿ مِصْرَ ﴾ ، اور ﴿ اَلْقِطْرِ ﴾ پر وقف کرنا ہے

امام ابن جزری رحمہ اللہ نے وصل کی رعایت کرتے ہوئے ﴿ مِصْرَ ﴾ میں پُر پڑھنے کو، اور ﴿ اَلْقِطْرِ ﴾ میں: وصل کی رعایت کرتے ہوئے باریک پڑھنے کو اختیار کیا ہے

ہاں، اگر وصل کیا جائے، تو﴿ مِصْرَ ﴾ کی رَاء کو پُر پڑھا جائے گا، اس لیے کہ وہ مفتوح ہے، اور ﴿ اَلْقِطْرِ ﴾ میں باریک پڑھا جائے گا، کیونکہ وہ مکسور ہے

## پُر اور باریک راء پڑھتے وقت زبان کی شکل

باریک راء کے برخلاف، پُرراء کو پڑھتے وقت زبان کا درمیان نیچے کو ہو جاتا ہے، اور حلق تنگ ہو جاتا ہے



# جَوَازُ التَّفْخِيمِ وَالتَّرْقِيقِ فِي الرَّاءِ

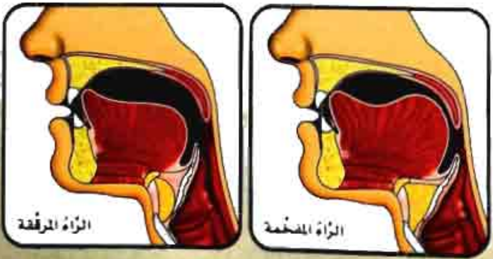
٢ - إذا سكنت الرَّاءُ وقبلها حرفُ استعلاءٍ ساكنٌ ، وقبله مكسورٌ وذلك عند الوقفِ بالسكون على : ﴿ مِصْرَ ﴾ و ﴿ الْقِطْرِ ﴾

واختارَ الإمامُ ابنُ الجزريِّ التفخيمَ في : ﴿ مِصْرَ ﴾ والترقيقَ في ﴿ الْقِطْرِ ﴾ مراعاةً للوصل .

- أمَّا في حالة الوصل فإنَّ الرَّاءَ مفخَّمةٌ في ﴿ مِصْرَ ﴾ لأنَّها مفتوحة . ومرقَّقةٌ في : ﴿ الْقِطْرِ ﴾ لأنَّها مكسورة .

# شَكْلُ اللِّسَانِ عِنْدَ نُطْقِ الرَّاءِ الْمُفَخَّمَةِ وَالْمُرَقَّقَةِ

يصاحبُ الرَّاءَ المفخَّمةَ تقعُّرٌ لوسطِ اللِّسانِ وتضيُّقٌ في الحلقِ بخلافِ المرقَّقة



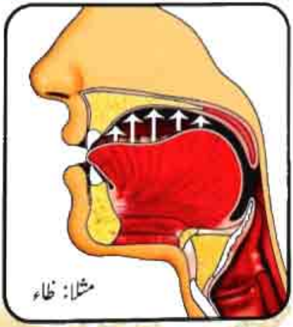
# اِطباق اور اِنفتاح

زبان اور تالو میں آواز کے انحصار کے اعتبار سے عربی حروف

**مطبقہ:**
ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز، زبان اور اوپری تالو میں منحصر رہتی ہے، اور وہ یہ ہیں: ( ص ، ض ، ط ، ظ )

**مُنفتحہ:**
ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز، زبان اور اوپری تالو میں منحصر نہیں رہتی، اور وہ باقی حروف ہجاء ہیں

# آواز کے انحصار کے اعتبار سے حرفِ مُطبق




حرفِ مطبق کو بولتے ہوئے آواز، زبان اور اوپری تالو کے درمیان منحصر رہتی ہے

# الإطباق والانفتاح

## الحروف العربية من حيث انحصار الصوت بين اللسان والحنك

**مُطبقة**

يَنحصِرُ الصَّوتُ عند النُّطق بها بينَ اللِّسانِ والحنكِ الأعلى وهي ( ص ، ض ، ط ، ظ )

**مُنفتِحة**

لا يَنحصِرُ الصَّوتُ عند النُّطق بها بينَ اللِّسانِ والحنكِ الأعلى وهي ( باقي حروف الهجاء )

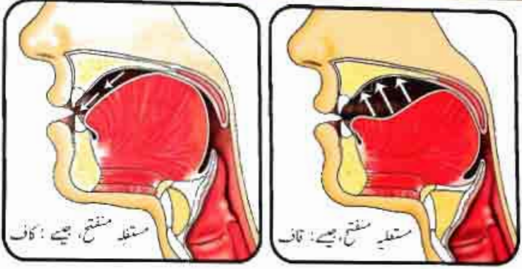
# الحرف المطبق من حيث انحصار الصوت



مثلاً : الظاء

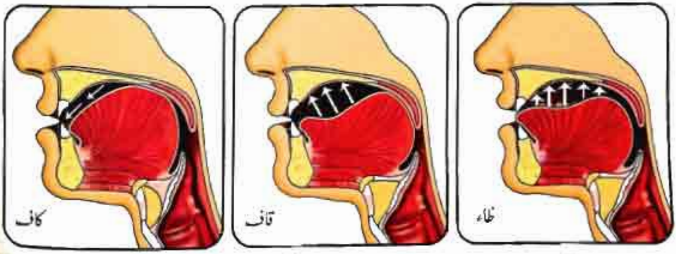
يَنْحصِرُ الصوتُ بالحرف المُطبق بينَ اللِّسانِ والحنكِ الأعلى

## آواز کے انحصار کے اعتبار سے حرف منفتح



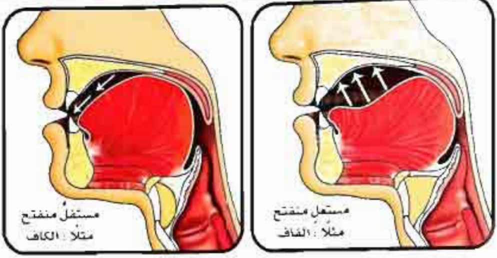

حرفِ منفتح کو بولتے ہوئے آواز، زبان اور اوپری تالو کے درمیان منحصر نہیں رہتی

## مطبقہ اور منفتحہ (مستعلیہ اور مُستفِلہ) حروف میں موازنہ



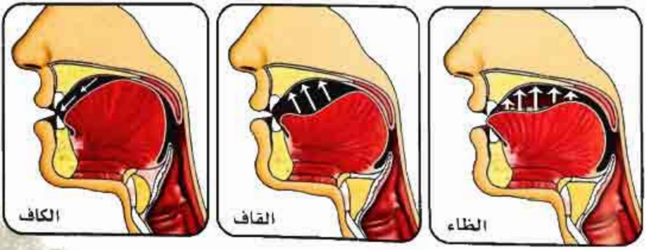

حرف مستعلیہ مطبق　　حرف مستعلیہ منفتح　　حرف مستفلہ منفتحہ

# الحرف المنفتح من حيث انحصار الصوت




لا يَنْحَصِرُ الصوتُ بالحرف المُنفتِح بين اللِّسانِ والحنَكِ الأعلى

# مُقارنة بين المطبق والمنفتح (مستعلٍ ومستفل)




حرفٌ مُستعلٍ مُطبَق — حرفٌ مُستعلٍ مُنفتِح — حرفٌ مُستفلٌ مُنفتِح

# قاعدہ

سات حروف مستعلیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱. مستعلیہ مطبقہ: یہ چار حروف ہیں: ص، ض، ط، ظ

۲. مستعلیہ منفتحہ: یہ تین حروف ہیں : غ، خ، ق

حروف مستعلیہ مطبقہ، حروف مستعلیہ منفتحہ کے مقابلے میں زیادہ موٹے پڑھے جاتے ہیں، جیسے:

﴿ضَامِرٍ﴾ کو زیادہ پُر پڑھا جائے گا، بہ نسبت ﴿غَالِبَ﴾ کے

﴿وَطُورِ﴾ کو زیادہ پُر پڑھا جائے گا، بہ نسبت ﴿وَقُومُوا﴾ کے

اور ایسے ہی: ﴿ضِيزَى﴾ ﴿عَظِيمِ﴾

کو ذیل کے الفاظ سے زیادہ پُر پڑھا جاتا ہے

﴿قِيلَ﴾ ﴿وَغِيضَ﴾ ﴿وَخِيفَةً﴾

# قَاعِدَةٌ

حروفُ الاستعلاءِ السبعةُ قسمان :

١ - مستعليةٌ مطبَقة : وهي أربعةُ أحرف : ص ، ض ، ط ، ظ .

٢ - مستعليةٌ منفتِحة : وهي ثلاثةُ أحرف : غ ، خ ، ق .

فحرفُ الاستعلاءِ المطبَقُ أشدُّ تفخيمًا من حرفِ الاستعلاءِ المنفتح ، نحو :

﴿ ضَامِرٍ ﴾ ← أشدُّ تفخيمًا من ← ﴿ غَالِبَ ﴾

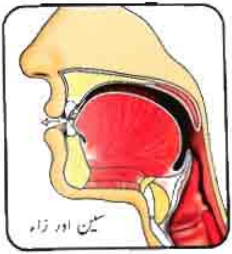
﴿ وَطُورِ ﴾ ← أشدُّ تفخيمًا من ← ﴿ وَقُومُوا ﴾

وكذلك : ﴿ ضِيزَىٰ ﴾ ﴿ عَظِيمٍ ﴾

أشدُّ تفخيمًا من

﴿ قِيلَ ﴾ ﴿ وَغِيضَ ﴾ ﴿ وَخِيفَةً ﴾

# وہ صفات جن کی ضد نہیں ہے




## ١. صفیر

یہ حرف کی آواز میں ایسی تیزی اور شدت کو کہتے ہیں جو باریک گذرگاہ سے آواز گزرنے سے پیدا ہوتی ہے، اس کے تین حروف ہیں:

صاد، سین اور زاء



## ٢. قلقلہ

لغت میں قلقلہ: اضطرابی حرکت کو کہتے ہیں، عرب کہا کرتے ہیں: «تَقَلْقَلَتِ الْقِدْرُ عَلَى النَّارِ»
یعنی: ہنڈیا آگ پر اِدھر اُدھر حرکت کرنے لگی



قلقلہ والی ساکن باء، دونوں جبڑوں کو دور کیے بغیر دونوں ہونٹوں کو دور کرنا

اور اصطلاحاً قلقلہ: حرف کو، بحالتِ سکون، بولنے والے عضو کے دونوں کناروں سے اس طرح دور کرکے نکالنے کو کہتے ہیں کہ: تینوں حرکتوں میں سے کسی حرکت کا شائبہ نہ آنے پائے، اس کے حروف پانچ ہیں: قُطْبُ جَدٌ.

# الصِّفَاتُ الَّتِي لَا ضِدَّ لَهَا

## ١ - الصَّفِيرُ




هو حِدَّةٌ في صَوْتِ الحَرْفِ تَنْشَأُ عن مُرُورِه في مَجْرًى ضَيِّق، وحروفُهُ ثلاثة: الصَّادُ والسِّينُ والزَّايُ

## ٢ - القَلْقَلَةُ



هي لغةً: الحَرَكَةُ الاضطرابيَّة. تقولُ العربُ: تَقَلْقَلَتِ القِدرُ على النَّار ( أي اهتزت واضطرَبَت ).



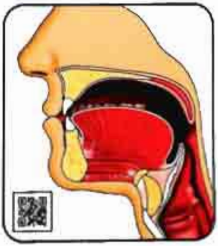
واصطلاحًا: هي إخراجُ الحرفِ المُقَلْقَلِ - حالةَ سُكونه - بالتَّباعُدِ بَيْنَ طَرَفَيْ عُضْوِ النُّطقِ دونَ أن يُصاحِبَهُ شائبةُ حركةٍ مِنَ الحركاتِ الثلاث.

وحروفُها خمسةٌ يَجْمَعُهَا: قُطْبُ جَدٍ.

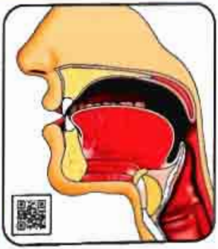
## ساکن، متحرک اور قلقلہ والے حروف میں فرق

| | نکلنے کی کیفیت | نکلتے وقت ساتھ میں |
|---|---|---|
| ساکن حرف | تصادم کے ساتھ | کچھ نہیں |
| قلقلہ والا حرف | دوری کے ساتھ | کچھ نہیں |
| متحرک حرف | دوری کے ساتھ | حرکت |

## ساکن، قلقلہ والے اور متحرک حرف کے درمیان موازنہ



(ادغام والی) بغیر قلقلہ کے ساکن باء: دونوں ہونٹوں کے ٹکرانے سے نکلتی ہے



قلقلہ والی ساکن باء: دونوں جڑوں میں دوری کے بغیر، دونوں ہونٹوں کے دور ہونے سے نکلتی ہے

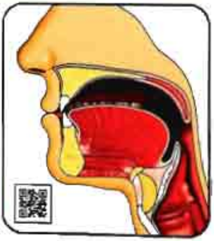


باء متحرک مفتوح: دونوں ہونٹوں اور دونوں جڑوں کے دور ہونے سے نکلتی ہے

# الفرقُ بينَ السَّاكنِ والمُقلقَلِ والمتحرِّك

| | كيفيَّةُ خُروجِه | يُصاحِبُ خُروجَه |
|---|---|---|
| السَّاكن | بالتَّصادم | لا شيء |
| المُقلْقَل | بالتَّباعد | لا شيء |
| المتحرِّك | بالتَّباعُد | حركة |

# مُقارنةٌ بينَ الحرفِ السَّاكنِ والمُقلقَلِ والمتحرِّك



باءٌ ساكنةٌ غيرُ مُقلقَلة (مدغمة)
تخرجُ بتصادمِ الشفتَين



باءٌ ساكنةٌ مُقلقَلة
تخرجُ بتباعدِ الشفتَين
دونَ تباعُدِ الفكَّين



باءٌ متحرِّكةٌ ( مفتوحة )
تخرجُ بتباعدِ الشفتَين والفكَّين

# قلقلہ کے مراتب

قلقلہ کے دو مرتبے ہیں:

١. کبریٰ: جب قلقلہ والے حرف پر وقف کیا جائے، جیسے:

﴿ٱلْفَلَقِ﴾ ﴿مُّحِيطٌ﴾ ﴿كَسَبَ﴾ ﴿بَهِيجٍ﴾ ﴿أَحَدٌ﴾ ﴿حَقٌّ﴾

﴿وَتَبَّ﴾ ﴿ٱلْحَجِّ﴾ ﴿أَشَدُّ﴾

٢. صغریٰ: جب قلقلہ والا حرف، کلمے یا کلام کے درمیان میں ہو، جیسے:

﴿يَقْضِي﴾ ﴿يُطْعِمُ﴾ ﴿يَبْصُرُونَ﴾ ﴿وَتَجْعَلُونَ﴾ ﴿يَدْخُلُونَ﴾ ﴿لِيُنفِقْ ذُو﴾

﴿وَلَا تُشْطِطْ وَٱهْدِنَا﴾ ﴿فَٱنصَبْ وَإِلَىٰ﴾ ﴿يَخْرُجْ مِنْ﴾ ﴿قَدْ أَفْلَحَ﴾

# تنبیہ

جب حروف قلقلہ میں سے کسی حرف کو اس کے مثل، یا اس کے ہم جنس حرف میں مدغم کیا جائے، تو قلقلہ نہیں کیا جاتا، اس لیے کہ اگر قلقلہ کیا جائے گا تو فکِّ ادغام ہو جائے گا، یعنی ادغام کا ربط ختم ہو جائے گا، جیسے:

﴿حَقَّت﴾ ﴿أَطْلَعَ﴾ ﴿رَبَّنَا﴾ ﴿ثَجَّاجًا﴾ ﴿يُرَدُّونَ﴾ ﴿ٱلطَّارِقِ﴾ ﴿وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ﴾

﴿وَقَد دَّخَلُوا﴾ ﴿أَحَطتُ﴾ ﴿بَسَطتَ﴾ ﴿فَرَّطتُمْ﴾ ﴿فَرَّطتُ﴾

جب کسی قلقلہ والے مشدد حرف پر وقف کیا جائے، جیسے: ﴿حَقٌّ﴾ ﴿وَتَبَّ﴾ ﴿ٱلْحَجِّ﴾ ﴿أَشَدُّ﴾ تو ان میں سے صرف دوسرے حرف پر قلقلہ کیا جائے گا، کیونکہ پہلا حرف تو مدغم ہو چکا، اور وہ عضو نطق (بولنے والے عضو) کے دونوں کناروں کے ٹکراؤ سے ادا ہوتا ہے، اسی بنا پر تشدید والے قلقلہ کو واضح کرتے ہوئے، تشدید کا کوئی اثر نہیں ہوتا، جیسا کہ: ﴿ٱلْحَجِّ﴾ میں قلقلہ ایسے ہو گا جیسے: ﴿بَهِيجٍ﴾ میں

# مَرَاتِبُ الْقَلْقَلَةِ

للقلقلة مرتبتان :

١- كُبرى : عندَ الوقفِ على الحرفِ المُقَلْقَلِ ، نحو :

﴿ٱلْفَلَقِ﴾ ﴿مُحِيطٌ﴾ ﴿كَسَبَ﴾ ﴿بَهِيجٍ﴾ ﴿أَحَدٌ﴾ ﴿حَقٌّ﴾

﴿وَتَبَّ﴾ ﴿ٱلْحَجِّ﴾ ﴿أَشَدَّ﴾

٢- صُغرى : إذا كان الحرفُ المُقَلْقَلُ وسطَ الكلمةِ أو الكلامِ ، نحو :

﴿يَقْضِي﴾ ﴿يُطْعِمُ﴾ ﴿يَبْصُرُونَ﴾ ﴿وَتَجْعَلُونَ﴾ ﴿يَدْخُلُونَ﴾ ﴿لِيُنفِقْ ذُو﴾

﴿وَلَا تُشْطِطْ وَٱهْدِنَا﴾ ﴿فَٱنصَبْ وَإِلَىٰ﴾ ﴿يَخْرُجْ مِنْ﴾ ﴿قَدْ أَفْلَحَ﴾

# تَنْبِيهٌ

إذا أُدغِمَ حرفٌ من حروفِ القلقلةِ في مثلِه أو مجانسِه فلا يُقلقَلُ ؛

إذ لو قُلقِلَ لانفكَّ الإدغامُ ، نحو :

﴿حَقَّت﴾ ﴿أَطْلَعَ﴾ ﴿رَبَّنَا﴾ ﴿ثَجَّاجًا﴾ ﴿يَرُدُّونَ﴾ ﴿ٱلطَّارِقِ﴾ ﴿وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ﴾

﴿وَقَد دَّخَلُوا﴾ ﴿أَحَطتُ﴾ ﴿بَسَطتَ﴾ ﴿فَرَّطتُمْ﴾ ﴿فَرَّطتُ﴾

عندَ الوقفِ على حرفِ قلقلةٍ مشدَّدٍ ، نحو : ﴿حَقٌّ﴾ ﴿وَتَبَّ﴾ ﴿ٱلْحَجِّ﴾ ﴿أَشَدَّ﴾

فإنَّ القلقلةَ تكونُ للثاني منهما ؛ لأنَّ الأوَّلَ مُدغَمٌ يَخرجُ بالتصادمِ بينَ طرفَيْ عُضوِ النُّطقِ ، وعليه فلا أثرَ للتَّشديدِ على وضوحِ قلقلةِ المشدَّدِ ، فالقلقلةُ في ﴿ٱلْحَجِّ﴾ مثلُ القلقلةِ في : ﴿بَهِيجٍ﴾

## قلقلہ کو ادا کرتے وقت سرزد ہونے والی غلطیاں

١. قلقلہ کی آواز کو، تین حرکات میں سے کسی حرکت کے ساتھ ملا دینا، جیسے:

﴿ لَقَدْ كَانَ ﴾ ﴿ تُبْتُمْ ﴾ ﴿ إِبْرَاهِيمَ ﴾

٢. قلقلہ کی آواز کو ہمزہ کے ساتھ ختم کرنا، جیسے: ﴿ أَحَدٌ ﴾ ﴿ ٱلصَّمَدُ ﴾

٣. قلقلہ کی آواز کو پھیلا کر، اسے قلقلہ کی حد سے زیادہ لمبا کر دینا، جیسے:

﴿ أَحَدٌ ﴾ ﴿ ٱلصَّمَدُ ﴾

٤. قلقلہ والے حرف کی آواز کو بعد والے حرف سے بالکل کاٹ دینا، جیسے:

﴿ يَقْضِي ﴾ ﴿ يُبْصِرُونَ ﴾ ﴿ يَدْخُلُونَ ﴾

## وہ صفات جن کی کوئی ضد نہیں ہے

### ٣. لین

اس صفت کا اطلاق اس واؤ اور یاء ساکن پر کیا جاتا ہے، جس سے پہلے والا حرف مفتوح ہو، اس وجہ سے کہ یہ حروف اپنے مخرج میں بالکل سہولت سے ادا ہو جاتے ہیں، جیسے:

﴿خَوْفٍ﴾ ﴿قَوْمُ﴾ ﴿ٱلْبَيْتِ﴾ ﴿قُرَيْشٍ﴾

### ٤. انحراف

کسی حرف کی آواز کا، کامل طور پر جاری نہ ہونے کی وجہ سے مڑ جانا، اس سبب سے کہ زبان اس کے راستے میں آ جاتی ہے، اور اس صفت کے دو ہی حرف ہیں: لام اور راء

## أَخْطَاءٌ تَحْدُثُ عِنْدَ أَدَاءِ الْقَلْقَلَةِ

١- خلطُ صوتِها بحركةٍ من الحركاتِ الثّلاث ، نحو :

﴿ لَقَدْ كَانَ ﴾ ﴿ تُبْتُمْ ﴾ ﴿ إِبْرَاهِيمَ ﴾

٢- ختمُ صوتِها بهمزةٍ ، نحو : ﴿ أَحَدٌ ﴾ ﴿ ٱلصَّمَدُ ﴾

٣- مطُّ صوتِها وتطويلُه عن حدِّه ، نحو : ﴿ أَحَدٌ ﴾ ﴿ ٱلصَّمَدُ ﴾

٤- بترُ صوتِ الحرفِ المُقلقَلِ عمّا بعده ، نحو :

﴿ يَقْضِي ﴾ ﴿ يُبْصِرُونَ ﴾ ﴿ يَدْخُلُونَ ﴾

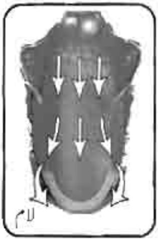
## الصِّفَاتُ الَّتِي لَا ضِدَّ لَهَا

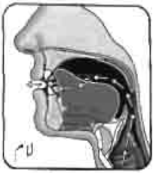
٣ - اللِّينُ : هي صفةٌ أُطلِقتْ على الواوِ والياءِ السّاكنتَين المفتوحِ ما قبلَهما بسببِ سُهولةِ جَرْيِهما في المخرجِ ، نحو : ﴿خَوْفٍ﴾ ﴿قَوْمُ﴾ ﴿ٱلْبَيْتِ﴾ ﴿قُرَيْشٍ﴾

٤ - الانْحِرَافُ : هو مَيْلُ صَوتِ الحرفِ لعدمِ كمالِ جَرَيانِه بسببِ اعتراضِ اللِّسانِ طريقَه ، وحرفاه : اللامُ والرَّاء .

# لام کا انحراف

لام کی اَدائی کے راستے میں، زبان کا کنارہ آ جانے کی وجہ سے ، لام کی آواز زبان کے اطراف کی طرف مڑ جاتی ہے



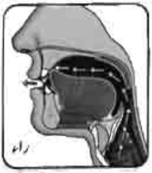



لام کو ادا کرتے ہوئے، سامنے سے زبان کی شکل کا منظر

# راء کا انحراف

جب کہ راء، اس کے بر عکس ہے، کہ اس کی اَدائی میں آواز، زبان کی دونوں طرفوں سے ہٹ کر، درمیان کی طرف مڑ جاتی ہے



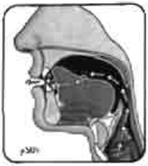


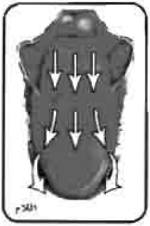

راء کو ادا کرتے ہوئے، سامنے کی جانب سے زبان کی شکل کا منظر

# انحِرافُ اللّامِ

منظرٌ أماميٌ لشكلِ اللِّسانِ
أثناءَ النطقِ باللامِ





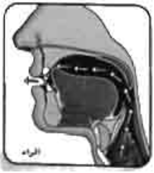




يكونُ انحرافُ صَوتِ اللامِ إلىٰ جانبَيْ طرفِ اللِّسانِ لِاعتراضِ الطَّرَفِ طريقَ اللامِ

# انحِرافُ الرّاءِ

منظرٌ أماميٌ لشكلِ اللِّسانِ
أثناءَ النُّطقِ بالرّاءِ



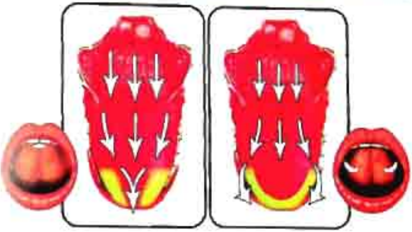






أمّا الراءُ فبالعكسِ ؛ يَنحرِفُ الصّوتُ بها من جانبَيْ طرفِ اللِّسانِ إلىٰ وسَطِه

## لام اور راء کے انحراف میں موازنہ



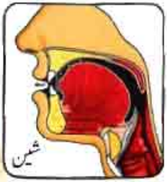
راء　　　　لام

## وہ صفات جن کی کوئی ضد نہیں ہے




۵. تکریر

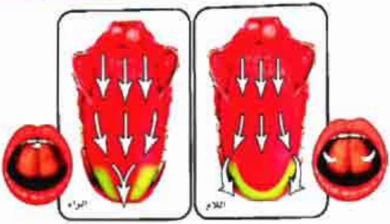
راء کو ادا کرتے وقت، زبان کے کنارے کا، مخرج کے تنگ ہو جانے کے نتیجے میں، مخفی سا لرزنا ہے، اور قاری کو تکریر میں ایسے مبالغے سے بچنا چاہیے جس سے ایک سے زیادہ راء ظاہر ہو جائیں




٦. تفشی

شین کی آواز کا اپنے مخرج میں اتنا پھیلنا ہے کہ وہ اوپر نیچے کے دانتوں کی داخلی جانب سے ٹکر کھائے

# مُقَارَنَةٌ بَيْنَ انْحِرَافِ اللَّامِ وَالرَّاءِ



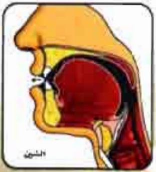

# الصِّفَاتُ الَّتِي لَا ضِدَّ لَهَا

## ٥ - التَّكْرِيرُ



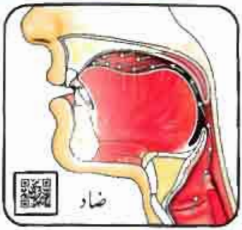

هو ارتعادُ طرفِ اللِّسانِ بالرَّاءِ ارتعادًا خفيفًا نتيجةَ ضيقِ مخرجِها، **وليحذرِ** القارئُ من **المبالغةِ في التكريرِ** المؤدِّي إلى ظهورِ أكثرَ من راءٍ.

## ٦ - التَّفَشِّي




هو انتشارُ صوتِ **الشِّينِ** من مخرجِه حتى يصطدمَ بالصفحةِ الداخليةِ للأسنانِ العُليا والسُّفلى.

# ۷.۱ استطالت



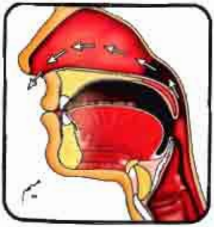

حرف ضاد کو بولتے ہوئے، زبان کے دھکے کا وہ ریلا ہے، جو منہ کے پچھلے حصے سے، آگے کی طرف آتا ہے، حتی کہ زبان کا سرا ثنایا علیا کی جڑ کو چھونے لگے، اور ایسا دانتوں کے پیچھے موجود ہوا کے دباؤ کی تاثیر کے تحت ہوتا ہے



■ وہ جگہ جو بغیر دباؤ کے ٹکراتی ہے
■ وہ جگہ جہاں دباؤ اور سہارا ہوتا ہے

# ۸. غنہ بہ حیثیت صفت

یہ نون اور میم کی صفت ہے، خواہ متحرک ہوں، یا ساکن ہوں، ظاہر ہوں، مدغم ہوں، یا مخفی ہوں، ہاں یہ ہے کہ ان کی لمبائی ان کی وضع کے اعتبار سے مختلف ہوتی رہتی ہے، جیسا کہ غنوں کے زمانوں کی بحث میں آئے گا: (صفحہ ۲۵٦)

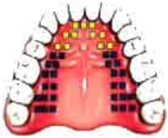





# ٧ - الاِسْتِطَالَةُ

هي اندفاعُ اللِّسان - عندَ نُطقِ الضاد - من مُؤخِرة الفم إلى مُقدِّمته حتى يُلامِسَ رأسُ اللسان أصولَ الثنيَّتين العُلْيَيَيْن، وذلك تحت تأثير الهواء الضاغط خلف اللِّسان.




# ٨ - الغُنَّةُ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهَا صِفَةً

هي صفةٌ للنُّون والميم تحرَّكتا أو سَكَنتا، ظاهرتَين أو مُدغمتَين أو مُخفاتَين.

إلَّا أنَّ طولها يختلفُ بحسَب وضعِهما كما سيأتي في بحث أزمنة الغُنن ص (256)






# صِفَاتُ الْحُرُوفِ مُوَزَّعَةً عَلَى حُرُوفِ الْهِجَاءِ

| الحرف<br>حرف | ١ | ٢ | ٣ | ٤ | ٥ | ٦ | مجموع<br>مجموعہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | الصِّفَاتُ ذَوَاتُ الضِّدِّ<br>ضد والی صفات | | | | الصِّفَاتُ الَّتِي لَاضِدَّ لَهَا<br>وہ صفات جن کی کوئی ضد نہیں | | |
| ء | مجهورة | شديدة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ب | مجهورة | شديدة | مستفلة | منفتحة | قلقلة | | ٥ |
| ت | مهموسة | شديدة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ث | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ج | مجهورة | شديدة | مستفلة | منفتحة | قلقلة | | ٥ |
| ح | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| خ | مهموسة | رخوة | مستعلية | منفتحة | | | ٤ |
| د | مجهورة | شديدة | مستفلة | منفتحة | قلقلة | | ٥ |
| ذ | مجهورة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ر | مجهورة | بينية | مستفلة | منفتحة | انحراف | تكرير | ٦ |
| ز | مجهورة | رخوة | مستفلة | منفتحة | صفير | | ٥ |
| س | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | صفير | | ٥ |
| ش | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | تفشي | | ٥ |
| ص | مهموسة | رخوة | مستعلية | مطبقة | صفير | | ٥ |
| ض | مجهورة | رخوة | مستعلية | مطبقة | استطالة | | ٥ |

| الحرف<br>حرف | الصِّفَاتُ ذَوَاتُ الضِّدِّ<br>ضد والی صفات | | | | الصِّفَاتُ الَّتِي لَا ضِدَّ لَهَا<br>وہ صفات جن کی کوئی ضد نہیں | | مجموع<br>مجموعہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ١ | ٢ | ٣ | ٤ | ٥ | ٦ | |
| ط | مجهورة | [illegible] | [illegible] | [illegible] | قلقلة | | ٥ |
| ظ | مجهورة | رخوة | [illegible] | [illegible] | | | ٤ |
| ع | مجهورة | بينيّة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| غ | مجهورة | رخوة | [illegible] | منفتحة | | | ٤ |
| ف | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ق | مجهورة | [illegible] | [illegible] | منفتحة | قلقلة | | ٥ |
| ك | مهموسة | [illegible] | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ل | مجهورة | بينيّة | مستفلة | منفتحة | انحراف | | ٥ |
| م | مجهورة | بينيّة | مستفلة | منفتحة | غنة | | ٥ |
| ن | مجهورة | بينيّة | مستفلة | منفتحة | غنة | | ٥ |
| ه | مهموسة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| و | مجهورة | رخوة | مستفلة | منفتحة | لينيّة | | ٥ |
| ا | مجهورة | رخوة | مستفلة | منفتحة | | | ٤ |
| ي | مجهورة | رخوة | مستفلة | منفتحة | لينيّة | | ٥ |

8

# حروفِ ہجاء کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

# أَبْرَزُ الْأَخْطَاءِ عِنْـدَ نُطْقِ حُرُوفِ الْهجَاء

## وہ غلطیاں جو الف بولتے وقت کی جاتی ہیں

١. الف بولتے وقت جتنا منہ کھلنا چاہیے، اس قدر منہ کو نہ کھولنا، جیسے:﴿ مُوسَىٰ ﴾

٢. الف کی آواز کا یاء کی آواز سے مل کر، الف ممالہ ہو جانا، جیسے:﴿ مَٰلِكِ ﴾

٣. الف کی آواز کا کسی قدر واؤ کی آواز سے مل جانا، جیسے: ﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ قَالَ ﴾

٤. باریک کرنے کی جگہ پر الف کو موٹا پڑھ دینا، جیسے:﴿ ٱلنَّهَارَ ﴾﴿ ٱلنَّارَ ﴾ ﴿ ٱلْبَٰطِلَ ﴾

٥. موٹا کرنے کی جگہ پر الف کو باریک کر دینا، جیسے:﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ غَآئِبَةٍ ﴾

٦. الف کی آواز کو غنے کی آواز سے ملا دینا، جیسے:﴿ ٱلرَّحْمَٰنَ ﴾ ﴿ ٱلنَّاسِ ﴾

## وہ غلطیاں جو واؤ مدہ بولتے وقت کی جاتی ہیں

١. واؤ بولتے وقت جتنے ہونٹ ملنے چاہئیں، اس قدر ہونٹوں کا نہ ملنا، جیسے:﴿ تَعْمَلُونَ ﴾

٢. واؤ بولتے وقت، ہونٹوں کے دباؤ میں مبالغہ کرنا، جیسے:﴿ يَقُولُونَ ﴾

٣. واؤ مدہ کی آواز کو کسی قدر الف کی آواز سے ملا دینا، جیسے:﴿ كَانُوا۟ ﴾

٤. واؤ مدہ کی آواز کو کسی قدر یاء کی آواز سے ملا دینا، جیسے:﴿ يُوقِنُونَ ﴾

٥. واؤ مدہ کی آوز کو کسی قدر غنے کی آواز سے ملا دینا، جیسے:﴿ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴾

# أخطاء تقع عند نطق الألف

١- عدمُ فتحِ الفم بالمقدار المطلوب عندَ النُّطقِ بها، نحو: ﴿ مُوسَىٰ ﴾

٢- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الياء فتصيرُ كالألف المُمالة، نحو: ﴿ مَٰلِكِ ﴾

٣- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الواو، نحو: ﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ قَٰتَلَ ﴾

٤- تفخيمُها في محلِّ الترقيق، نحو: ﴿ ٱلنَّهَارَ ﴾ ﴿ ٱلنَّارَ ﴾ ﴿ ٱلْبَٰطِلَ ﴾

٥- ترقيقُها في محلِّ التفخيم، نحو: ﴿ خَٰلِدِينَ ﴾ ﴿ غَآئِبَةٍ ﴾

٦- خلطُ صوتِها بصوتِ الغُنَّة، نحو: ﴿ ٱلرَّحْمَٰنُ ﴾ ﴿ ٱلنَّاسِ ﴾

# أخطاء تقع عند نطق الواو المدّية

١- عدمُ ضمِّ الشفتَين بالمقدار المطلوب عندَ النُّطقِ بها، نحو: ﴿ تَعْمَلُونَ ﴾

٢- المبالغةُ في الضغطِ على الشفتَين عندَ النُّطقِ بها، نحو: ﴿ يَقُولُونَ ﴾

٣- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الألف، نحو: ﴿ كَانُوا ﴾

٤- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الياء، نحو: ﴿ يُوقِنُونَ ﴾

٥- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الغُنَّة، نحو: ﴿ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴾

# أَخْطَاءٌ تَقَعُ عِنْدَ نُطْقِ اليَاءِ المَدِيَّة

١- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الألفِ، وذلك بسببِ عدمِ رفعِ وسَطِ اللِّسانِ بالمقدارِ المطلوبِ عندَ النُّطقِ بها، نحو: ﴿ نَسْتَعِينُ ﴾

٢- المبالغةُ في الضغطِ على وسَطِ اللِّسانِ عندَ النُّطقِ بها، نحو: ﴿ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴾

٣- خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الغُنَّةِ، نحو: ﴿ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴾

# وہ غلطیاں جو یاءِ مدّہ بولتے وقت کی جاتی ہیں

۱. یاء مدّہ کی آواز کو کسی قدر الف کی آواز سے ملا دینا، اور ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ یاء مدہ کو ادا کرتے وقت زبان کے درمیانی حصے کو مطلوبہ مقدار میں نہ اٹھایا جائے، جیسے:

﴿ نَسْتَعِينُ ﴾

۲. یاء مدہ ادا کرتے وقت، زبان کے وسطی حصے کے دباؤ میں مبالغہ کرنا، جیسے:

﴿ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴾

۳. یاء مدہ کی آواز کو غنے کی آواز کے ساتھ ملا دینا، جیسے:

﴿ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴾

# حروف حلقی ادا کرتے وقت
# کی جانے والی نمایاں غلطیاں

# أَبْرَزُ الْأَخْطَاءِ
# عِنْدَ نُطْقِ أحْرُفِ الْحَلْق

# حروف حلقی ادا کرتے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

| حرف | وہ غلطیاں جو اسے بولتے وقت سرزد ہوتی ہیں |
|---|---|
| ہمزہ | ۱۔ ﴿أَصَٰبِعَهُمْ﴾ جیسی جگہوں پر اسے موٹا کر دینا<br>۲۔ تسہیل نہ کرنے کی جگہ پر تسہیل کر دینا جیسے: ﴿يَٰٓأَيُّهَا﴾<br>۳۔ وقف کے وقت اس کی آواز کو ضعف یعنی کمزوری سے ادا کرنا، جیسے: ﴿ٱلسَّمَآءِ﴾ |
| الهاء | ۱۔ ﴿ٱللَّهُ﴾ ﴿ٱلنَّهَارَ﴾ جیسی جگہوں پر اسے موٹا کر دینا<br>۲۔ صوتی دھاگوں کی دوری میں مبالغے کی وجہ سے ہاء کو ضعف سے ادا کرنا، جیسے: ﴿أَهۡدِنَا﴾<br>۳۔ اگر اس کے ساتھ اس جیسا، یعنی ہاء، یا حاء آ جائے، تو اسے واضح نہ کرنا، جیسے: ﴿جِبَاهُهُمۡ﴾ ﴿وَسَبِّحۡهُ لَيۡلًا﴾<br>٤۔ وقف کے وقت اسے ضعف یعنی کمزوری سے ادا کرنا، جیسے: ﴿فَعَلُوهُ﴾، یا اسے الف سے بدل دینا جیسے: ﴿مَالِيَهۡ﴾ |
| عین | ۱۔ اسے موٹے الف سے ملتی جلتی تیرتی ہوئی آواز سے بولا جائے، جیسے: ﴿نَعۡبُدُ﴾<br>۲۔ اسے ساکن پڑھتے ہوئے، اس کی آواز کو کاٹ دیا جائے جیسے: ﴿يَعۡمَلُونَ﴾<br>۳۔ اسے موٹا پڑھا جائے، جیسے: ﴿عَصَوۡاْ﴾<br>٤۔ اسے ہمزہ کے مشابہ پڑھنا، جیسے: ﴿وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ﴾ |

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق أحرف الحلق

| الحرف | الأخطاءُ التي تَحدثُ أثناءَ نُطقِه |
|---|---|
| الهمزة | ١- تفخيمُها ، في نحو : ﴿ أَصَٰبِعَهُمْ ﴾<br>٢ - تسهيلُها في غيرِ محَلِّ التَّسهيل ، نحو : ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ﴾<br>٣ - ضعفُ صوتِها عندَ الوَقف ، نحو : ﴿ ٱلسَّمَآءِ ﴾ |
| الهاء | ١ - تفخيمُها في نحو : ﴿ ٱللَّهُ ﴾ ﴿ ٱلنَّهَارَ ﴾<br>٢ - ضعفُها بسببِ المبالغةِ في تباعد الوترين الصوتيَّين ، نحو : ﴿ أَهْدِنَا ﴾<br>٣ - عدمُ بيانِها إن جاورتْ مثلَها او حاءً ، نحو : ﴿ جِبَاهُهُمْ ﴾ ﴿ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا ﴾<br>٤ - ضعفُها عند الوَقف ، نحو : ﴿ فَعَلُوهُ ﴾ او إبدالُها الفا ، نحو : ﴿ مَالِيَهْ ﴾ |
| العين | ١ - نُطقُها بصوتٍ عائمٍ أشبهَ بالألفِ المفخَّمة ، نحو : ﴿ نَعْبُدُ ﴾<br>٢ - بَترُ صوتِها عندَ نُطقِها ساكنةً ، نحو : ﴿ يَعْمَلُونَ ﴾<br>٣ - تفخيمُها ، نحو : ﴿ عَصَوْا ﴾<br>٤ - نُطقُها شِبهَ الهمزة ، نحو : ﴿ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ |

# حروف حلقی ادا کرتے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

| حرف | وہ غلطیاں جو اسے بولتے وقت ہوتی ہیں |
|---|---|
| حاء | ۱۔ غیر عرب لوگوں کے ہاں، اسے خاء یا ہاء سے بدل دینا، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ ﴾<br>۲۔ اس کے ہمس کو ضعف یعنی کمزوری سے ادا کرنا، جیسے: ﴿ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴾<br>۳۔ اسے واضح نہ کرنا، خصوصاً جب عین کے ساتھ ہو، جیسے: ﴿ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ﴾ |
| غین | ۱۔ اس کی آواز کو قاف کے ساتھ ملا دینا، جیسے: ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ ﴾<br>۲۔ اسے قاف کے ساتھ مدغم کر دینا، جیسے: ﴿ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ﴾<br>۳۔ اسے خاء سے بدل دینا، جیسے: ﴿ يَغْشَىٰ ﴾<br>٤۔ اس پر قلقلہ کر دینا، جیسے: ﴿ اَلْمَغْضُوبِ ﴾<br>٥۔ جب مکسور ہو، تب اسے موٹا کرنے میں مبالغہ کرنا، جیسے: ﴿ مِنْ غِلٍّ ﴾ |
| خاء | ۱۔ ﴿ خٰلِدِينَ ﴾ جیسے الفاظ میں موٹا نہ کرنا<br>۲۔ جب یہ مکسور ہو، تب اسے موٹا پڑھنے میں مبالغہ کرنا، جیسے: ﴿ وَخِيفَةً ﴾ |

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق أحرف الحلق

| الحرف | الأخطاء التي تحدث اثناء نطقه |
|---|---|
| حاء | ١ - إبدالُها خاءً أو هاءً عندَ غيرِ العَرب ، نحو : ﴿ ٱلْحَمْدُ ﴾<br>٢ - ضعفُ همسِها ، في نحو : ﴿ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾<br>٣ - عدمُ بيانِها وخاصَّةً إنْ جاورتْ عَينًا ، نحو : ﴿ فَٱصْفَحْ عَنْهُمْ ﴾ |
| الغين | ١ - خلطُ صَوتِها بالقاف ، نحو : ﴿ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ ﴾<br>٢ - إدغامُها بالقاف ، نحو : ﴿ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ﴾<br>٣ - إبدالُها خاءً ، نحو : ﴿ يَغْشَىٰ ﴾<br>٤ - قلقلتُها ، نحو : ﴿ ٱلْمَغْضُوبِ ﴾<br>٥ - المبالغةُ في تفخيمِها وهي مكسورة ، نحو : ﴿ مِنْ غِلٍّ ﴾ |
| الخاء | ١ - عدمُ تفخيمِها ، في نحو : ﴿ خَٰلِدِينَ ﴾<br>٢ - المبالغةُ في تفخيمِها وهي مكسورة ، نحو : ﴿ وَخِيفَةً ﴾ |

## قاف کی ادائی میں کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱. اسے کاف کے قریب تر کر کے ادا کرنا، جیسے: ﴿ قَالُوٓاْ ﴾

۲. اسے کسرہ کی حالت میں موٹا پڑھنے میں اتنا مبالغہ کرنا کہ وہ کاف بن جائے، جیسے:
﴿ وَبِٱلۡحَقِّ أَنزَلۡنَٰهُ وَبِٱلۡحَقِّ نَزَلَ ﴾

۳. اسے حرف G کے ساتھ بدل دینا، جیسے: ﴿ قَلِيلٌ ﴾

٤. اس کی آواز کو غین سے ملا دینا، جیسے: ﴿ ٱلۡقَدۡرِ ﴾

٥. اسے ادا کرتے ہوئے، ہمس کے ساتھ ادا کرنا، جیسے: ﴿ قَالُوٓاْ ﴾

## کاف کی ادائی میں کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱. اس کے متحرک ہوتے ہوئے، اس کے ہمس میں مبالغہ کرنا، جیسے:
﴿ فَكَانُواْ ﴾ ﴿ كُوِّرَتۡ ﴾

۲. اس کے ہمس کو ترک کرنا، خصوصاً اس کے سکون کے وقت، ترک کرنا، جیسے:
﴿ ذِكۡرَكَ ﴾ ﴿ يَكۡتُبُونَ ﴾ ﴿ صَدۡرَكَ ﴾ ﴿ وِزۡرَكَ ﴾

۳. اسے قاف کے مشابہ کر کے ادا کرنا، جیسے:

﴿ وَتَرَكُوكَ قَآئِمٗا ﴾ ﴿ وَإِذَا ٱلسَّمَآءُ كُشِطَتۡ ﴾

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق القاف

١ - نُطقُها قريبةٌ من الكاف، نحو: ﴿ قَالُوا ﴾

٢ - المبالغةُ في إضعافِ تفخيمِها حالةَ كسرِها حتّى تتحوّلَ إلى كاف، نحو:

﴿ وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ﴾

٣ - قلبُها إلى حرف G، نحو: ﴿ قَلِيلٌ ﴾

٤ - خلطُ صَوتِها بالغين، نحو: ﴿ الْقَدْرِ ﴾

٥ - همسُها، نحو: ﴿ قَالُوا ﴾

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الكاف

١ - المبالغةُ في همسِها وهي متحرِّكة، نحو: ﴿ فَكَانُوا ﴾﴿ كُوِّرَتْ ﴾

٢ - تركُ همسِها وخاصّةً عند سكونِها، نحو:

﴿ ذِكْرَكَ ﴾﴿ يَكْتُبُونَ ﴾﴿ صَدْرَكَ ﴾﴿ وِزْرَكَ ﴾

٣- نُطقُها شبيهةً بالقاف، نحو:

﴿ وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾﴿ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴾

## جیم کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. اسے رخوت سے ادا کرنا، جیسے: ﴿جَعَلُوا﴾ ﴿وَجَنَّةٍ﴾

٢. اس کی آواز کو دال سے ملا دینا، جیسے: ﴿يَجْمَعُونَ﴾

٣. اس کی آواز کو شین سے ملا دینا، جیسے: ﴿الْمُجَـٰهِدِينَ﴾

٤. اسے یاء سے بدل دینا، جیسے: ﴿الْمَسْجِدِ﴾

٥. اسے حرف G کی طرح ادا کرنا، جیسے: ﴿الْحَجُّ﴾

## شین کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. اس کے مخرج میں اعتماد کے ضعف کے سبب، اس کی آواز میں ضعف ہونا، جیسے: ﴿أَشْتَرَوْا﴾

٢. اس کی آواز کو منہ کے اندر ہی محصور کر دینا، اس وجہ سے کہ دونوں طرفوں کے درمیان ڈھیلا پن بہت ہی کم ہوتا ہے، اس لیے آواز نکل نہیں پاتی، جیسے: ﴿أَشْتَرَوْا﴾

٣. اس کے مخرج کو زبان کے درمیان سے ذرا آگے کر دینا، چنانچہ اس کی آواز سین کی آواز سے ملتی جلتی ادا ہوتی ہے، جیسے: ﴿مِنَ الشَّيْطَٰنِ﴾

٤. اگر اس کے ساتھ کوئی موٹا حرف آ جائے، تو اسے بھی موٹا کر کے ادا کرنا، جیسے: ﴿شَطَطًا﴾

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الجيم

١ - نطقها رخوة ، نحو : ﴿ جَعَلُوا ﴾ ﴿ وَجَنَّةٍ ﴾

٢ - خلط صوتها بالدال ، نحو : ﴿ يَجْمَعُونَ ﴾

٣ - خلط صوتها بالشين ، نحو : ﴿ ٱلْمُجَٰهِدِينَ ﴾

٤ - قلبها ياءً ، نحو : ﴿ ٱلْمَسْجِدِ ﴾

٥ - نطقها مثل حرف G ، نحو : ﴿ ٱلْحَجُّ ﴾

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الشين

١ - ضعف صوتها بسبب ضعف الاعتماد على مخرجها ، نحو : ﴿ ٱشْتَرَوُا ﴾

٢ - إبقاءُ صوتها محصورًا ضمنَ الفم بسببِ عدم المباعدةِ قليلًا بينَ الفكّينِ فلا يتمكّنُ الصوتُ من الخروجِ ، نحو : ﴿ ٱشْتَرَوُا ﴾

٣ - تقديمُ مخرجِها قليلًا عن وسَطِ اللّسان : فيخرجُ صوتٌ مَشوبٌ بصوتِ السينِ ، نحو : ﴿ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ﴾

٤ - تفخيمُها إن جاورتْ حرفًا مفخّمًا ، نحو : ﴿ شَطَطًا ﴾

## یاء غیر مدہ کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. اسے بولتے ہوئے، زبان کے درمیانی حصے کے دباؤ میں مبالغہ کرنا، خصوصًا جب کہ اس پر شد پڑھی جائے، جیسے: ﴿ أَيْنَمَا ﴾ ﴿ إِيَّاكَ ﴾

٢. اس کی آواز کو غنے کی آواز سے ملا دینا، جیسے: ﴿ ٱلدُّنْيَا ﴾

## ضاد کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. اسے ظاء سے بدل دینا، جیسے: ﴿ ضَلَّ ﴾

٢. اسے دال سے بدل دینا، جیسے: ﴿ تُفِيضُونَ ﴾

٣. اس کی صفت استطالت کو سامنے رکھ کر اس کی آواز کو لمبا کر کے ادا کرنا، جیسے: ﴿ ٱلضَّآلِّينَ ﴾

٤. اس پر قلقلہ کر دینا، جیسے: ﴿ وَقَضْبًا ﴾

٥. اس کے ساتھ غنہ نکالنا، جیسے: ﴿ فَضْلُ ﴾

٦. اس کو بعد کے ساتھ مدغم کر دینا، جیسے: ﴿ أَضْطَرَّ ﴾ ﴿ عَرَضْتُم ﴾

# أَخْطَاءُ تَقَعُ عِنْدَ نُطْقِ اليَاءِ غَيْرِ المَدِّيَّةِ

١ - المبالغةُ في الضغطِ على وسطِ اللّسانِ عندَ النُّطقِ بها وخاصةً إن شددت
نحو : ﴿ أَيْنَمَا ﴾ ﴿ إِيَّاكَ ﴾

٢ - خلطُ صوتِها بشيءٍ من صوتِ الغُنَّة ، نحو : ﴿ ٱلدُّنْيَا ﴾

# أَبْرَزُ الأَخْطَاءِ الَّتِي تَحْدُثُ عِنْدَ نُطْقِ الضَّادِ

١ - إبدالُها ظاءً ، نحو : ﴿ ضَلَّ ﴾

٢ - إبدالُها دالًا ، نحو : ﴿ تُفِيضُونَ ﴾

٣ - نطقُ فراغٍ صوتيٍّ - بزعمِ استطالتِها - نحو : ﴿ ٱلضَّآلِّينَ ﴾

٤ - قلقلتُها ، نحو : ﴿ وَقَضْبًا ﴾

٥ - إخراجُ غُنَّةٍ معها ، نحو : ﴿ فَضْلٌ ﴾

٦ - إدغامُها بما بعدَها ، نحو : ﴿ ٱضْطُرَّ ﴾ ﴿ عَرَّضْتُم ﴾

## لام کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. باریک پڑھنے کی جگہ، اسے موٹا پڑھ دینا، جیسے: ﴿ اَللَّطِيفُ ﴾

٢. اسے موٹا پڑھنے کی جگہ باریک پڑھنا، جیسے: ﴿ مِنَ اللّٰهِ ﴾

٣. اس کو بعد والے حرف کے ساتھ مدغم کر دینا، جیسے: ﴿ أَنزَلْنَهُ ﴾ ﴿ وَلَا تُحَمِّلْنَا ﴾

٤. لام قمریہ کو جیم کے ساتھ مدغم کر دینا، جیسے: ﴿ اَلْجِبَالُ ﴾

٥. اس کی آواز کو کسی قدر غنے کے ساتھ ملا دینا، جیسے: ﴿ بِاللّٰهِ ﴾

## نون کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. نون پر وقف کرتے وقت، جتنا غنہ کرنے کا حق بنتا ہے، وہ حق نہ دینا، جیسے: ﴿ نَسْتَعِينُ ﴾

٢. نون پر وقف کرتے وقت، جتنا غنہ کرنے کا حق بنتا ہے، اس میں مبالغہ کرنا، جیسے: گذشتہ مثال

٣. نون کو ساکن کرتے وقت، اس کا قلقلہ کرنا، جیسے: ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾

٤. نون کو پُر پڑھنا، جیسے: ﴿ اَلنَّارَ ﴾

٥. جب نون مشدد ہو، تو اس کے غنے میں تطنین کرنا، جیسے: ﴿ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾ ،
اور تطنین غنے کی ادائی کے وقت، اس میں تلاطم اور اس کی آواز کو بار بار ہلانے کو کہتے ہیں

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق اللام

١ - تفخيمها في محل الترقيق، نحو: ﴿ اللَّطِيفُ ﴾

٢ - ترقيقها في محل التفخيم، نحو: ﴿ مِنَ اللَّهِ ﴾

٣ - إدغامُها بما بعدها، نحو: ﴿ أَنزَلْنَهُ ﴾ ﴿ وَلَا تُحَمِّلْنَا ﴾

٤ - إدغامُ اللام القمريّة في الجيم، نحو: ﴿ الْجِبَالُ ﴾

٥ - خلطُ صوتها بشيءٍ من الغُنّة، نحو: ﴿ بِاللَّهِ ﴾

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق النون

١ - عدمُ إعطائها حقّها من الغُنّة عند الوقف عليها في نحو: ﴿ نَسْتَعِينُ ﴾.

٢ - المبالغةُ في إعطائها حقّها من الغُنّة عند الوقف عليها كما في المثالِ السابق.

٣ - قلقلتُها إذا سكنَتْ، في نحو: ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾.

٤ - تفخيمها في نحو: ﴿ النَّارَ ﴾.

٥ - تطنينُ غُنّتِها إذا شُدّدت في نحو: ﴿ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴾ ويكونُ ذلك بتمويجِ الغُنّة وهزهزةِ صوتها أثناءَ أدائها.

## راء کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱۔ اسے غین سے بدل کر پڑھنا، یا منہ کے اندر تیرتی ہوئی آواز کے ساتھ بدل دینا، جیسے: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

۲۔ باریک پڑھنے کی جگہ پر موٹا، اور موٹا پڑھنے کی جگہ پر باریک پڑھنا، جیسے: ﴿ مُذَّكِرٍ ﴾ ﴿ مَرْيَمَ ﴾

۳۔ جب راء مشدد یا ساکن ہو، تو اس کی صفت تکریر میں مبالغہ کرنا، جیسے: ﴿ الرَّزَّاقُ ﴾ ﴿ ارْجِعُوا ﴾

۴۔ اسے انتہائی شدت کے ساتھ (چبا کر) پڑھنا، جیسے: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

۵۔ اسے پڑھتے ہوئے دونوں ہونٹوں کو ملا دینا، جیسے: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

۶۔ وقف کے وقت ساکن پڑھتے ہوئے اسے ظاہر نہ کرنا، جیسے: ﴿ خُسْرٍ ﴾ ﴿ السِّحْرَ ﴾

## طاء، دال اور تاء کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

| حرف | وہ غلطیاں جو اسے ادا کرتے ہوئے کی جاتی ہیں |
|---|---|
| طاء | ۱۔ اسے مہموس پڑھنا، جیسے: ﴿ فَطَالَ ﴾<br>۲۔ اسے نرم پڑھنا، جیسے: ﴿ طِبَاقًا ﴾ |
| دال | ۱۔ اس کی آواز کو کسی قدر تاء کے ساتھ ملا دینا، جیسے: ﴿ الدِّينِ ﴾<br>۲۔ اسے موٹا پڑھنا، جیسے: ﴿ صُدُورِ ﴾ |
| تاء | ۱۔ جب وہ متحرک ہو، تو اس کے ہمس میں مبالغہ کرنا، جیسے: ﴿ تَتَوَفَّاهُمُ ﴾<br>۲۔ اسے موٹا پڑھنا، جیسے: ﴿ تَطْمَئِنُّ ﴾<br>۳۔ اس کے ہمس کو، خصوصاً سکون کے وقت، چھوڑ دینا، جیسے: ﴿ تَتَمَارَىٰ ﴾ ﴿ تَتْرَا ﴾ |

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الراء

١ - إبدالُها غينًا أو صوتًا فمويًا عائمًا، نحو: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

٢ - تفخيمُها في محلِّ التَّرقيق وترقيقُها في محلِّ التَّفخيم، نحو: ﴿ مُذَكِّرٌ ﴾ ﴿ مَرْيَمَ ﴾

٣ - المبالغة في تكريرها إذا كانت مشدَّدةً أو ساكنة، نحو: ﴿ الرَّزَّاقُ ﴾ ﴿ ارْجِعُوا ﴾

٤ - نطقُها شديدةً ( مُخصرمة )، نحو: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

٥ - ضمُّ الشَّفتَين أثناء نُطقها، نحو: ﴿ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴾

٦ - عدمُ بيانها إذا سكنتْ للوقف، نحو: ﴿ خُسْرٍ ﴾ ﴿ الْبَحْرَ ﴾

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الطَّاء والدَّال والتَّاء

| الحرف | الأخطاء التي تحدثُ أثناء نُطقِه |
|---|---|
| الطاء | ١- همسُها، نحو: ﴿ فَطَالَ ﴾<br>٢ - ترقيقُها، نحو: ﴿ طِبَاقًا ﴾ |
| الدال | ١- خلطُ صوتِها بشيءٍ من التاء، نحو: ﴿ الدِّينِ ﴾<br>٢ - تفخيمُها، نحو: ﴿ صُدُورِ ﴾ |
| التاء | ١- المبالغةُ في همسِها وهي متحرِّكة، نحو: ﴿ تَتَوَفَّاهُمُ ﴾<br>٢ - تفخيمُها، نحو: ﴿ تَطْمَئِنُّ ﴾<br>٣- تركُ همسِها وخاصَّةً عند سكونِها، نحو: ﴿ تَتَمَارَىٰ ﴾ ﴿ تَتْرَا ﴾ |

## حروفِ صفیریہ کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱. سین کی آواز کو دوگنا کر دینا، جیسے: ﴿اَلصّٰلِحِیْنَ﴾ ﴿اَلْمَسْجِدِ﴾ ﴿یَزَّکّٰی﴾

۲. انہیں ادا کرتے وقت نچلے ہونٹ کو استعمال کرنا، جیسے: ﴿اَلصّٰلِحِیْنَ﴾ ﴿یَزَّکّٰی﴾

۳. صاد کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو ملا دینا، جیسے: ﴿اَلصّٰلِحِیْنَ﴾

٤. صاد کو باریک پڑھنا، جیسے: ﴿اَلْمَصِیْرُ﴾

٥. سین کو موٹا پڑھنا، جیسے: ﴿یَسْطُرُوْنَ﴾

٦. سین کی آواز کو زای سے ملا دینا، جیسے: ﴿وَاسْجُدْ﴾ ﴿اَلْمَسْجُوْرِ﴾ ﴿رِجْسٌ﴾

## حروفِ لثویہ (مسوڑھوں والے حروف) کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱. ان حروف کو پڑھتے وقت مطلوبہ مقدار سے زیادہ زبان کا کنارہ نکال دینا

۲. اس خیال سے کہ یہ حروف لثویہ ہیں، چنانچہ مسوڑھوں سے ادا ہوں گے، زبان کے کنارے کو، ثنایا علیا کے داخلی رخ پر، یا مسوڑھے پر رکھنا

۳. ظاء کو صاد سے اس طرح بدل دینا کہ اس میں سے زا کی بو آئے، جیسے: ﴿اَلظّٰلِمِیْنَ﴾

٤. ذال کو زا سے بدل دینا، جیسے: ﴿وَالذّٰکِرِیْنَ﴾

٥. ثاء کو سین، یا تاء سے بدل دینا، جیسے: ﴿فَکَثَّرَکُمْ﴾

## أَبْرَزُ ٱلْأَخْطَاءِ ٱلَّتِي تَحْدُثُ عِنْدَ نُطْقِ أَحْرُفِ ٱلصَّفِيرِ

١ - إضعافُ صفيرِها ، نحو : ﴿ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴾ ﴿ ٱلْمَسْجِدِ ﴾ ﴿ يَزَّكَّىٰ ﴾

٢ - إهمالُ الشَّفةِ السُّفلى عند نُطقِها ، نحو : ﴿ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴾ ﴿ يَزَّكَّىٰ ﴾

٣ - ضمُّ الشَّفتينِ عند نُطقِ الصَّادِ ، نحو : ﴿ ٱلصَّٰلِحِينَ ﴾

٤ - ترقيقُ الصَّادِ ، نحو : ﴿ ٱلْمَصِيرُ ﴾

٥ - تفخيمُ السِّينِ ، نحو : ﴿ يَسْطُرُونَ ﴾

٦ - خلطُ صوتِ السينِ بالزاي ، نحو : ﴿ وَٱسْجُدْ ﴾ ﴿ ٱلْمَسْجُورِ ﴾ ﴿ رِجْسٌ ﴾

## أَبْرَزُ ٱلْأَخْطَاءِ ٱلَّتِي تَحْدُثُ عِنْدَ نُطْقِ ٱلْأَحْرُفِ ٱللِّثَوِيَّةِ

١ - إخراجُ طَرَفِ اللِّسانِ عند نُطقِها زيادةً عن الحدِّ المطلوب .

٢ - وضعُ طَرَفِ اللِّسانِ عندَ اللِّثةِ أو الصَّفحةِ الدَّاخليَّةِ للثَّنايا العُليا بزَعمِ أنَّها حروفٌ لِثَوِيَّةٌ تخرجُ من اللِّثة .

٣ - إبدالُ الظَّاءِ صادًا مُشمَّةً زايًا ، نحو : ﴿ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴾

٤ - إبدالُ الذَّالِ زايًا ، نحو : ﴿ وَٱلذَّٰكِرِينَ ﴾

٥ - إبدالُ الثَّاءِ سينًا أو تاءً ، نحو : ﴿ فَكَثَّرَكُمْ ﴾

## فاء کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. فاء کے ہمس کے ضعف کی وجہ سے اسے ظاہر نہ کرنا، جیسے:

﴿ فَكَثَّرَكُمْ ﴾ ﴿ تَفْعَلُونَ ﴾

٢. اسے بدل کر حرف V کے مشابہ کر دینا، جیسے:

﴿ وَٱلضَّفَادِعَ ﴾

## واؤ غیر مدہ کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. اگر اس کے ساتھ موٹا حرف ہو، تو اس کو بھی موٹا کر دینا، جیسے: ﴿ وَٱللَّهُ ﴾

٢. اسے ادا کرتے وقت، دونوں ہونٹوں کو مکمل نہ ملانا، جیسے: ﴿ وَكَانَ ﴾

٣. دونوں ہونٹوں پر زیادہ دباؤ ڈال دینا، خصوصا جب اس پر شد ہو، جس سے مخرج کے زیادہ تنگ ہو جانے کی وجہ سے چیخ سی نکلنے لگتی ہے، جیسے: ﴿ قَوَّامِينَ ﴾ ﴿ خَوَّانًا ﴾

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الفاء

١- عدمُ بيانِها بسببِ ضَعفِ همسِها ، نحو :

﴿ فَكَثَّرَكُمْ ﴾ ﴿ تَفْعَلُونَ ﴾

٢- قلبُ ا إلىٰ ما يُشبِهُ حرفَ ( V ) في نحو :

﴿ وَالضَّفَادِعَ ﴾

## أخطاء تقع عند نطق الواو غير المدية

١ - تفخيمُها إن جاورتْ حرفًا مفخَّمًا ، نحو : ﴿ وَاللَّهُ ﴾

٢ - عدمُ ضمِّ الشفتَين ضمًّا تامًّا عند نُطقِها ، نحو : ﴿ وَكَانَ ﴾

٣ - الضغطُ الزائدُ علىٰ الشفتَين خاصّة إذا شُدِّدت مِمَّا يُحدِثُ لها ضجيجًا بسببِ التضيُّقِ الزائدِ للمخرج ، نحو : ﴿ قَوَّامِينَ ﴾ ﴿ خَوَّانًا ﴾

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الباء والميم

| الحرف | الأخطاء التي تحدث أثناء نطقه |
| --- | --- |
| الباء | ١- همسُها ، نحو : ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾<br>٢- تفخيمُها إن جاورتْ حرفًا مفخّمًا ، نحو : ﴿ ٱلْبَٰطِلَ ﴾<br>٣- عدمُ قلقلتها إن سكنتْ ، نحو : ﴿ يُبْصِرُونَ ﴾ |
| الميم | ١- بترُ صوتها عند الوقف عليها حتى تكادُ تصيرُ باءً ، نحو : ﴿ ٱلرَّحِيمِ ﴾<br>٢- تفخيمُها إن جاورتْ حرفًا مفخّمًا، نحو : ﴿ مَخْمَصَةٍ ﴾<br>٣- قلقلتُها إن سكنتْ ، نحو : ﴿ يَمْتَرُونَ ﴾ ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾ |

# باء اور میم کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

| حرف | وہ غلطیاں جو اسے ادا کرتے ہوئے سرزد ہوتی ہیں |
| --- | --- |
| باء | ۱. اس میں ہمس کرنا، جیسے: ﴿ بِسْمِ ٱللَّهِ ﴾<br>۲. اگر اس کے ساتھ موٹا حرف ہو، تو اسے بھی موٹا پڑھ دینا، جیسے: ﴿ ٱلْبَٰطِلَ ﴾<br>۳. اگر ساکن ہو، تو بھی قلقلہ نہ کرنا، جیسے: ﴿ يُبْصِرُونَ ﴾ |
| میم | ۱. اس پر وقف کرتے وقت اس کی آواز کو کاٹ دینا، حتیٰ کہ وہ باء بننے کے قریب ہو جائے، جیسے: ﴿ ٱلرَّحِيمِ ﴾<br>۲. اگر اس کے ساتھ موٹا حرف ہو، تو اسے بھی موٹا کر دینا، جیسے: ﴿ مَخْمَصَةٍ ﴾<br>۳. اگر ساکن ہو، تو اس پر قلقلہ کر دینا، جیسے: ﴿ يَمْتَرُونَ ﴾ ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾ |

۹

# دو ملتے جلتے حروف

# الْحَرْفَانِ الْمُلْتَقِيَانِ

• تمہید: ادغام کی تعریف

تـمهيد : تَعْرِيفُ الإِدْغَامِ

• دو ملتے جلتے حروف کے احوال:

أحْوَالُ الحَرْفَـيْنِ الْمُلْتَقِيَيْنِ

• دو متماثل حروف

الْمُتَمَاثِلاَنِ

• دو متجانس حروف

الْمُتَجَانِسَانِ

• دو متقارب حروف

الْمُتَقَارِبَانِ

• دو متباعد حروف

الْمُتَبَاعِدَانِ

# ادغام

لغت میں ادغام: داخل کرنے کو کہتے ہیں
عرب کہتے ہیں: أَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِي فَمِ الفَرَس، "میں نے لگام کو گھوڑے کے منہ میں داخل کر دیا"
اور یوں بھی کہتے ہیں: أَدْغَمْتُ السَّيْفَ فِيْ غِمْدِهِ، "میں نے تلوار کو اس کی میان میں داخل کیا"



اور اصطلاح میں ادغام: حرفِ ساکن کو حرف متحرک کے ساتھ بایں طور ملا دینا ہے کہ دونوں میں سے دوسرے کی: جنس کا، ایک حرف مشدّد بن جائے، اور مخرج ان دونوں کو ادا کرتے وقت، ایک ہی مرتبہ اٹھتا ہے، جیسے: ﴿وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ﴾ ﴿هَمَّت طَّآئِفَتَانِ﴾

# دو متماثل حروف

وہ ایسے دو حرف ہیں، جو مخرج اور صفات میں متفق ہوں
جب دو متماثل حرف اکٹھے ہو جائیں، اور ان میں سے اوّل ساکن ہو، اور حرفِ مدہ بھی نہ ہو، تو: ادغام واجب ہوتا ہے، جیسے:

﴿وَقَد دَّخَلُواْ﴾ ﴿بَل لَّا تُكْرِمُونَ﴾ ﴿يُدْرِككُّمُ﴾ ﴿يُكْرِههُّنَّ﴾

اور اگر دونوں میں سے پہلا حرف متحرک ہو، یا حرفِ مدہ ہو تو: ادغام نہیں ہو گا، جیسے:

﴿يَعْلَمُ مَا﴾ ﴿فِي يَوْمٍ﴾ ﴿اَصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ﴾

# الإدغام

**الإدغامُ لغة** : الإدخالُ .

**تقولُ العربُ** : أدغمْتُ اللّجامَ في فمِ الفَرَسِ ، أي أدخَلْتُه فيها .

**وتقولُ أيضا** : أدغمْتُ السيفَ في غِمدِه .





**واصطلاحا** : هو إيصالُ حرفٍ ساكنٍ بحرفٍ مُتحرِّكٍ بحيثُ يصيرانِ حرفًا واحدًا مشدَّدًا من جنسِ الثاني يرتفعُ المخرجُ عنهما ارتفاعةً واحدةً ، نحو: ﴿وَلۡيَكۡتُب بَّيۡنَكُمۡ﴾ ﴿هَمَّت طَّآئِفَتَانِ﴾

# الحرفانِ المتماثلانِ

هُما الحرفانِ المتفقانِ في المخرجِ والصفاتِ .

فإذا التقى حرفانِ **متماثلان** - والأوّلُ منهما ساكنٌ وليس بحرفِ مدٍّ - **وجبَ الإدغامُ** ، نحو :

﴿وَقَد دَّخَلُواْ﴾ ﴿بَل لَّا تُكۡرِمُونَ﴾ ﴿يُدۡرِككُّمُ﴾ ﴿يُكۡرِههُّنَّ﴾

فإن تحرَّكَ الأوَّلُ منهما أو كان حرفَ مدٍّ **فلا إدغامَ** ، نحو :

﴿يَعۡلَمُ مَا﴾ ﴿فِي يَوۡمٍ﴾ ﴿ٱصۡبِرُواْ وَصَابِرُواْ﴾

# دو متجانس حروف

ایسے دو حروف کو کہتے ہیں: جو مخرج میں تو متفق ہوں، اور بعض صفات میں مختلف ہوں
چنانچہ جب دو متجانس حرف، آئندہ پیش آنے والی صورتوں میں اکٹھے ہو جائیں، جب کہ ان میں سے پہلا حرف ساکن ہو: تو ادغام واجب ہو گا، جیسے: ﴿ قَد تَّبَيَّنَ ﴾
دو متجانس حروف کا ادغام، ان کے التقاء کی مندرجہ ذیل آٹھ صورتوں میں منحصر ہے:

## متجانس حروف کے ادغام کی آٹھ حالتیں

١. دال کا ظاء میں، جیسے: ﴿ إِذ ظَّلَمْتُمْ ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( إِظَّلَمْتُمْ )

٢. دال کا تاء میں، جیسے: ﴿ قَد تَّبَيَّنَ ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( قَتَّبَيَّنَ )

٣. تاء کا دال میں، جیسے: ﴿ أَثْقَلَت دَّعَوَا ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( أَثْقَلَدَّعَوَا )

٤. تاء کا طاء میں، جیسے: ﴿ فَآمَنَت طَّآئِفَةٌ ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( فَآمَنَطَّآئِفَةٌ )

٥. لام کا راء میں، (فراء کے اس مذہب پر کہ وہ دونوں متجانس ہیں)، جیسے:

﴿ قُل رَّبِّ ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( قُرَّبِّ )

جب کہ سیبویہ کے مذہب کے مطابق: وہ متقاربین میں ادغام کے واجب ہونے کی قبیل سے ہے

# الحرفان المتجانسان

هما الحرفانِ المتفقانِ في المخرجِ والمختلفانِ في بعضِ الصفات .

فإذا التقى حرفانِ متجانسان من الصُّورِ الآتيةِ - والأوّلُ منهما ساكنٌ - وجبَ الإدغامُ ، نحو : ﴿ قَدتَّبَيَّنَ ﴾ .

وينحصرُ إدغامُ المتجانسين في ( ٨ ) صورٍ من التقائهما وهي :

## الحالاتُ الثمانيةُ لإدغام المتجانسَين

١ - الدالُ في الظاء ، نحو : ﴿ إذ ظَّلَمْتُمْ ﴾ ـ تُقرا ← ( إظَّلَمْتُمْ )

٢- الدالُ في التاء ، نحو : ﴿ قَدتَّبَيَّنَ ﴾ ـ تُقرا ← ( قَتَّبَيَّنَ )

٣- التاءُ في الدال ، نحو : ﴿ أَثْقَلَت دَّعَوَا ﴾ ـ تُقرا ← ( أثْقَلَدَّعَوَا )

٤ - التاءُ في الطاء ، نحو : ﴿ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ ﴾ ـ تُقرا ← ( فآمَنَطّآئِفَةٌ )

٥ - اللامُ في الرَّاء ( على مذهبِ الفرَّاءِ أنَّهما من المتجانسَين ) نحو :

﴿ قُل رَّبِّ ﴾ ـ تُقرا ← ( قُرَّبِّ )

أمَّا على مذهب سيبَوَيْه فهو من الإدغامِ الواجبِ في المتقاربَيْن .

٦. ثاء کا ذال میں، جیسے:

﴿يَلْهَثْ ذَّلِكَ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( يَلْهَذَّالِكَ )

اس حرف کے، متجانسین میں سے ہونے کے باوجود، قرّاء کے درمیان اختلاف واقع ہوا ہے، چنانچہ ان میں سے بعض نے اسے اظہار کے ساتھ پڑھا ہے، اور باقی قراء نے اس میں ادغام کیا ہے

اور « الشَّاطبية » کے طریق سے حفص کی روایت میں: اس میں فقط ادغام ہی ہے

جب کہ « طيِّبة النَّشر » کے طریق سے حفص کی روایت میں: اس میں اظہار اور ادغام دونوں ہیں

٧. باء کا میم میں، جیسے:

﴿ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( ارْكَمَّعَنَا )

ان دونوں کے متجانس حروف میں سے ہونے کے باوجود، قراء کے درمیان اختلاف ہوا ہے، چنانچہ بعض نے اظہار کیا ہے، اور باقی نے ادغام کیا ہے

اور « الشَّاطبية » کے طریق سے حفص کی روایت میں: اس میں فقط ادغام ہی ہے

جب کہ « طيِّبة النَّشر » کے طریق سے حفص کی روایت میں: اس میں اظہار اور ادغام ہردونوں ہیں

٨. طاء کا تاء میں، اور یہ ادغام ناقص ہے، اس لیے کہ قوی حرف، بالکلیہ حرفِ ضعیف میں داخل نہیں ہوتا، چنانچہ عرب طاء ساکنہ کو تاء میں، اس کی صفتِ اطباق کو باقی رکھتے ہوئے مدغم کرتے تھے، جس کا طریقہ یہ تھا کہ: متکلم اپنی زبان کو بغیر قلقلہ والی طاء پر چمٹا لے، پھر تاء متحرکہ پر جدا کرے، اور یہ اللہ تعالی کے اس قول میں ہے:

﴿أَحَطتُ﴾ ﴿بَسَطتَ﴾ ﴿فَرَّطتُمْ﴾ ﴿فَرَّطتُ﴾

٦- التاءُ في الدال ، وهو : ﴿ يَلْهَثْ ذَٰلِكَ ﴾ ـ تُقرأ ← ( يَلْهَذَّالِكَ )

وقد وردَ في هذا الحرفِ - مع كونِه من المتجانسَين - خلافٌ بينَ القرَّاء فأظهرَه بعضُهم وأدغمَه الباقون .

ولحفص من طريقِ الشاطبيَّةِ فيه الإدغامُ فقط .

أمَّا من طريقِ طيِّبة النشر فلحفص فيه الإظهارُ والإدغام .

٧- الباءُ في الميم ، وهو : ﴿ ٱرْكَب مَّعَنَا ﴾ ـ تُقرأ ← ( ارْكمَّعنَا )

وردَ فيه - مع كونِه من المتجانسَين - خلافٌ بينَ القرَّاء ، فأظهرَه بعضُهم وأدغمَه الباقون .

ولحفص من طريقِ الشاطبيَّةِ فيه الإدغامُ فقط .

أمَّا من طريقِ طيِّبة النشر فلحفص فيه الإظهارُ والإدغام .

٨ - الطاءُ في التاء : وهو إدغامٌ ناقص ؛ لأنَّ الحرفَ القويَّ لا يَدخلُ بكلِّه في الضعيف ، فكانتِ العربُ تُدغمُ الطاءَ الساكنةَ في التاءِ مع إبقاءِ صفةِ الإطباقِ منها ، ويكونُ ذلك بأن يُطبِقَ المتكلِّمُ لسانَه على طاءٍ غيرِ مقلقلة ، ثمَّ يُجافيه عن تاءٍ متحرِّكة ، وذلك في قوله تعالى :

﴿ أَحَطتُ ﴾ ﴿ بَسَطتَ ﴾ ﴿ فَرَّطتُمْ ﴾ ﴿ فَرَّطتُ ﴾

# دو متقارب حروف

وہ ایسے دو حرف ہیں، جو مخرج اور صفات میں قریب ہوں، جیسے:

﴿ نَخْلُقكُّم ﴾ ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ﴾ ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ ﴾

# دو متقارِب حروف کا ادغام

جہاں اتفاق ہے | جہاں اختلاف ہے

# دو متقارب حروف کا متفق علیہ اِدغام

١ لام کا راء میں ادغام، جیسے: ﴿ وَقُل رَّبِّ ﴾ ← کو یوں پڑھا جائے گا ← ( وَقُرَّبِّ )

اور یہ سیبویہ کے مذہب پر ہے، اس لیے کہ یہ ان کے مذہب پر متقاربین میں واجب ادغام کی صورت ہے

٢. قاف کا کاف میں ادغام، جیسا کہ سورہ مرسلات میں اللہ تعالی کا یہ قول ہے: ﴿ أَلَمْ نَخْلُقكُّم ﴾

اہلِ اداء کا اس مقام پر ، قاف کو کاف میں مدغم کرنے پر تو اتفاق ہے، اس کے بعد پھر اختلاف ہے جمہور کا کہنا تو یہ ہے کہ : تشدید کی تکمیل کے لیے اس میں محض ادغام کیا جائے گا، اور مکی بن ابی طالب، اور ابو بکر بن مہران اس میں ادغام ناقص کے قائل ہیں، اور یہ ادغام صفتِ استعلاء کو باقی رکھتے ہوئے کیا جائے گا

اور یہ موقف، شاطبیۃ اور طیبہ کے طریق سے، روایتِ حفص کی بناء پر ہے کہ : ادغام کامل ہو گا، اور اس کی علامت یہ ہے کہ : کاف کی تشدید کے ساتھ، قاف کو سکون سے خالی کر دیا جائے گا

# الحرفان المتقاربان

هما الحرفانِ المتقاربانِ في المخرجِ والصفاتِ ، نحو :

﴿ نَخْلُقكُّم ﴾ ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ﴾ ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ ﴾

# إدغام الحرفين المتقاربين

| | |
|---|---|
| موضعُ اتِّفاق | موضعُ اختلاف |

# المتفق عليه من إدغام الحرفين المتقاربين

١- اللّامُ في الرَّاء ، نحو : ﴿ وَقُل رَّبِّ ﴾ ← تُقرأ ← ( وَقُرَّبِّ )

وذلك على مذهبِ سِيبَوَيْه ؛ لأنَّه عندَه من الإدغامِ الواجبِ في المتقاربَين .

٢ - القافُ في الكافِ من قوله تعالى : ﴿ أَلَمْ نَخْلُقكُّم ﴾ في المُرسَلات

فقد اتفقَ أهلُ الأداءِ على إدغامِ القافِ في الكافِ منها ، ثمَّ اختلفوا :

فذهبَ الجمهورُ منهم إلى جعلِه إدغامًا محضًا مستكمِلَ التشديد .

وذهبَ مكيُّ بنُ أبي طالبٍ وأبو بكرِ بنُ مِهْرانَ إلى الإدغامِ الناقصِ فيه

وذلك بتبقيةِ صفةِ الاستعلاء .

وهي على روايةِ حفصٍ من طريقَي : الشاطبيَّةِ والطيِّبة بالإدغامِ الكامل

وعلامتُه تجريدُ القافِ من السكونِ مع تشديدِ الكاف .

۳. تیرہ (۱۳) حروف میں لام شمسی کا ادغام ہوتا ہے، اور عنقریب اس کا بیان (صفحہ ۲۱۲) پر (لام تعریف کی بحث) میں آ جائے گا

٤. (لَمْ یَرْوِ) کے حروف میں نون ساکن، اور تنوین کا ادغام، اور اس کی تفصیلی بحث کا بیان (صفحہ ۲۳۲) پر آ جائے گا

## دو متقارب حروف میں مختلف فیہ ادغام

علم قراءات میں اس کی بحث و تمحیص کی جاتی ہے، اور اس ادغام کی صورتیں ان جیسے مقامات پر پیش آتی ہیں:

دال کا ضاد میں ادغام، اس قول میں: ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ﴾

اور تاء کا ثاء میں ادغام، اس قول میں: ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ ﴾

امام حفص عن عاصم ان تمام میں اظہار کرتے ہیں

## دو متباعد حروف

یہ ایسے دو حروف ہوتے ہیں جو اپنے مخرج اور صفات میں دور دور ہوں، جیسے:

﴿مَنْ ءَامَنَ﴾ ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ﴿يُؤْمِنُونَ﴾ ﴿تَشْكُرُونَ﴾

اور تمام قراءات میں ان کا حکم اظہار کا ہے

٣ - اللامُ الشمسيَّة في ( ١٣ ) حرفًا ، وسيأتي بيانُها في بحثِ لام التعريف ص (212)

٤ - النونُ الساكنةُ والتنوينُ في حروفِ : لَمْ يَرْوِ ، وسيأتي بيانُها في بحثِها ص (232)

## المختلَفُ فيهِ مِن إدغامِ الحرفينِ المتقاربينِ

يُبحَثُ عنه في عِلمِ القراءاتِ ، وذلك نحوُ :

- إدغامِ الدالِ في الضادِ مِن : ﴿ فَقَدْ ضَلَّ ﴾

- والتاءِ في الثاءِ مِن : ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُودُ ﴾

وحفصٌ عن عاصمٍ يُظهِرُ ذلكَ كُلَّه .

## الحرفانِ المتباعدانِ

هما الحرفانِ المُتباعدانِ في المخرجِ والصفاتِ ، نحو :

﴿ مَنْ ءَامَنَ ﴾ ﴿ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ ﴿ يُؤْمِنُونَ ﴾ ﴿ تَشْكُرُونَ ﴾

وحُكمُهما الإظهارُ في كُلِّ القراءاتِ .

# فائدہ

۱. مصحف کے ضبط کے اصولوں کے تحت، ادغام کامل کی علامت یہ ہے کہ پہلے حرف کو سکون سے خالی کر دیا جاتا ہے، اور اگلے حرف پر تشدید لکھی جاتی ہے، جیسے:

﴿يُدْرِككُّمُ﴾ ﴿عَصَوا وَّكَانُوا﴾ ﴿ارْكَب مَّعَنَا﴾

﴿وَقُل رَّبِّ﴾ ﴿أَلَمْ نَخْلُقكُّم﴾ ﴿السَّمَآءُ﴾

۲. مصحف کے ضبط کے اصولوں کے تحت، ادغام ناقص کی علامت یہ ہے کہ پہلے حرف کو سکون سے خالی کر دیا جاتا ہے، اور اگلے حرف پر تشدید بھی نہیں لکھی جاتی، جیسے:

﴿أَحَطتُ﴾ ﴿بَسَطتَ﴾

﴿فَرَّطتُمْ﴾ ﴿فَرَّطتُ﴾

# فَائِدَة

علامةُ الإدغامِ الكاملِ في ضبطِ المصحفِ هي تجريدُ الحرفِ الأوَّلِ من السُّكون ، مع تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ يُدْرِككُّمُ ﴾ ﴿ عَصَوا وَّكَانُوا ﴾ ﴿ ارْكَب مَّعَنَا ﴾

﴿ وَقُل رَّبِّ ﴾ ﴿ أَلَمْ نَخْلُقكُّمْ ﴾ ﴿ ٱلسَّمَآءُ ﴾

علامةُ الإدغامِ الناقصِ في ضبطِ المصحفِ هي تجريدُ الحرفِ الأوَّلِ منَ السكونِ مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ أَحَطتُ ﴾ ﴿ بَسَطتَ ﴾

﴿ فَرَّطتُمْ ﴾ ﴿ فَرَّطتُ ﴾

# لام تعریف

یہ وہ لام ساکن ہے جسے عرب لوگ معرفہ بنانے کے لیے ناموں سے پہلے لایا کرتے ہیں اور اس سے پہلے بھی ہمزۂ وصل مفتوح لایا جاتا ہے، جیسے:

﴿ اَلْجِبَالُ ﴾ ﴿ اَلسَّمَآءُ ﴾

## لام تعریف کے بعد حروفِ ہجاء کے آنے کے اعتبار سے، اس کی حالت

**قمریہ**

۱۴ حروف کے ساتھ ظاہر ہو کر آئے گا

**شمسیہ**

۱۴ حروف میں مدغم ہو جائے گا

# لَامُ التَّعرِيفِ

هي **لامٌ ساكنةٌ** تجعلُها العربُ قبلَ الأسماءِ لتعريفِها ويَسبِقُها همزةُ وصلٍ مفتوحة ، نحو :

﴿ ٱلْجِبَالُ ﴾ ﴿ ٱلسَّمَآءُ ﴾

## وَضعُ لَامِ التَّعرِيفِ مَعَ حُرُوفِ الهِجَاءِ بَعدَهَا

| قَمَرِيَّة | شَمْسِيَّة |
|---|---|
| مُظهَرةٌ عند (١٤) حرفًا | مُدغمَةٌ في (١٤) حرفًا |

# قمری لام

عرب لوگ لام تعریف کو چودہ حروف میں ظاہر کرتے ہیں، جنہیں شیخ سلیمان جمزوری (جو ۱۱۹۸ ہجری میں زندہ تھے)، نے اس جملے میں جمع کیا ہے:

**اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيمَهُ**

[اور اردو میں اس جملے میں تمام حرف کو جمع کر دیا گیا ہے: **حق کا خوف عجب غم ہے**]

اور یہ اظہار اس وجہ سے ہوتا ہے کہ: لام کا مخرج ان حروف کے مخارج سے دور ہے، جیسے: ﴿ اَلْجِبَالُ ﴾ ﴿ اَلْقَمَرُ ﴾ ﴿ اَلْاَرْضُ ﴾ ﴿ اَلْحَجِّ ﴾

# شمسی لام

عرب لوگ لام تعریف کو لام کے سوا، چودہ قریبی مخارج سے نکلنے والے حروف میں مدغم کرتے ہیں، چنانچہ یہ متماثل حروف کی قبیل سے ہیں، جیسے:

﴿ وَالشَّمْسِ ﴾ ﴿ اَلسَّمَآءُ ﴾ ﴿ اَلدَّاعِ ﴾ ﴿ اَلَّيْلَ ﴾

اور شیخ سلیمان جمزوری، نے آئندہ شعر کے کلمات کے اوائل میں انہیں جمع کر دیا ہے:

**طِبْ ثُمَّ صِلْ رِحْمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ دَعْ سُوءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيفًا لِلْكَرَمْ**

# اللام القمرية

تُظهِرُ العربُ لامَ التعريفِ عندَ ( ١٤ ) حرفًا جمعَها الشيخُ سليمانُ الجَمْزوريُّ (كان حيًّا ١١٩٨ هـ) في : إبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقيمَهُ وذلك لبُعدِ مخرجِ اللَّامِ عن مخارجِ تلكَ الحروفِ ، نحو :

﴿ ٱلْجِبَالُ ﴾ ﴿ ٱلْقَمَرُ ﴾ ﴿ ٱلْأَرْضُ ﴾ ﴿ ٱلْحَجِّ ﴾

# اللام الشمسية

تُدغِمُ العربُ لامَ التعريفِ في ( ١٤) حرفًا مقارِبًا لها إلَّا اللَّامَ فهي من قَبيلِ المتماثلَين ، نحو :

﴿ وَٱلشَّمْسِ ﴾ ﴿ ٱلسَّمَآءُ ﴾ ﴿ ٱلدَّاعِ ﴾ ﴿ ٱلَّيْلَ ﴾

وقد جمعَها الجَمْزوريُّ في أوائلِ كلماتِ البيتِ التالي :

طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ دَعْ سُوءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيفًا لِلْكَرَمْ

# فَائِدَة

علامةُ إظهارِ لامِ التعريفِ في ضبطِ المصحفِ وضعُ رأسِ الخاءِ من غيرِ نقطة (ح) فوقَ اللّامِ، نحو:

﴿ ٱلْجِبَالُ ﴾ ﴿ ٱلْقَمَرُ ﴾ ﴿ ٱلْأَرْضُ ﴾ ﴿ ٱلْحَجِّ ﴾

علامةُ إدغامِ لامِ التعريفِ في ضبطِ المصحفِ تجريدُها منَ السُّكونِ وتشديدُ الحرفِ التالي، نحو:

﴿ وَٱلشَّمْسِ ﴾ ﴿ ٱلسَّمَآءُ ﴾ ﴿ ٱلدَّاعِ ﴾

## فائده

١. ضبطِ مصحف میں، لام تعریف کے اظہار کی علامت: لام کے اوپر، بغیر نقطے کے، خاء کے سرے (ح)، کا لکھا جانا ہے، جیسے:

﴿ ٱلْجِبَالُ ﴾ ﴿ ٱلْقَمَرُ ﴾ ﴿ ٱلْأَرْضُ ﴾ ﴿ ٱلْحَجِّ ﴾

٢. ضبطِ مصحف میں، لام تعریف کے ادغام کی علامت: اسے سکون سے خالی کرنا، اور اگلے حرف کو مشدّد کرنا ہے، جیسے:

﴿ وَٱلشَّمْسِ ﴾ ﴿ ٱلسَّمَآءُ ﴾ ﴿ ٱلدَّاعِ ﴾

10

# میم اور نون کے احکام
# أَحْكَامُ الْمِيمِ وَالنُّونِ

- نون اور میم مشدد
  النُّون وَالْمِيم الْمُشَدَّدَتَانِ
- میم ساکن کے احکام
  أحكَام الْمِيم السَّاكِنَة
- نون ساکن اور تنوین کے احکام
  أحكَامُ النُّونِ السَّاكِنَة وَالتَّنْوِين
- غنوں کے زمانے
  أزمِنَةُ الْغُنَنْ

# نون اور میم مشدّد

نون یا میم مشدد کو ادا کرتے وقت ، قاری پر لازم ہے کہ ان دونوں میں، وصل اور وقف کے اعتبار سے جتنا کامل ترین غنہ ہو سکتا ہو، اتنا لمبا غنہ کرے، جیسے:

﴿ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ﴾ ﴿ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ﴾

﴿ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴾ ﴿ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى ﴾

# میم ساکن کے احکام

| | | |
|---|---|---|
| ۱. ادغام | ۲. اخفاء | ۳. اظہار |

# النُّونُ وَالمِيمُ المُشَدَّدَتَانِ

يجبُ على القارئِ عندَ النُّطقِ بِنُونٍ أو ميمٍ مشدَّدتَينِ تطويلُ الغُنَّةِ فيهما أكملَ ما تكونُ وصلًا ووقفًا، نحو:

﴿ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ ﴾ ﴿ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ﴾

﴿ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴾ ﴿ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى ﴾

# أَحْكَامُ المِيمِ السَّاكِنَةِ

| ١ - الإدغام | ٢ - الإخفاء | ٣ - الإظهار |
|---|---|---|

## پہلا حکم: ادغام

ادغام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف (صفحہ نمبر ۲۰۱) پر چکی ہے

میم ساکن کے بعد جب ایک اور حرفِ میم ہی آ جائے، تو اس پر لمبے ترین غنے کے ساتھ ادغام کیا جائے گا*، جیسے:

﴿لَكُم مَّا﴾ ﴿مَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ﴾

* غنوں کے زمانے کی بحث کے لیے دیکھیے، (صفحہ نمبر ۲۵٦)

## دوسرا حکم: اخفاء

لغت میں اخفاء: چھپانے کو کہتے ہیں

اور اصطلاح میں اخفاء: کسی حرف کو اظہار اور ادغام کی درمیانی صفت کے ساتھ، تشدید سے خالی کر کے، حرفِ اول میں غنہ باقی رکھتے ہوئے ادا کرنا ہے

۱- «اظہار و ادغام کی درمیانی صفت» کا مطلب یہ ہے کہ: اس میں اظہار کی بو بھی ہو، اور ادغام کی بو بھی ہو، جب کہ اس میں ان دونوں کی مخالفت بھی ہو (صفحہ نمبر ۲۲۳)، کا جدول اسے خوب واضح کرتا ہے

۲- «تشدید سے خالی ہونے» کا مطلب یہ ہے کہ: مستقل اِخفاء کیے جانے والے حرف کی آواز باقی رہے، اور جس کے پاس اخفاء کیا جا رہا ہے، اس کی آواز باقی نہ رہے

۳- اور «حرفِ اول میں غنہ باقی رہنے کے ساتھ» کا مطلب یہ ہے کہ: اخفا کیے جانے والے حرف کے ساتھ غنہ کی آواز باقی رہے، اور جس حرف کے ساتھ اخفا کیا جا رہا ہے، اس کی آواز کے ساتھ غنہ نہ ہو، جیسے: ﴿تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ﴾

جب میم ساکن کے بعد ایک حرف: (باء) آ جائے، تو اس میں غنے کے ساتھ اِخفاء کیا جائے گا، جیسے:

﴿تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ﴾ ﴿وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ﴾



اخفاء والے میم کو ادا کرتے ہوئے ہونٹوں کی شکل، اور یہ دونوں ہونٹوں کو آپس میں ملانے سے ادا ہوتا ہے نہ کہ دور کرنے اور سکیڑنے سے

# الحكم الأول : الإدغام

تقدَّم تعريفُ الإدغامِ لغةً واصطلاحًا ص (201)

تُدغَمُ الميمُ الساكنةُ إذا أتى بعدَها حرفٌ واحدٌ وهو **الميمُ** مع تطويلِ الغُنَّةِ أكملَ ما تكونُ (*)، نحو :

﴿ لَكُم مَّا ﴾ ﴿ مَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ ﴾

(*) انظر بحث أزمنة الغُنَّن ص (256)

# الحكم الثاني : الإخفاء

**لغةً** : السَّترُ .

**واصطلاحًا** : هو نُطقُ بحرفٍ بصفةٍ بينَ الإظهارِ والإدغامِ ، عارٍ عنِ التشديدِ ، مع بقاءِ الغُنَّةِ في الحرفِ الأوَّلِ .

١ - فمعنى « **بصفةٍ بينَ الإظهارِ والإدغامِ** » : أي فيه شبهٌ بالإظهارِ وشبهٌ بالإدغامِ ، كما فيه **مخالفةٌ** لهما ، والجدولُ الذي في ص (223) يُبيِّنُ ذلك .

٢ - ومعنى « **عارٍ عنِ التشديدِ** » : أي يبقى صوتُ الحرفِ المُخفَى مستقلًّا عن صوتِ الحرفِ المُخفَى عندَه .

٣ - ومعنى « **مع بقاءِ الغُنَّةِ في الحرفِ الأوَّلِ** » : أي يبقى صوتُ الغُنَّةِ مع الحرفِ المُخفَى ولا يكونُ مع صوتِ الحرفِ المُخفَى عندَه ، نحو : ﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾ .



تُخفَى الميمُ الساكنةُ بغُنَّةٍ إذا أتى بعدَها حرفٌ واحدٌ ، وهو **الباءُ**

نحو ﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾ ﴿ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴾

# تیسرا حکم: اظہار

**لغت میں اظہار:** وضاحت کرنے کو کہتے ہیں

**اور اصطلاح میں اظہار:** ہر حرف کو اس کے مخرج سے، غنے میں زیادتی کیے بغیر ادا کرنا ہے

جب میم ساکن کے بعد، میم اور باء ساکن کے علاوہ حروف تہجی میں سے کوئی بھی حرف آ جائے، تو اس میں اظہار کیا جائے گا، جیسے: ﴿هُمْ فِيهَا﴾ ﴿أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

# تنبیہ

جب واؤ یا فاء، میم ساکن کے بعد آ جائے، تو قاری کو اس میم ساکن کے اخفاء سے بچنا چاہیے، جیسے: ﴿أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ﴾ ﴿هُمْ فِيهَا﴾

اور یہ اس لیے کہ میم اور واؤ کا مخرج تو متحد ہے، اور فاء کا مخرج قریب ہے

# اِظہار، اِخفاء اور اِدغام میں فرق

| | دو حرفوں کو نکالنا | پہلا حرف |
|---|---|---|
| اظہار میں | دو مرتبہ کے ارتفاع کے ساتھ | اس کی آواز ظاہر ہو گی |
| اخفاء میں | ایک مرتبہ ارتفاع کے ساتھ | اس کی آواز ظاہر ہو گی |
| ادغام میں | ایک مرتبہ ارتفاع کے ساتھ | دوسرے کی طرف پھر جائے گا |

# الحُكمُ الثَّالِثُ: الإظْهارُ

الإظهارُ لغةً: البيانُ.

واصطلاحًا: إخراجُ كُلِّ حرفٍ مِن مخرجِه مِن غيرِ زيادةٍ في الغُنَّةِ.

تُظهَرُ الميمُ الساكنةُ إذا أتى بعدَها حرفٌ من حروفِ الهجاءِ

إلَّا الميمَ والباءَ، نحو ﴿هُمْ فِيهَا﴾ ﴿أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

# تنبيه

لِيَحذَرِ القارئُ مِن إخفاءِ الميمِ الساكنةِ إذا أتى بعدَها

واوٌ أو فاءٌ، نحو: ﴿أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ﴾ ﴿هُمْ فِيهَا﴾

وذلك لاتِّحادِ مخرجِ الميمِ مع الواوِ، وقُربِه مِن الفاءِ.

# الفرقُ بينَ الإظهارِ والإخفاءِ والإدغامِ

| | إخراجُ الحرفَين | الحرفُ الأوَّل |
|---|---|---|
| في الإظهار | بارتفاعتَين | صوتُه ظاهر |
| في الإخفاء | بارتفاعةٍ واحدة | صوتُه ظاهر |
| في الإدغام | بارتفاعةٍ واحدة | تحوَّل إلى الثاني |

## فائدہ

١. مصحف کے ضبط میں میم ساکن کے ادغام کی علامت: اسے سکون سے خالی کرنا، اور اگلے حرف پر تشدید لگانا ہے، جیسے:

﴿لَكُم مَّا﴾ ﴿مَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ﴾

٢. مصحف کے ضبط میں، میم ساکن کے اخفاء کی علامت: اسے سکون سے خالی کرنا، اور اگلے حرف پر تشدید نہ لگانا ہے، جیسے:

﴿تَرۡمِيهِم بِحِجَارَةٍ﴾ ﴿وَمَا هُم بِمُؤۡمِنِينَ﴾

٣. مصحف کے ضبط میں، میم ساکن کے اظہار کی علامت: میم کے اوپر، بغیر نقطے کے خاء کے سرے (ۡ) کا لکھ دینا ہے، جیسے:

﴿هُمۡ فِيهَا﴾ ﴿أَمۡ لَمۡ تُنذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُونَ﴾

# فَائِدَة

١ ـ علامةُ إدغامِ الميمِ السَّاكنةِ في ضبطِ المصحفِ تجريدُها من السكونِ وتشديدُ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ لَكُم مَّا ﴾ ﴿ مَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ ﴾

٢ ـ علامةُ إخفاءِ الميمِ الساكنةِ في ضبطِ المصحفِ تجريدُها منَ السكونِ مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾ ﴿ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴾

٣ ـ علامةُ إظهارِ الميمِ الساكنةِ في ضبطِ المصحفِ وضعُ رأسِ الخاءِ من غيرِ نُقطةٍ (ۡ) فوقَ الميمِ ، نحو :

﴿ هُمْ فِيهَا ﴾ ﴿ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾

## میم ساکن کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

١. میم کے اظہار کے وقت، مطلوبہ مقدار سے زیادہ غنے کے زمانے کو طویل کر دینا، جیسے:
﴿أَنْعَمْتَ﴾

٢. میم کے ادغام یا اخفاء کے وقت، غنے کے زمانے کو کم کر دینا، جیسے:
﴿لَكُم مَّا﴾﴿هُم بِٱلسَّاهِرَةِ﴾

٣. میم کے اخفاء کے وقت، ہونٹوں کے درمیان فاصلہ چھوڑ دینا، اور یہ نئی بدعت ہے،
جیسے: ﴿تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ﴾

٤. واؤ اور فاء کے ساتھ، میم میں اخفاء کرنا، جیسے:﴿عَلَيْهِمْ وَلَا﴾﴿هُمْ فِيهَا﴾

## نون ساکن اور تنوین کے احکام

# تنوین

یہ اس نون ساکن کو کہتے ہیں: جسے عرب لوگ اسماء کے آخر میں لفظی طور پر ملحق کرتے ہیں، نہ کہ لکھتے وقت، اور وصل کے وقت ملحق کرتے ہیں، نہ کہ وقف کے وقت، اور کتابت میں اس کی علامت: حرکت کو دہرا لکھنا ہے، جیسے:

﴿بَيْتٌ﴾ ﴿بَيْتٍ﴾ ﴿بَيْتًا﴾
﴿عَلِيمٌ﴾ ﴿عَلِيمٍ﴾ ﴿عَلِيمًا﴾

## أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق الميم الساكنة

١- إطالة زمن الغنة زيادة عن المطلوب عند إظهارها، نحو: ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾

٢- تقصير زمن الغنة عند إدغامها أو إخفائها، نحو: ﴿ لَكُم مَّا ﴾ ﴿ هُم بِالسَّاهِرَةِ ﴾

٣- ترك فرجة بين الشفتين عند إخفائها، وهو أمر محدث، نحو:

﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾

٤- إخفاؤها عند الواو أو الفاء، نحو: ﴿ عَلَيْهِمْ وَلَا ﴾ ﴿ هُمْ فِيهَا ﴾

## أحكام النون الساكنة والتنوين

### التنوين

هو نون ساكنة تلحقها العرب آخر الأسماء لفظًا لا خطًّا ووصلًا لا وقفًا، وعلامته في الخط مضاعفة الحركة، نحو:

﴿ بَيْتٌ ﴾ ﴿ بَيْتٍ ﴾ ﴿ بَيْتًا ﴾

﴿ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ عَلِيمٍ ﴾ ﴿ عَلِيمًا ﴾

# تنبیہ

ایک حرف پر، ایک وقت میں ایک ہی حرکت آ سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں، اور ہم جو کسی حرف پر دو حرکتیں دیکھتے ہیں، تو ان میں سے پہلی حرکت تو حرف کی حرکت ہے، اور دوسری حرکت تنوین پر دلالت کرتی ہے

چنانچہ : ﴿عَلِيمًا﴾ در اصل : عليمَنْ

چنانچہ : ﴿رَحِيمٌ﴾ در اصل : رحيمُنْ

چنانچہ : ﴿بَيْتٍ﴾ در اصل : بيتِنْ

# حروف ہجاء کے ساتھ نون ساکن اور تنوین کی حالت

| | | | |
|---|---|---|---|
| ١. اظہار | ٢. ادغام | ٣. اِقلاب | ٤. اخفاء |

# تَنْبِيه

لا يتحرَّكُ الحرفُ الواحدُ بأكثرَ من حركةٍ واحدةٍ في الوقتِ ذاتِه .

وما نراه من وجودِ حركتَيْن فوقَ أحدِ الحروف : فإنَّ الحركةَ الأُولىٰ منهما هي حركةُ الحرفِ ، والثانيةُ دلالةٌ علىٰ **تنوينه** .

ف : ﴿ عَلِيمًا ﴾ هي : عليمَنْ

و : ﴿ رَحِيمٌ ﴾ هي : رحيمُنْ

و : ﴿ بَيْتٍ ﴾ هي : بيتِنْ

# وَضعُ النُّونِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنوِينِ مَعَ حُرُوفِ الهِجَاءِ

- ١ - الإظهار
- ٢ - الإدغام
- ٣ - القَلْب
- ٤ - الإخفاء

## پہلا حکم: اظہار

اظہار کی لغوی اور اصطلاحی تعریف پہلے گزر چکی۔ (صفحہ ۲۲۲)
نون ساکن یا تنوین کے بعد، جب چھ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے، تو اس پر اظہار کیا جائے گا، اور حروفِ حلقی یہ ہیں:

ء، ھ، ع، ح، غ، خ

## نون ساکن اور تنوین کے اظہار کی مثالیں

| حرف | نون ساکن | تنوین |
|---|---|---|
| ہمزہ | ﴿مَنْ ءَامَنَ﴾ | ﴿كُفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ |
| ھاء | ﴿مِنْ هَادٍ﴾ | ﴿قَوْمٍ هَادٍ﴾ |
| عین | ﴿أَنْعَمْتَ﴾ | ﴿سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ |
| حاء | ﴿وَٱنْحَرْ﴾ | ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ |
| غین | ﴿فَسَيُنْغِضُونَ﴾ | ﴿مَآءً غَدَقًا﴾ |
| خاء | ﴿مِنْ خَيْرٍ﴾ | ﴿كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ﴾ |

# الحكم الأول: الإظهار

تقدَّم تعريفُ الإظهارِ لغةً واصطلاحًا ص (223)

تظهرُ النونُ الساكنةُ أوِ التنوينُ إذا أتىٰ بعدهما حرفٌ مِن أحرفِ الحلقِ الستَّةِ وهي: ء ، هـ ، ع ، ح ، غ ، خ

# أمثلة على إظهار النون الساكنة والتنوين

| | النون الساكنة | التنوين |
|---|---|---|
| الهمزة | ﴿ مَنْ ءَامَنَ ﴾ | ﴿ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴾ |
| الهاء | ﴿ مِنْ هَادٍ ﴾ | ﴿ قَوْمٍ هَادٍ ﴾ |
| العين | ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾ | ﴿ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ |
| الحاء | ﴿ وَٱنْحَرْ ﴾ | ﴿ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ |
| الغين | ﴿ فَسَيُنْغِضُونَ ﴾ | ﴿ مَآءً غَدَقًا ﴾ |
| الخاء | ﴿ مِنْ خَيْرٍ ﴾ | ﴿ كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴾ |

# نون ساکن کے اظہار کی علامت

مصحف کے ضبط میں نون ساکن کے اظہار کی علامت: نون کے اوپر، بغیر نقطے کے خاء کے سرے (ـۡ) کا لکھنا ہے، جیسے: ﴿مَنْ ءَامَنَ﴾ ﴿مِنْ هَادٍ﴾

# تنوین کے اظہار کی علامت

تنوین کے اظہار کی علامت: دو حرکتوں کا اوپر نیچے لکھا جانا ہے: ایک تو حرف کی حرکت ہے، اور دوسری حرکت تنوین پر دلالت کرتی ہے، جس کی صورت یہ ہے: (ـٌ)، (ـً)، (ـٍ)

جیسے: ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ ﴿عَذَابًا أَلِيمًا﴾ ﴿كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾

# دوسرا حکم: ادغام

ادغام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف (صفحہ نمبر ۲۰۰) پر گذر چکی

جب نون ساکن، یا تنوین کے بعد حروف (يَرْمُلُونَ) میں سے کوئی حرف آ جائے، تو ادغام کیا جائے گا، اور اس ادغام کی دو قسمیں ہیں:

۱. ادغام با غنہ: جو حروف (يُومِنُ) یا (يَنْمُو) میں ہو گا

۲. ادغام بلا غنہ: جو (ل، ر) میں ہو گا

# عَلَامَةُ إِظْهَارِ النُّونِ السَّاكِنَةِ

علامةُ إظهارِ النونِ الساكنةِ في ضبطِ المصحفِ وضعُ رأسِ الخاءِ من غيرِ نُقطةٍ ( ح ) فوقَ النونِ ، نحو :

﴿ مَنْ ءَامَنَ ﴾ ﴿ مِنْ هَادٍ ﴾

# عَلَامَةُ إِظْهَارِ التَّنْوِينِ

وعلامةُ إظهارِ التنوينِ تراكبُ الحركتَين : حركةِ الحرفِ والحركةِ الدالَّةِ على التنوينِ ، هكذا : ( ــٌ ) ، ( ــً ) ، ( ــٍ ) ، نحو :

﴿ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ ﴿ عَذَابًا أَلِيمًا ﴾ ﴿ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴾

# الحُكْمُ الثَّانِي : الإِدْغَامُ

تقدَّمَ تعريفُ الإدغامِ لغةً واصطلاحًا ص (201)

تُدغَمُ النونُ الساكنةُ أوِ التنوينُ إذا أتىٰ بعدَهما حرفٌ مِن أحرفِ ( يرْملُون ) وهو قسمان :

١- إدغامٌ بغُنَّة ، في أحرفِ ( يُومِنُ ) أو ( يَنْمُو ) .

٢- إدغامٌ بِلا غُنَّة ، في ( ل ، ر ) .

## نون ساکنہ اور تنوین کے ادغام باغنہ کی مثالیں

| حرف | نون ساکن | تنوین |
|---|---|---|
| یاء | ﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ | ﴿ خَيْرًا يَرَهُ ﴾ |
| واو | ﴿ مِن وَلِيّ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴾ |
| میم | ﴿ مِن مَّالِ ﴾ | ﴿ خَيْرٌ مِّن ﴾ |
| نون | ﴿ وَلَن نُّشْرِكَ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴾ |

## نون ساکنہ اور تنوین کے ادغام بلا غنہ کی مثالیں

| حرف | نون ساکن | تنوین |
|---|---|---|
| لام | ﴿ مِن لَّدُنْهُ ﴾ - کو یوں پڑھا جائے گا ← ( مِلَّدُنْهُ ) | ﴿ فِتْنَةً لَّهُمْ ﴾ - کو یوں پڑھا جائے گا ← ( فِتْنَتَلَّهُمْ ) |
| راء | ﴿ مِن رَّبِّكَ ﴾ - کو یوں پڑھا جائے گا ← ( مِرَّبِّكَ ) | ﴿ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ - کو یوں پڑھا جائے گا ← ( غَفُورُرَّحِيمٌ ) |

## أَمْثِلَةٌ عَلَى الإِدْغَامِ بِغُنَّةٍ لِلنُّونِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِينِ

| | النون الساكنة | التنوين |
|---|---|---|
| الياء | ﴿فَمَن يَعْمَلْ﴾ | ﴿خَيْرًا يَرَهُ﴾ |
| الواو | ﴿مِن وَلِيٍّ﴾ | ﴿شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾ |
| الميم | ﴿مِن مَّالٍ﴾ | ﴿خَيْرٌ مِّنْ﴾ |
| النون | ﴿وَلَن نُّشْرِكَ﴾ | ﴿شَيْءٍ نُّكُرٍ﴾ |

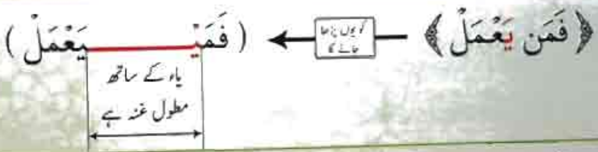
## أَمْثِلَةٌ عَلَى إِدْغَامِ النُّونِ السَّاكِنَةِ وَالتَّنْوِينِ بِغَيْرِ غُنَّةٍ

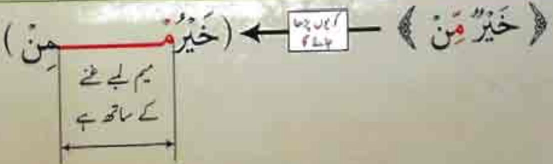
| | النون الساكنة | التنوين |
|---|---|---|
| اللّام | ﴿مِن لَّدُنْهُ﴾ ← تقرأ ← ( مِلَّدُنْهُ ) | ﴿فِتْنَةً لَّهُمْ﴾ ← تقرأ ← (فِتْنَتَلَّهُمْ) |
| الرّاء | ﴿مِن رَّبِّكَ﴾ ← تقرأ ← ( مِرَّبِّكَ ) | ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ← تقرأ ← (غَفُورُرَّحِيمٌ) |

# ادغام باغنہ کے آلات کی تشریح

مخارجِ حروف کی بحث میں (صفحہ نمبر ۹۶ پر) یہ بات پیچھے گذر چکی ہے کہ: نون کے آدھے آدھے دو حصے ہیں، آدھا حصہ تو زبان کا ہے، جسے «مُکَمَّل» کہا جاتا ہے، اور آدھا حصہ ناک کے بانسے کا ہے، (وہ غنہ ہے)، جو «مُکَمِّل» کہلاتا ہے،

چنانچہ ادغام باغنہ کے وقت: آدھا زبان والا حصہ، نون کے بعد آنے والے حرف کے مخرج کی طرف جھکتا ہے، اور ظاہری طور پر غنے کی آواز لمبی ہو کر اس طرح باقی رہتی ہے کہ اس کے ساتھ ہی مدغم حرف بھی ادا ہو جاتا ہے، چنانچہ جب قاری اس حرف کی ادائی تک پہنچتا ہے جس میں حرف کو مدغم کیا گیا ہے: تو غنے کی لمبی آواز منقطع ہو جاتی ہے، جیسا کے آنے والی تختی سے ظاہر ہو رہا ہے:




تنبیہ: یہ تختی قاعدے کو ذہن کے قریب کرنے کے لیے ہے جو، استاد سے بالمشافہ سیکھنے سے مستغنی نہیں کرتی ہے

# آليَّةُ الإدغامِ بغنَّةٍ

سبقَ في بحثِ مخارجِ الحروفِ ( ص 96 ) أنَّ النونَ نصفانِ : نصفٌ لسانيٌّ مكمَّل ، ونصفٌ خيشوميٌّ ( وهو الغُنَّة ) مكمِّل .

فعندَ الإدغامِ بغُنَّةٍ **يتحوَّلُ النصفُ اللّسانيُّ** إلى مخرجِ الحرفِ الآتي بعدَ النونِ ، **ويبقى صوتُ الغُنَّةِ ظاهرًا مُطوّلًا** مُصاحِبًا لنُطقِ الحرفِ المُدغَمِ ، فإذا وصلَ القارئُ إلى نُطقِ الحرفِ المُدغمِ فيه انقطعَ صوتُ الغُنَّةِ المُطوَّلة ، كما في اللوحة التالية :

﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ ــ تُقرأ ← ( فَمَيـــــيَعْمَلْ )

ياءٌ تُصاحِبُها غُنَّةٌ مُطوَّلة

﴿ خَيْرٌ مِّنْ ﴾ ــ تُقرأ ← ( خَيْرُمــــمِنْ )

ميمٌ بغُنَّةٍ مُطوَّلة

تنبيه : هذه اللوحةُ للتقريب ، ولا تُغني عن المُشافهة .

## نون ساکن کے ادغام کی دونوں حالتوں میں اس کے دونوں اجزاء کی حالت

| | زبان کا حصہ | ناک کے بانسے کا حصہ | مثال |
|---|---|---|---|
| ادغام با غنہ | مدغم | طویل اظہار | ﴿ مِن وَلِيٍّ ﴾ |
| ادغام بلا غنہ | مدغم | مدغم | ﴿ مِن رَّبِّكَ ﴾ |

## تنبیہ

١۔ جب واؤ یا یاء ایک کلمے میں نون ساکن کے ساتھ اکٹھے ہوں، تو نون ساکن میں ادغام نہیں کیا جائے گا، یہ صورت ان کلمات میں پیش آئی ہے:

١ - ﴿ قِنْوَانٌ ﴾ اور ﴿ صِنْوَانٌ ﴾

٢ - ﴿ ٱلدُّنْيَا ﴾ اور ﴿ بُنْيَـٰنٌ ﴾

٢۔ شاطبیّۃ کے طریق سے، بروایت حفص عن عاصم، حالتِ وصل میں، ان دو کلموں کے، نون کو واؤ میں مدغم نہیں کیا جائے گا:

﴿ يسٓ ۝١ وَٱلْقُرْءَانِ ﴾ ← نون کو ظاہر کیا جائے گا ← (يَا سِينْ وَٱلْقُرْءَانِ)

﴿ نٓ وَٱلْقَلَمِ ﴾ ← نون کو ظاہر کیا جائے گا ← (نُونْ وَٱلْقَلَمِ)

## وَضعُ النُّونِ السَّاكِنَةِ بِجُزأيهَا حَالةَ الإدغَامِ بِنَوعَيهِ

| | الجزء اللّسانيّ | الجزء الخيشوميّ (الغُنّة) | مثال |
|---|---|---|---|
| الإدغامُ بغُنَّة | مُدغَم | مُظهَرةٌ مُطوَّلة | ﴿ مِن وَلِيّ ﴾ |
| الإدغامُ بلا غُنّة | مُدغَمٌ | مُدغمةٌ | ﴿ مِن رَّبِّكَ ﴾ |

## تَنبِيه

١ - لا تُدغَمُ النونُ الساكنةُ في الواوِ أو الياءِ إذا اجتمعا في كلمةٍ واحدة، وذلك في:

١ - ﴿ قِنْوَانٌ ﴾ و ﴿ صِنْوَانٌ ﴾

٢ - ﴿ ٱلدُّنْيَا ﴾ و ﴿ بُنْيَـٰنٌ ﴾

٢ - لا يُدغمُ حفصٌ عن عاصمٍ من طريقِ الشاطبيَّة النونَ في الواوِ حالةَ الوصلِ من كلمتَي:

﴿ يسٓ ۝ وَٱلْقُرْءَانِ ﴾ ← تُظهَرُ النون ← (يَا سِينْ وَٱلْقُرْءَانِ)

﴿ نٓ وَٱلْقَلَمِ ﴾ ← تُظهَرُ النون ← (نُونْ وَٱلْقَلَمِ)

## نون ساکن کے ادغام کامل کی علامت

(ن، م، ل، ر) ان چار حروف میں ن ساکن کے کامل ادغام کی علامت یہ ہے کہ: نون کو سکون سے خالی کرکے، اگلے حرف پر تشدید آئے گی، جیسے:

﴿وَلَن نُّشْرِكَ﴾ ﴿مِن مَّالٍ﴾

﴿مِن لَّدُنْهُ﴾ ﴿مِن رَّبِّكَ﴾

## تنوین کے ادغام کامل کی علامت

(ن، م، ل، ر) ان چار حروف میں تنوین کے کامل ادغام کی علامت: دو آگے پیچھے حرکتیں ہیں: حرف کی حرکت بھی، اور تنوین پر دلالت کرنے والی حرکت بھی، یوں لکھی جائے گی: ( ـُـُ )، ( ـَـَ )، ( ـِـِ ) اور آئندہ حرف پر تشدید ہو گی، جیسے:

﴿شَيْءٍ نُّكُرٍ﴾ ﴿خَيْرٌ مِّنْ﴾

﴿خَيْرًا لَّكُمْ﴾ ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

## عَلَامَةُ الْإِدْغَامِ الْكَامِلِ لِلنُّونِ السَّاكِنَةِ

علامةُ الإدغامِ الكاملِ للنونِ الساكنةِ في أحرفِ ( ن ، م ، ل ، ر )
تجريدُ النونِ من السكونِ مع تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ وَلَن نُّشْرِكَ ﴾ ﴿ مِن مَّالِ ﴾

﴿ مِن لَّدُنْهُ ﴾ ﴿ مِن رَّبِّكَ ﴾

## عَلَامَةُ الْإِدْغَامِ الْكَامِلِ لِلتَّنْوِينِ

علامةُ الإدغامِ الكاملِ للتنوينِ في أحرفِ ( ن ، م ، ل ، ر ) تتابُعُ الحركتَينِ : حركةِ الحرفِ والحركةِ الدالَّةِ على التنوين ، هكذا : ( ـُـُ ) ، ( ـًـ ) ، ( ـٍـ )
مع تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴾ ﴿ خَيْرٌ مِّنْ ﴾

﴿ خَيْرًا لَّكُمْ ﴾ ﴿ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

## نون ساکن کے ادغام ناقص کی علامت

ان دو حرفوں (و، ي) میں نون ساکن کے ادغام ناقص کی علامت یہ ہے کہ: نون کو سکون سے خالی کر دیا جائے گا، اور اگلے حرف پر تشدید نہیں لکھی جائے گی، جیسے:

﴿مِن وَلِيّ﴾ ﴿فَمَن يَعْمَلْ﴾



## تنوین کے ادغام ناقص کی علامت

ان دو حرفوں (و، ي) میں تنوین کے ادغام ناقص کی علامت: دو آگے پیچھے حرکتیں ہیں، ایک تو حرف کی حرکت، اور دوسرا تنوین پر دلالت کرنے والی حرکت، جسے یوں لکھا جائے گا: (ــُــُ)، (ــًــً)، (ــٍــٍ) اور اگلے حرف پر تشدید نہیں لکھی جائے گی، جیسے:

﴿سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ ﴿شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾

﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ﴾ ﴿خَيْرًا يَرَهُ﴾

## عَلَامَةُ الْإِدْغَامِ النَّاقِصِ لِلنُّونِ السَّاكِنَةِ

علامةُ الإدغامِ الناقصِ للنونِ الساكنةِ في حرفَي ( و ، ي ) هو تجريدُ النونِ من السكونِ مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ مِن وَلِيٍّ ﴾ ﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾

## عَلَامَةُ الْإِدْغَامِ النَّاقِصِ لِلتَّنْوِينِ

علامةُ الإدغامِ الناقصِ للتنوينِ في حرفَي ( و ، ي ) تتابُعُ الحركتَين : حركةِ الحرفِ والحركةِ الدالَّةِ علىٰ التنوينِ ، هكذا : ( ـٌ ) ، ( ـً ) ، ( ـٍ )

مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي ، نحو :

﴿ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ﴾ ﴿ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴾

﴿ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ ﴾ ﴿ خَيْرًا يَرَهُ ﴾

# تیسرا حکم: قلب



نون سے بدل کر بنے ہوئے میم کو بولتے وقت ہونٹوں کی شکل اور یہ دونوں ہونٹوں کو آپس میں ملانے سے ہوگا، نہ کہ کھولنے اور سکیڑنے سے

**لغت میں قلب:** کسی چیز کے سامنے والے حصے کو الٹ پلٹ کر دینا ہے

**اور اصطلاح میں:** جب باء کے ساتھ (یعنی پہلے)، نون ساکن یا تنوین آ جائے، تو اسے غنے کے ساتھ مخفی میم بنا دینے کو قلب کہتے ہیں، جیسے:

﴿ مِنۢ بَعْدِ ﴾ ﴿ أَنۢ بُورِكَ ﴾ ﴿ أَنۢبِئْهُم ﴾

﴿سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ﴾ ﴿جَزَآءًۢ بِمَا﴾ ﴿شَىْءٍۢ بَصِيرٌ﴾

# نون ساکن کے قلب کی علامت

مصحف کے ضبط میں نون ساکن کے قلب کی علامت: نون کے اوپر سکون کی بجائے **چھوٹی سی میم کا یوں ( نۢ ) لکھا جاتا ہے**، جیسے:

﴿مِنۢ بَعْدِ﴾ ﴿أَنۢ بُورِكَ﴾ ﴿أَنۢبِئْهُم﴾

# تنوین کے قلب کی علامت

مصحف کے ضبط میں تنوین کے قلب کی علامت: دوسری حرکت کی بجائے، **چھوٹی سی میم کا لکھا جاتا ہے**، اور یہ حرکت تنوین پر دلالت کرتی ہے، جسے یوں لکھا جاتا ہے:

(ـُمۢ) (ـَمۢ) (ـِمۢ)

﴿سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ﴾ ﴿ جَزَآءًۢ بِمَا ﴾ ﴿شَىْءٍۢ بَصِيرٌ﴾

# الحُكمُ الثَّالِثُ : القَلبُ

هو لغةً : تحويلُ الشيءِ عن وجهه .

اصطلاحًا : قلبُ النونِ الساكنة أو التنوين عند الباء ميمًا مُخفاة بغُنَّة ، نحو : ﴿ مِنۢ بَعْدِ ﴾ ﴿ أَنۢ بُورِكَ ﴾ ﴿ أَنۢبِئْهُم ﴾

﴿ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴾ ﴿ جَزَآءًۢ بِمَا ﴾ ﴿ شَىْءٍۢ بَصِيرٌ ﴾



شكلُ الشفتين عند نُطق الميم المُنقلبة عن نون ويكونُ بانطباقهما دونَ مُجافاة ولا كزّ

# عَلَامَةُ قَلْبِ النُّونِ السَّاكِنَةِ

علامةُ قَلْبِ النونِ الساكنةِ في ضبطِ المصحفِ وضعُ ميمٍ صغيرة فوقَ النونِ بدلَ السكونِ هكذا ( نۢ ) ، نحو :

﴿ مِنۢ بَعْدِ ﴾ ﴿ أَنۢ بُورِكَ ﴾ ﴿ أَنۢبِئْهُم ﴾

# عَلَامَةُ قَلْبِ التَّنْوِينِ

علامةُ قَلْبِ التنوينِ في ضبطِ المصحفِ وضعُ ميمٍ صغيرة بدلَ الحركة الثانية وهي الحركةُ الدَّالَّةُ على التنوين ، هكذا ( ـُۢ ) ( ـَۢ ) ( ـِۭ ) ، نحو :

﴿ سَمِيعٌۢ بَصِيرٌ ﴾ ﴿ جَزَآءًۢ بِمَا ﴾ ﴿ شَىْءٍۭ بَصِيرٌ ﴾

# چوتھا حکم: اخفاء

اخفاء کی لغوی اور اصطلاحی تعریف پہلے (صفحہ ۲۲۰) پر گزر چکی ہے
اگر نون ساکن، اور نون تنوین کے بعد پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء کیا جاتا ہے، جنہیں شیخ سلیمان جمزوری (جو ۱۱۹۸ ہجری میں زندہ تھے)، نے اس شعر کے کلمات کے اوائل میں جمع کیا ہے:

صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا     دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِي تُقًى ضَعْ ظَالِمَا

## نون ساکن اور تنوین کے اخفاء کی مثالیں

| حرف | نون ساکن | تنوین |
|---|---|---|
| صاد | ﴿ مَنصُورًا ﴾ | ﴿ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ ﴾ |
| ذال | ﴿ تُنذِرْهُمْ ﴾ | ﴿ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴾ |
| ثاء | ﴿ وَٱلْأُنثَىٰ ﴾ | ﴿ مَآءً ثَجَّاجًا ﴾ |
| کاف | ﴿ مِنكُمْ ﴾ | ﴿ كِرَامًا كَٰتِبِينَ ﴾ |
| جیم | ﴿ أَن جَآءَهُ ﴾ | ﴿ عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾ |
| شین | ﴿ مِن شَيْءٍ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴾ |
| قاف | ﴿ مِن قَبْلُ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ |

# الحكم الرابع : الإخفاء

تقدّم تعريف الإخفاء لغةً واصطلاحًا ص ( 221 )

تُخفى النونُ الساكنةُ والتنوينُ بغُنّةٍ عند ( ١٥ ) حرفًا جمعَها الشيخ سليمانُ الجمْزوريُّ ( كان حيًّا ١١٩٨ هـ ) في أوائلِ كلماتِ هذا البيت : صِفْ ذَا ثَنَا كَمْ جَادَ شَخْصٌ قَدْ سَمَا

دُمْ طَيِّبًا زِدْ فِي تُقًى ضَعْ ظَالِمًا

# أمثلة على إخفاء النون الساكنة والتنوين

| | النون الساكنة | التنوين |
|---|---|---|
| الصاد | ﴿ مَنصُورًا ﴾ | ﴿ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ ﴾ |
| الذال | ﴿ تُنذِرْهُمْ ﴾ | ﴿ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴾ |
| الثاء | ﴿ وَالْأُنثَىٰ ﴾ | ﴿ مَاءً ثَجَّاجًا ﴾ |
| الكاف | ﴿ مِنكُمْ ﴾ | ﴿ كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴾ |
| الجيم | ﴿ أَن جَاءَهُ ﴾ | ﴿ عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾ |
| الشين | ﴿ مِن شَيْءٍ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴾ |
| القاف | ﴿ مِن قَبْلِ ﴾ | ﴿ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ |

| حرف | نون ساکن | تنوین | |
|---|---|---|---|
| سین | ﴿اَلْاِنْسَانُ﴾ | ﴿خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ﴾ | |
| دال | ﴿مِنْ دُوْنِ﴾ | ﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا﴾ | |
| طاء | ﴿عَنْ طَبَقٍ﴾ | ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ | |
| زای | ﴿اَلْمُنْزِلُوْنَ﴾ | ﴿نَفْسًا زَكِيَّةً﴾ | |
| فاء | ﴿اَنْفُسِكُمْ﴾ | ﴿تَبَعًا فَهَلْ﴾ | |
| تاء | ﴿مِنْ تَفٰوُتٍ﴾ | ﴿حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا﴾ | |
| ضاد | ﴿مَنْضُوْدٍ﴾ | ﴿قِسْمَةٌ ضِيْزٰى﴾ | |
| ظاء | ﴿اَنْظُرْ﴾ | ﴿قُرًى ظَاهِرَةً﴾ | |

## اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت میں اخفاء کا مطلب

| | زبان کا حصہ | ناک کے بانسے کا حصہ (غنہ) |
|---|---|---|
| اظہار میں | موجود | موجود |
| اخفاء میں | معدوم | موجود |
| ادغام میں | معدوم | معدوم |

| | النون الساكنة | التنوين |
|---|---|---|
| السين | ﴿ ٱلْإِنسَٰنُ ﴾ | ﴿ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ ﴾ |
| الدال | ﴿ مِن دُونِ ﴾ | ﴿ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴾ |
| الطاء | ﴿ عَن طَبَقٍ ﴾ | ﴿ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ﴾ |
| الزاي | ﴿ ٱلْمُنزِلُونَ ﴾ | ﴿ نَفْسًا زَكِيَّةً ﴾ |
| الفاء | ﴿ أَنفُسِكُمْ ﴾ | ﴿ تَبَعًا فَهَلْ ﴾ |
| التاء | ﴿ مِن تَفَٰوُتٍ ﴾ | ﴿ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ﴾ |
| الضاد | ﴿ مَنضُودٍ ﴾ | ﴿ قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴾ |
| الظاء | ﴿ أَنظُرْ ﴾ | ﴿ قُرًى ظَٰهِرَةً ﴾ |

## مَعْنَى كَوْنِ الإِخْفَاءِ حَالَةً بَيْنَ الإِظْهَارِ وَالإِدْغَامِ

| | الجزء اللِّسانيُّ | الجزء الخيشوميُّ ( الغُنَّة ) |
|---|---|---|
| في الإظهار | موجود | موجود |
| في الإخفاء | معدوم | موجود |
| في الإدغام | معدوم | معدوم |

## اخفاء والے نون کو ادا کرتے وقت مطلوب عمل

١. آنے والے حرف کے مخرج کے اعتبار سے، منہ کی ہیئت کی تیاری

٢. اس کے ساتھ ناک کے بانسے میں مکمل طویل غنہ بھی ہو گا

٣. اور اس کے ساتھ، نون کے مخرج کے (یعنی جزء لسانی) کے مکمل بند نہ ہونے کی وجہ سے منہ سے ذرا سی آواز بھی نکلے گی، سوائے قاف اور کاف کے، کہ ان دونوں میں مخرج مکمل بند ہو جاتا ہے



مثلاً: تاء اور دال ادا کرتے وقت نون کا اخفاء

## قاف اور کاف سے پہلے نون کے اخفاء کے وقت منہ کی شکل

(گلے کی) بانسری کی زبان کا رجوع، اور حلق کا تنگ ہونا غنے کے موٹے ہونے کا سبب بنتے ہیں، اور منہ والا حصہ زبان کی انتہاء یعنی جڑ کی طرف کو چڑھتا ہے




(گلے کی) بانسری کی زبان کا رجوع نہیں ہوتا، چنانچہ غنے کی آواز باریک ہوتی ہے، اور منہ کا مستعمل حصہ زبان کی جڑ کی طرف کو چڑھتا ہے



# المطلوبُ عملُهُ عندَ النطقِ بالنونِ المخفاةِ




١- تهيئةُ الفم على مخرجِ الحرفِ الآتي .

٢- يُصاحِبُ ذلك غُنَّةٌ كاملةُ الطُّولِ مِن الخَيشوم .

٣- ويُصاحِبُه أيضًا صُويتٌ من الفم بسببِ عدمِ انغلاقِ مخرجِ النونِ ( الجزءِ اللِّسانيِّ ) إلَّا في القافِ والكافِ لكمالِ الانغلاقِ عندَهما .

# شكلُ الفمِ عندَ نطقِ النونِ المخفاةِ قبلَ القافِ والكافِ




رجوعُ لسانِ المزمارِ وتضيُّقُ الحلقِ يُسبِّبان تفخيمَ الغُنَّة ، والجزءُ الفمويُّ مقفولٌ بأقصى اللِّسان .




لا رجوعَ للسانِ المزمارِ ، فصوتُ الغُنَّةِ مرقَّقٌ والجزءُ الفمويُّ مقفولٌ بأقصى اللِّسان .

# تنبیہ

اگر اخفاء والے نون کے بعد، کوئی موٹا حرف آ جائے، تو اس نون کے اخفاء کی آواز بھی موٹی ہو گی، جیسے: ﴿ مَنصُورًا ﴾ ﴿ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ ﴾ ﴿عَن طَبَقٍ ﴾ ﴿ أَنظُرْ ﴾

اور اس کی وجہ گلے کی بانسری کی زبان کا رجوع، اور منہ کی ذرا سی آواز کا تالو کے قبے کی جانب اٹھنا ہے

اور اگر اس کے بعد کوئی باریک حرف آ جائے، تو اس اخفاء والے نون کی آواز بھی باریک ہو گی، جیسے: ﴿ ٱلْإِنسَٰنُ ﴾ ﴿خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ ﴾ ﴿ أَنفُسِكُمْ ﴾ ﴿مِن دُونِ﴾

اور اس کی وجہ گلے کی بنسری کی زبان کا عدم رجوع، اور منہ کی آواز کی پستی ہے

# نون ساکن کے اخفاء کی علامت

مصحف کے ضبط میں نون ساکن کے اخفاء کی علامت: نون کا سکون سے خالی ہونا، اور اگلے حرف پر شد کا نہ ہونا ہے، جیسے:

﴿مِن دُونِ﴾ ﴿أَن كَانَ﴾ ﴿مِن قَبْلِ﴾

# تنوین کے اخفاء کی علامت

مصحف کے ضبط میں، تنوین کے اخفاء کی علامت: دو آگے پیچھے حرکتیں، اور اگلے حرف پر تشدید کا نہ ہونا ہے، جیسے: ﴿مَآءً ثَجَّاجًا﴾ ﴿شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ ﴿عَيْنٌ جَارِيَةٌ﴾

# تَنبِيه

يكونُ صوتُ النُّونِ المُخفاةِ مُفخَّمًا إنْ جاء بعده حرفٌ مُفخَّم، نحو:

﴿ مَنصُورًا ﴾ ﴿ بِرِيحٍ صَرْصَرٍ ﴾ ﴿ عَن طَبَقٍ ﴾ ﴿ أَنظُرْ ﴾

ذلك بسببِ رُجوعِ لسانِ المزمارِ وتصعُّدِ الصُّوَيْتِ الفمويِّ إلى قُبَّةِ الحنَك. ويكونُ صوتُها مُرقَّقًا إنْ جاء بعده حرفٌ مُرقَّق، نحو:

﴿ ٱلْإِنسَٰنُ ﴾ ﴿ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ ﴾ ﴿ أَنفُسِكُمْ ﴾ ﴿ مِن دُونِ ﴾

وذلك لعَدمِ رُجوعِ لسانِ المِزمارِ ولِتسَفُّلِ الصُّوَيْتِ الفمويِّ.

# عَلَامَةُ إِخْفَاءِ النُّونِ السَّاكِنَةِ

علامةُ إخفاءِ النونِ الساكنةِ في ضبطِ المصحفِ هي تجريدُ النونِ من السكونِ مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي، نحو: ﴿ مِن دُونِ ﴾ ﴿ أَن كَانَ ﴾ ﴿ مِن قَبْلِ ﴾

# عَلَامَةُ إِخْفَاءِ التَّنوِينِ

علامةُ إخفاءِ التنوينِ في ضبطِ المصحفِ هي تتابعُ الحركتَينِ مع عدمِ تشديدِ الحرفِ التالي، نحو: ﴿ مَآءً ثَجَّاجًا ﴾ ﴿ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴾ ﴿ عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴾

# نون ساکن اور تنوین کی ادائی کے وقت کی جانے والی نمایاں غلطیاں

۱. حروفِ ادغام، حروفِ قلب اور حروفِ اخفاء کے ساتھ ان دونوں کا اظہار

۲. واؤ اور یاء میں بغیر غنے کے ان دونوں کا ادغام

۳. ان دونوں کے، اخفاء والے میم میں قلب کے وقت: ہونٹوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ دینا، اور یہ نئی غلطی ہے، جیسا کہ اس میں:

﴿ مِنۢ بَعۡدِ ﴾

٤. تمام حروفِ اخفاء میں منہ کو صرف ایک ہی ہیئت پر رکھنا، جیسا کہ:

﴿مِن دُونِ﴾ ﴿مَنصُورًا﴾

٥. ان دونوں کے غنے کے زمانے میں مطلوبہ مقدار سے زیادتی کرنا، جیسے:

﴿مِنۡ هَادٍ﴾ ﴿ مِن قَبۡلِ ﴾ ﴿ فَلَن نَّزِيدَكُمۡ ﴾

٦. غین اور خاء کے ساتھ، ان دونوں کا اخفاء (ابو جعفر کی قراءت کے علاوہ میں)، جیسے:

﴿ أَجۡرٌ غَيۡرُ ﴾ ﴿ مِنۡ خَيۡرٍ ﴾

# أبرز الأخطاء التي تحدث عند نطق النون الساكنة والتنوين

١ - إظهارُهما عندَ أحرفِ الإدغام والقلبِ والإخفاء .

٢ - إدغامُهما في الواوِ والياءِ من غيرِ غُنَّة .

٣ - تركُ فُرجةٍ بينَ الشفتيْنِ عندَ قلبِهما ميمًا مخفاةً - وهو أمرٌ مُحدَثٌ -

في نحو : ﴿ مِنۢ بَعۡدِ ﴾

٤ - جعلُ الفَمِ على هيئةٍ واحدةٍ عندَ أحرفِ الإخفاءِ جميعًا ، نحو :

﴿ مِن دُونِ ﴾ ﴿ مَنصُورًا ﴾

٥ - تطويلُ زمنِ غُنَّتِهما زيادةً عنِ المطلوبِ ، نحو :

﴿ مِنۡ هَادٍ ﴾ ﴿ مِن قَبۡلِ ﴾ ﴿ فَلَن نَّزِيدَكُمۡ ﴾

٦ - إخفاؤُهما عندَ الغَيْنِ والخاءِ ( في غيرِ قراءةِ أبي جعفر ) ، نحو :

﴿ أَجۡرٌ غَيۡرُ ﴾ ﴿ مِنۡ خَيۡرٍ ﴾

# غنوں کے زمانے

غنوں کے زمانے کے چار مراتب ہیں

١. اکمل
٢. کامل
٣. ناقص
٤. انقص

جب غنہ ہو گا، تو:

١. کامل ترین غنہ: نون اور میم مشدد مدغم میں ہو گا، جیسے:

﴿ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ﴾ ﴿ فِي ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِي ﴾ ﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ ﴿ مَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ ﴾

٢. اور کامل غنہ: اخفاء والے نون اور میم میں ہو گا، جیسے:

﴿ ٱلْإِنسَٰنَ ﴾ ﴿ أَنۢ بُورِكَ ﴾ ﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾

٣. ناقص غنہ: نون اور میم ساکن ظاہرہ میں ہو گا، جیسے:

﴿ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾ ﴿ هُمْ فِيهَا ﴾

٤. اور ناقص ترین غنہ: نون اور میم متحرک میں ہو گا، جیسے:

﴿ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾

# تنبیہ

تحقیق، تدویر یا حدر کے مطابق، قراءت کی رفتار خواہ کیسی ہی ہو جائے، غنوں کے زمانے (یعنی ان کی لمبائی) میں تناسب باقی ہی رہتا ہے

(●) تلاوت کی مذکورہ رفتاروں کی تعریف (صفحہ ٤٠) پر گزر چکی ہے

# أَزْمِنَةُ الْغُنَنِ

لِأزمنةِ الغُنَنِ أربعُ مراتب

١ أكمل
٢ كاملة
٣ ناقصة
٤ أنقص

تكونُ الغُنَّةُ : ١- أكملَ ما تكون : في النونِ والميمِ المُشدَّدتَين والمُدغَمتَين ، نحو :

﴿ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ سَلَّمَ ﴾ ﴿ فِى ٱلْيَمِّ وَلَا تَخَافِى ﴾

﴿ فَمَن يَعْمَلْ ﴾ ﴿ مَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ ﴾

٢- كاملة : في النونِ والميمِ المُخفاتَين ، نحو :

﴿ ٱلْإِنسَٰنَ ﴾ ﴿ أَنۢ بُورِكَ ﴾ ﴿ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ ﴾

٣- ناقصة : في النونِ والميمِ الساكنتَين المُظهرتَين ، نحو :

﴿ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ ﴿ أَنْعَمْتَ ﴾ ﴿ هُمْ فِيهَا ﴾

٤- أنقصَ ما تكون : في النونِ والميمِ المُتحركتَين ، نحو :

﴿ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾

# تَنْبِيهٌ

يَبقَى التناسبُ بينَ أزمنةِ الغُنَنِ مُتحققًا مَهما كانت سُرعةُ القراءةِ من تحقيقٍ او تدويرٍ أو حَدْرٍ.(٥)

(٥) تقدَّمَ تعريفُ السُّرعاتِ المذكورةِ للتلاوة ص (40)

# تجویدِ قرآن با تصویر

مؤلف

کتاب نے اس غیر معمولی تصنیف میں علم تجوید سے متعلق صحیح ترین معلومات اور تعریفات کو بڑی باریک بینی سے درج کیا ہے، اور حروف کی ادائی میں استعمال ہونے والے اعضاء اور اس کے متعلقہ حصوں کو بیان کرنے میں توضیحی تصویروں سے مدد بھی لی ہے۔ جب کہ تجوید کے بعض مسائل پر روشنی ڈالتے اور بعض مسائل کو دوسروں سے ممتاز کرتے ہوئے رنگوں کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔

اور بعض صوتی حقائق کی وضاحت کے لیے زود بخش اشاروں (QR Code) کو بھی منسلک کر دیا گیا ہے۔

اور پوری طرح فائدہ حاصل کرنے کے لیے قرآن سے متعلق دو مزید موضوعات کو بھی ملحق کر دیا گیا ہے:

پہلے موضوع میں: قرآن مجید کی کتابت کے مختلف تدریجی مراحل اور رسم مصحف کو بیان کیا ہے، اور دوسرے موضوع میں، قرآن مجید کو حفظ کرنے اور اس سے متعلق بعض ضروری اور اہم امور کو بیان کیا گیا ہے۔


دار العوالی للدراسات القرآنیۃ
ALAWTHANI
www.awlkani.com